اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا

فیاض الصرف

شرح

میزان الصرف

تالیف

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت علامہ
محمد عبد الغفور راوی

ناشر
جامعہ محمدیہ فیاض العلوم راۓ ونڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ——— فیّاضُ الصَّرف شرح مِیزَانُ الصَّرف

تالیف ——— شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالغفور الوری مدظلہ العالی

پروف ریڈنگ ——— صاحبزادہ قاری احمد سعید الوری (پریسٹن یو۔کے)

منتظمِ اشاعت ——— صاحبزادہ عبدالرسول الوری (پریسٹن یو۔کے)

صاحبزادہ مولانا محبوب سرور الوری (جامعہ فیاض العلوم)

کمپوزنگ ——— محمد صدیق ولی فریدی (عارف والا)

اشاعت اوّل ——— 2017 بمطابق ۱۴۳۸ھ

کل صفحات ——— 142

قیمت ——— 200 روپے 04 پونڈ

ناشر ——— مکتبہ: جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

برائے رابطہ

مولانا حافظ مطلوب احمد جامعہ مجددیہ فیاض العلوم رائیونڈ لاہور

042-35390243, 0300-4857229, 0300-4256623

برائے رابطہ UK

17-Oxley Road Preston, Lancashire, (PR1-5QH) England

0044 7811808452, 0044 7772465864, 00447791543745

آئینۂ فہرست

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُكَ يَا مَنْ بِيَدِهِ الصِّحَّةُ وَالسَّقَامُ وَلَيْسَ فِي الْحَقِيْقَةِ لِغَيْرِهِ الْإِبَانَةُ وَالْإِدْغَامُ وَنُصَلِّيْ عَلَى الْمَوْعُوْدِ بِالْبَعْثِ فِي الْمَقَامِ وَ نُثَلِّثُ عَلٰى اَحْبَابِهِ اَطَاعُوْهُ فِي الْقُعُوْدِ وَالْقِيَامِ اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مقدّمہ

ہر طالب علم کو قبل شروع اس علم کے جاننا تعریف اس کی اور موضوع اور غرض کا ضروری ہے تا کہ بصیرت حاصل ہو اور امتیاز کر سکے ایک علم کا دوسرے سے۔ پس معنی تصریف کے لغت میں پھیرنا کسی چیز کا ایک حال سے طرف دوسرے حال کے۔ اور اصطلاح میں علم صرف عبارت ہے جاننا ایسے قواعد کا جن کے سبب سے معرفت ابنیہ کلم کی اور عوارض حروف اس کے کی اور معرفت اواخر اس کے کی نہ بجہت اعراب و بنا کے حاصل ہو اور مراد ابنیۃ الکلم سے وہ الفاظ ہیں جو موضوع ہیں باعتبار حروف و حرکات و سکنات کے اور مراد عوارض حروف سے وہ امور کہ بنائے کلم کو عارض ہوتے ہیں مثل تخفیف ہمزہ و اعلال اور ابدال و حذف وغیرہ کے اور موضوع اس کا ابنیہ کلم ہے من حیث عارض ہونے احوال مذکورہ کے نہ مطلقاً اور غایت اس علم کی بعینہ مثل غایت علم نحو کے ہے یعنی محفوظ رکھنا ذہن کا واقع ہونے خطا سے کلام عرب میں نہ بجہت اعراب و بنا کے بلکہ از راہ اصل بنائے کلمہ کے تفصیل اس کی اپنے محل میں مذکور ہے۔ یہاں بیان کی ضرورت نہیں۔ مگر چند فائدے اور ذکر کئے جاتے ہیں۔ مولوی عبدالرحیم صفی پوری غایۃ البیان میں لکھتے ہیں کہ واضع اس علم کا اوّلاً ابو مسلم معاذ بن مسلم ہراء ہے جیسا کہ نقل کیا گیا ہے۔

"اِنَّ اَوَّلَ مَنْ وَضَعَ التَّصْرِيْفَ اَبُوْ مُسْلِمٍ مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمٍ الْهَرَّاءِ النَّحْوِيِّ الْكُوْفِيِّ"

سوال اکثر مصنفین کا دستور اور عادت ہے کہ جب کسی علم میں کسی کتاب کو مدوّن یا رسالہ مختصر کو ترتیب دیتے ہیں۔ مسمی کسی نام سے کر کے بعد حمد و صلوٰۃ قبل مطالب کے ذکر کرتے ہیں۔ مصنف علیہ الرحمہ نے کس واسطے ایسا نہ کیا؟

جواب بعض اس کتاب کو منسوب طرف شیخ سعدی علیہ الرحمہ کے کرتے ہیں اور تحقیق یہ ہے کہ یہ تصنیف ملا وجہ الدین عثمان بن حسین سے ہے جائز ہے کہ انھوں نے نام ہی نہ رکھا ہو جیسا کہ بعض مصنفین نے کیا اور یہ نام یعنی میزان اور کسی نے بمناسبت بیان کتاب اسم بامسمّی کیا۔ اسی نام کر کے مشہور ہوگئی۔

سوال تعریف میزان کی کیا ہے؟

جواب میزان بالکسر ترازو اور نام برج کا ہے بروج آسمان سے اور خانۂ زہرہ کو بھی کہتے ہیں اور تعریف اس کی "اَلْمِیْزَانُ مَایُوْزَنُ بِهِ الشَّیْءُ" یعنی میزان وہ چیز ہے کہ اندازہ کی جاوے ساتھ اس کے ایک شے۔

سوال میزان کون سا صیغہ ہے؟

جواب صیغۂ واحد اسم آلہ کبریٰ ثلاثی مجرد مثال واوی از باب "فَعَلَ یَفْعِلُ"۔

سوال میزان کے لفظ کی اصل کیا ہے؟

جواب "مِوْزَانٌ" ہے واؤ یا سے بدل ہوا اس سبب سے کہ واؤ ساکن ماقبل اس کا مکسور ہے۔

شروع کیا مصنف نے کتاب اپنی ساتھ اس قول کے "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" یعنی شروع کرتا ہوں میں کتاب اپنی کو ساتھ مدد نام پاک اللہ کے ایسا اللہ کہ رحمت کرنے والا او پر سب بندوں کے دنیا میں ساتھ رزق و صحت وغیرہ کے اور ایسا اللہ کے رحم کرنے والا او پر خاص بندوں اپنے کے یعنی مسلمانوں کے آخرت میں۔

سوال مصنف رحمہ اللہ کا اپنی کتاب کو بسم اللہ سے شروع کرنے کی کیا وجہ ہے؟

جواب دو چیز ایک واسطے موافقت کلام ملک العلام کے دوسرے بجا آوری حکم خیر الانام کی "کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَءْ فِیْهِ بِاسْمِ اللهِ فَهُوَ اَبْتَرُ" یعنی جو امر کہ صاحب شان ہو نہ شروع کیا جاوے ساتھ نام خدا کے پس وہ امر ابتر و ناتمام ہے۔

سوال بسم اللہ بھی امر ذی بال ہے پس لازم آتا ہے کہ بسم اللہ کو بھی شروع کریں بسم اللہ کر کے ایسے ہی پھر ایسے ہی پھر یہ تسلسل لازم آتا ہے اور یہ محال ہے؟

جواب حدیث نبوی میں بسم اللہ مستثنیٰ ہے بدلالتِ عقل۔

سوال بسم اللہ کیا چیز ہے؟

جواب یہ آیت ہے ایک قرآن سے نازل ہوئی واسطے فصل کے درمیان دوسورتوں کے۔

سوال بِسْمِ کی اصل کیا ہے؟

جواب بِسْمِ کی اصل بِاسْمِ تھی ہمزہ وصل بجہت متصل ہونے کسی چیز کے لفظ سے ساقط ہوتا ہے بقاعدہ معروف اور خط میں باقی رہتا ہے پس اس جگہ اتصال بَا سے دور ہوا بوجہ کثرتِ استعمال کے خط سے بھی دور ہوا جیسا کہ "بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيْهَا وَ مُرْسٰهَا" میں دور ہوا۔

سوال "بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرِيْهَا وَ مُرْسٰهَا" میں کثرت استعمال کہاں ہے کس واسطے دور کیا؟

جواب پہلا: یہ آیت اکثر پڑھی جاتی ہے وقت سوار ہونے کشتی کے پس بجہت خوف دریا کے کہ انسان جلدی چاہتا ہے اثر اس آیت کا یعنی اپنی حفاظت و برکت دریا میں اور ہمزہ کے پڑھنے میں کلام طول ہوتا۔

جواب دوسرا: یہ کہ یہ آیت کثیر الاستعمال ہے اس واسطے کہ تلاوت وغیرِ تلاوت میں اکثر مستعمل ہے۔

سوال "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ" میں کس واسطے نہ دور ہوا؟

جواب بجہت قلتِ استعمال کے۔

سوال بسم اللہ میں بَا کیسی ہے؟

جواب بعضے کہتے ہیں کہ واسطے الصاق کے ہے یعنی متبرکاً باسم اللہ اور بعضے کہتے ہیں کہ واسطے استعانت کے ہے جیسا کہ "كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ" میں۔

سوال بَا جار اور اسم مجرور ہے یہ متعلق فعل کا ہوتا ہے یا شبہ فعل کا مثل اسم فاعل و اسم مفعول یا صفت مشبہ یا اسم تفضیل وغیرہ کے۔ پس یہاں کس کا متعلق ہے؟ ترکیب کیا ہے؟ اور شروع کرتا ہوں میں کس معنی سے کہتے ہو؟

جواب اس کی ترکیب میں اختلاف ہے بعضے کہتے ہیں کہ بازائد ہے جیسا کہ "كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا یا بِحَسْبِكَ دِرْهَمٌ" میں اور زائد مثل معدوم کے ہے۔ پس بسم اللہ خبر مبتداء محذوف کی ای ابتدائی مصدر بیائے متکلم ای ابتدائی بسم اللہ اور بعضے کہتے ہیں بَا زائد اور اسم اللہ مبتداء خبر محذوف کا ای بسم اللہ ابتدائی اور بعضے کہتے ہیں جار مجرور متعلق فعل محذوف کا ہے اس واسطے کہ فعل عمل میں اصل ہے یہی مختار اکثر کا ہے ای اَبْتَدِأُ بِسْمِ اللّٰهِ۔

سوال بِسْمِ اللّٰهِ میں بَا حروف مبنی سے ہے اور بنا میں اصل سکون ہے پس بَا کیوں متحرک ہوئی؟

جواب تاکہ ابتداء بسکون لازم نہ آوے۔

سوال کسرہ دیا فتحہ کس واسطے نہ دیا کہ یہ اُخت سکون کا ہے خفت میں؟

جواب اس قاعدے سے کہ "اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" یعنی ساکن جس وقت کہ حرکت دیا جائے تو حرکت دیا جائے گا کسرے کی۔

سوال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں حرف باؔ اسم سے مقدم کیوں ہے؟

جواب باؔ حرف جار ہے اور اسم مجرور ہے اور جار مجرور سے مقدم ہوتا ہے اس لیے باؔ بھی اسم سے مقدم ہے۔

سوال بسم اللہ میں اسم "اللہ" سے مقدم کیوں ہے؟

جواب لفظِ اسم مضاف ہے اور "اللہ" عَلَمِ ذات مضاف الیہ ہے اور مضاف مضاف الیہ سے مقدم ہوتا ہے اس لیے اسم بھی عَلَمِ ذات اللہ سے مقدم ہے۔

سوال "اللہ" عَلَمِ ذات، رحمٰن اور رحیم سے مقدم کیوں ہے؟

جواب "اللہ" عَلَمِ ذات ہے اور رحمٰن اور رحیم اسمِ صفات ہیں اور ذات مقدم ہوتی ہے صفات پر اس لیے اللہ بھی مقدم ہے رحمٰن اور رحیم پر۔

سوال رحمٰن، رحیم سے کیوں مقدم ہے؟

جواب رحمٰن خاص ہے۔ یہ بمنزلہ اسمِ ذات کے ہے اطلاق اس کا غیر خدا پر نہیں ہوتا ہے اور تائید کرتا ہے اس معنی پر قول اللہ تعالیٰ کا

قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ۚ

یعنی کہہ اللہ کو پکارو یا رحمٰن کو جو کہہ کر پکارو گے سو اس کے ہیں سب نام خاص بخلاف رحیم کے کہ عام ہے اور غیر خدا پر بھی بولا جاتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ہے صفت آنحضرت ﷺ میں "بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ" یعنی ایمان والوں پر شفقت رکھتا ہے مہربان اور لفظ خاص مقدم ہوتا ہے عام پر اس واسطے کہ خاص بمنزلہ مفرد کے ہے اور عام بمنزلہ مرکب کے اور مفرد مقدم ہے مرکب پر۔ اس لیے رحمٰن بھی مقدم ہے رحیم پر۔

سوال اسم "اللہ" کیا چیز ہے؟

جواب اللہ نام ہے اس ذات عالی کا جو مستجمع ہے جمیع صفات کمالیہ کو اور خالی ہے نقائص سے اور اصل اس کی اِلٰہ بوزن فعال تھی بمعنی معبود کے یا پناہ دینے والا پس ہمزہ حذف ہوا۔ پس "لاہ" ہوا۔ ہمزہ کے عوض میں الف اور لام لائے اور لام کو لام میں ادغام کیا اللہ ہوا۔ بعد ادغام کے نام اس ذات کا ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ "اَلْاِلٰہُ" تھا حرکت ہمزہ کی نقل کر کے ماقبل کو دی ہمزہ کو حذف کیا اور لام اول کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کیا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اصل اس کی اَلٰہُ مصدر ہے "لَاہَ یَلِیْہُ" سے بولا جاتا ہے عرب میں "اِذَا احْتَجَبَ وَ ارْتَفَعَ" یعنی جس وقت پوشیدہ اور مرتفع ہوا اور یہ ذات بھی محتجب اور مرتفع ہے پس الف اور لام لائے اور لام کو لام میں ادغام کیا اللہ ہوا اور بعض کہتے ہیں "لَاھَا" تھا زبان سریانی میں جب کہ معرب کیا الف آخر کو حذف کیا "لَاہٌ" ہوا بعد اس کے الف لام اول میں لائے اور لام کو لام میں ادغام کیا اللہ ہوا۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ بغیر لحاظ اصل کے لفظ اللہ کا موضوع ہوا واسطے ذات باری کے۔

ترکیب " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ " الحمد مبتداء لام جار اللہ مجرور اور موصوف اور رب صفت اور مضاف عالمین مضاف الیہ، مضاف مضاف الیہ کے ساتھ مل کر صفت ہوا موصوف کا موصوف صفت مل کر مجرور ہوا جار کا، جار مجرور مل کر متعلق ہوا ثابت مقدر کے، ثابت اپنے متعلق کے ساتھ مل کر خبر ہوا مبتداء کا، مبتداء ساتھ خبر کے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔ پس یہ معنی ہوئے کہ تمام حمد وثناء ثابت ہے واسطے اللہ کے جو تمام جہاں کا پرورش فرمانے والا ہے۔

سوال حمد کو بعد تسمیہ کے کس واسطے ذکر کیا؟

جواب واسطے متابعت کلام مجید کے۔

سوال اس صورت میں تناقض بین الحدیثین لازم آتا ہے یعنی حدیث تسمیہ کہ اوپر مذکور ہو چکی اور حدیث تحمید میں کہ وارد ہوئی "کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَایُبْدَءُ فِیْہِ بِالْحَمْدِ اَقْطَعُ " یعنی جو امر کہ صاحب شان اور عظمت کا ہے اگر نہ شروع کیا جاوے حمد کے ساتھ پس وہ کلام اَقْطَعُ یعنی وہ بے برکت ہے پس یہاں پر ابتداء حمد کے ساتھ نہ ہوئی بلکہ ابتداء بسم اللہ کے ساتھ ہے۔ کیونکہ بسم اللہ پہلے ہے اور حمد بعد میں ہے۔

جواب ابتداء کی تین قسمیں ہیں (۱) حقیقی۔ (۲) اضافی۔ (۳) عرفی۔

ابتدائے حقیقی اس کو کہتے ہیں جو کل پر مقدم ہو اور ابتدائے اضافی وہ ہے جو بعض پر مقدم اور بعض سے مؤخر ہو اور عرفی اس کو کہتے ہیں جو مقصود پر مقدم ہو۔ عام ہے کہ کسی سے مؤخر ہو یا نہ۔ پس حدیث تسمیہ میں معنی حقیقی مراد ہیں اور حمد میں معنی اضافی و عرفی مراد ہیں۔ حمد اس مقام میں اگرچہ مؤخر ہے تسمیہ سے لیکن مقدم ہے بعض پر یعنی مطالب پر۔

سوال الحمد میں جو الف لام ہے اس کی کتنی قسم ہیں؟

جواب تقسیم اول کے لحاظ سے اِس کی دو قسمیں ہیں: (۱) زائدہ (۲) غیر زائدہ

سوال الف ولام زائدہ کون سا ہوتا ہے؟

جواب الف ولام زائدہ وہ ہے جو محض لفظ کی خوبصورتی کے لیے لایا جائے جیسے "اَلْفَتْحُ، اَلْکَسْرُ" وغیرہ میں۔

سوال الف ولام غیر زائدہ کونسا ہے؟

جواب الف ولام غیر زائدہ وہ ہے جو بامقصود و بامفہوم ہو۔

سوال الف ولام غیر زائدہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب الف ولام غیر زائدہ دو قسم پر ہے۔ ایک الف ولام اسمی اور دوسرا الف ولام حرفی۔

سوال الف ولام اسمی کونسا ہوتا ہے؟ اس کی کیا تعریف ہے؟

جواب الف ولام اسمی وہ ہے جو اسمِ فاعل اور اسمِ مفعول پر داخل ہو جیسے "اَلضَّارِبُ" اور "اَلْمَضْرُوْبُ" پر۔ اور یہ الف و لام الذی کے معنی میں ہے اور اسمِ موصول ہے۔ اور "ضَارِب" اور "مَضْرُوْب" اس کا صلہ ہے۔

سوال الف ولام حرفی کون کونسے ہیں؟

جواب مذکورہ الف ولام کے علاوہ سب الف ولام حرفی ہیں۔

سوال الف ولام حرفی کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب الف ولام حرفی چار قسم ہے۔

سوال وہ چار قسمیں کون کونسی ہیں؟ بمعہ تعریف اور امثلہ کے بیان کریں؟

جواب وہ چار قسمیں یہ ہیں۔ (۱) جنسی۔ (۲) استغراقی۔ (۳) عہدِ خارجی۔ (۴) عہدِ ذہنی۔

(۱) الف ولام جنسی وہ ہے جس کا اشارہ صرف اپنے مدخول کی حقیقت کی طرف ہو افراد کا اعتبار نہ ہو۔ جیسے "اَلرَّجُلُ خَیْرٌ مِّنَ الْمَرْاَۃِ" مرد کی حقیقت عورت کی حقیقت سے بہتر ہے۔

(اگرچہ عورت کے بہت سے افراد کئی مردوں سے بہتر ہیں)

(۲) الف ولام استغراقی وہ ہے جس کا اشارہ اپنے مدخول کی ماہیت کی طرف اِس لحاظ سے ہو کہ وہ تمام افراد میں پائی گئی ہے جیسے "اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ" یعنی تمام افراد میں پائی جانے والی انسانی حقیقت نقصان میں ہے۔

(البتہ اس کے اگلے حصے میں کاملین کا استثناء ہے۔)

(۳) الف ولام عہد خارجی وہ ہے جس کا اشارہ اپنے مدخول کی ماہیت کی طرف اس لحاظ سے ہو کہ وہ ایک یا ایک سے زیادہ مُعیَّن افراد کے ضمن میں پائی گئی ہے۔ جس کا متکلم اور مخاطب دونوں کو علم ہے۔ جیسے

"فَعَصٰی فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ"

میں "اَلرَّسُوْلَ" سے حضرت موسیٰ علیہ السلام مراد ہیں۔

(۴) الف ولام عہد ذہنی وہ ہے جس کا اشارہ ماہیت کی طرف اِس اعتبار ولحاظ سے ہو کہ وہ بعض غیر مُعیَّن افراد کے ضمن میں پائی گئی ہے۔ جیسے

"اَخَافُ اَنْ یَّاْکُلَهُ الذِّئْبُ"

میں "اَلذِّئْبُ" سے کوئی خاص بھیڑیا مراد نہیں۔

فائدہ (یاد رہے کہ الف ولام عہد ذہنی کا مدخول نکرہ کے حکم میں ہوتا ہے۔)

سوال حمد کی کیا تعریف ہے؟

جواب "اَلْحَمْدُ هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَی الْجَمِیْلِ الْاِخْتِیَارِیِّ مِنْ نِعْمَةٍ اَوْ غَیْرِهَا"

یعنی حمد وہ تعریف کرنا ہے زبان سے اوپر خوبی اختیاری محمود کے یہ ثناء نعمت کے عوض ہو یا غیر نعمت کے۔

سوال مدح کی تعریف کیا ہے؟

جواب "اَلْمَدْحُ هُوَ الثَّنَاءُ بِاللِّسَانِ عَلَی الْجَمِیْلِ الْاِخْتِیَارِیِّ قَصْدًا۔

یعنی مدح وہ ثناء کرنا ہے زبان سے اختیاری خوبی پر قصداً۔

سوال شکر کی تعریف کیا ہے؟

جواب وَالشُّکْرُ هُوَ الْوَصْفُ بِالْجَمِیْلِ عَلٰی جِهَةِ التَّعْظِیْمِ فِیْ مُقَابَلَةِ نِعْمَةٍ قَوْلًا وَّعَمَلًا وَّ اِعْتِقَادًا"

یعنی شکر وہ نعمت کے بدلے تعظیم وعزت کے ساتھ خوبی کو بیان کرنا ہے ازروئے قول کے ہو یا عمل یا اعتقاد کے۔

سوال الحمد للہ کا ترجمہ الف ولام کی چار قسموں میں سے کونسی قسم کو مدنظر رکھ کر کیا جائے گا؟

جواب الف ولام استغراقی کو مدنظر رکھ کر کیا جائے گا۔

سوال الف ولام کی چار قسموں میں سے الحمد میں کونسا الف ولام ہے؟

جواب الف ولام استغراقی ہے۔

سوال اگر الحمد للہ میں الف ولام استغراقی ہے تو ترجمہ کیا ہوگا؟

جواب ترجمہ یوں ہوگا: ہر فرد حمد کا ازل سے تا ابد ہر حامد سے ہر زمانہ میں ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے۔

سوال الحمد للہ کا ترجمہ اس طرح کیوں کیا گیا ہے؟

جواب اس لیے کہ الحمد للہ میں تین تعمیمات اور ایک تخصیص ہے۔ پہلی تعمیم افرادِ حمد کی دوسری تعمیم حامدین کی تیسری تعمیم زمانے کی، اس لیے ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے۔

سوال یہ تعمیمات کیسے ثابت ہوئیں؟

جواب یہ تعمیمات دو طریقوں سے ثابت ہوتی ہیں: ایک طریقہ مشہور ہے اور ایک طریقہ غیر مشہور ہے۔ پہلا طریقہ جو مشہور ہے وہ یہ ہے کہ یہ الف ولام استغراق کا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ میرے مدخول کے جتنے افراد ہیں وہ سب میرے گھیرے میں ہوں اس سے تعمیم افراد سمجھی گئی یعنی ثابت ہوئی۔ اور فاعلِ حمد کے مذکور نہ ہونے کی وجہ سے تعمیمِ حامدین سمجھی گئی یعنی ثابت ہوئی۔ اور اسمیتِ جملہ کی وجہ سے تعمیم زمانہ ثابت ہوئی۔

سوال اسمیتِ جملہ کسے کہتے ہیں؟

جواب اسمیتِ جملہ وہ ہے کہ ہو تو وہ جملہ فعلیہ مگر کسی ضرورت کے لیے اُسے جملہ اسمیہ بنایا جائے۔

سوال اگر کوئی سوال کرے تو تم نے اسمیتِ جملہ کی مراد لی ہے تا کہ یہ دوام واستمرار پر دلالت کرے تو جملہ اسمیہ بھی تو دوام واستمرار پر ہی دلالت کرتا ہے۔ پھر اسمیتِ جملہ کی کیا ضرورت تھی؟

جواب ہم جواب دیتے ہیں کہ اسمیتِ جملہ کی دلالت دوام واستمرار پر بالاتفاق ہے اور جملہ اسمیہ کی دلالت دوام واستمرار پر بالاختلاف ہے تو ہم نے مشکوک چیز سے بچنے کے لیے اسمیتِ جملہ مراد لی اور اختیار کیا؟

سوال تعمیمات کا ایک طریقہ غیر مشہور بھی پیچھے ذکر کیا تھا وہ کونسا ہے؟

جواب طریقہ غیر مشہور یہ ہے کہ الف ولام استغراقی سُور ہے قضیہ موجبہ کلیہ کا جس کی وجہ سے معنی یوں ہوگا کہ ہر فرد حمد کا ہر حامد سے ہر زمانے میں ثابت ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ پھر اگر کوئی فرد حمد کا یا کوئی حامدین کا یا کوئی فرد زمانے کا اس سے خارج کیا جائے تو موجبہ کلیہ، موجبہ کلیہ نہیں رہتا۔

سوال اگر کوئی سوال کرے کہ پہلے شروع میں ذکر کیا گیا ہے کہ الحمدللہ میں تین تعمیمات اور ایک تخصیص ہے تو تعمیمات تو ذکر ہو چکی ہیں مگر ایک جو تخصیص ہے وہ ابھی مذکور نہیں ہوئی، وہ کہاں سے اور کس طرح ثابت ہے؟

جواب ہم جواب دیتے ہیں کہ تخصیص للہ کی لام سے ثابت ہوتی ہے۔

سوال "حَمِدْتُ اللہَ یا اَحْمَدُ اللہَ" کس واسطے مصنف نے نہیں کہا؟

جواب جاننا چاہیے کہ حمد دو قسم پر ہے۔ ایک جملہ اسمیہ جو دلالت کرتا ہے ثبات و دوام پر۔ دوسرا جملہ فعلیہ جو دلالت کرتا ہے تجدّد و حدوث پر یعنی دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ یہ فعل پہلے نہ تھا اب ہوا۔ اور قصد مصنف کا حمد سے دوام اور ثبات ہے یہ مضمون الحمدللہ میں حاصل ہے کیونکہ یہ جملہ اسمیہ ہے نہ "حَمِدْتُ اللہَ اور اَحْمَدُ اللہَ" میں۔

سوال "اَللہُ الْمَحْمُوْدُ" میں معنی دوام و ثبات کے ہیں اُس کو کیوں نہ کہا؟

جواب یہاں رعایت مقام کی کی ہے اس واسطے کہ مقام حمد چاہتا ہے کہ تقدیم حمد کی ہو اگرچہ بنظر ذات کے ذکر اللہ کا اہم ہے اوپر اور امور کے۔

سوال معنی ثابت کس لفظ کے کیئے جاتے ہیں؟

جواب لفظ ثابت بعد الحمد کے مقدر ہے اس واسطے کہ متعلق لام جار کا ہے اور لام اول للہ کا بمعنی واسطے کہ اور اللہ کے معنی یعنی نام ایک ذات خاص کا یعنی باری تعالیٰ جیسا کہ اوپر تحقیق ہو چکی۔

سوال "اَلْحَمْدُ لِلرَّحْمٰنِ یا لِلرَّحِیْمِ" کیوں نہ کہا؟

جواب پہلا: دو وجہ سے اتباع کلام ایزدی اور متابعت حدیث

كُلُّ اَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَءُ بِحَمْدِ اللّٰهِ فَهُوَ اَقْطَعُ

جواب دوسرا: اگر لِلرَّحْمٰنِ یا لِلرَّحِیْمِ کہتے تو یہ لازم آتا کہ باری تعالیٰ کو استحقاق حمد کا صفات کی وجہ سے ہے نہ از روئے ذات کے۔

سوال لام جارہ لِلّٰہِ کا فائدہ کس معنی کا دیتا ہے؟

جواب تخصیص کا کہ حمد سوائے اللہ کے نہیں تحقیقاً اگرچہ حمد غیر کے واسطے بھی ہے مجازاً۔

ربّ کے معنی کیا ہیں؟ کس جنس سے ہے؟ کس کا صیغہ ہے؟

معنی آفریدگار و پروردگار ہیں اور جنس مضاعف سے ہے مضاعف اس کو کہتے ہیں جس لفظ میں دو حرف صحیح ایک جنس

کے ہوں اگر عین ولام کی جگہ پر ہوتو مضاعف ثلاثی ہوگا۔مثل ذَبّ وَ مَدّ کہ اصل اس کی ذَبَبَ وَ مَدَدَ بروزنِ فَعَلَ تھی۔پس بآ ودال اول کو ساکن کیا دوسری میں ادغام کیا ذَبّ اور مَدّ ہوا۔اور اگر فا ولام اول وعین ولام ثانی ایک جنس کے ہوں تو مضاعف رباعی ہے مثل مَضْمَضَ وَ زَلْزَلَ کے بروزنِ فَعْلَلَ کے اور صیغہ صفت مشبہ یا مصدر ہے پس اطلاق اوپر باری تعالیٰ کے اس وقت میں بطرز مبالغہ ہے جیسے "زَیْدٌ عَدْلٌ" یا بمعنی اسم فاعل کے ہے۔اس وقت میں حمل صحیح ہوگا۔

سوال تعریف ربّ کی کیا ہے؟

جواب "اَلرَّبُّ هُوَ الْمَالِكُ جَمِيْعَ الْاَشْيَاءِ" یعنی رب وہ ہے جو تمام اشیاء کا مالک ہو۔

سوال رب مضاف ہے طرف عالمین کے اور مضاف الیہ کو جر ہوتا ہے عالمین مجرور کہاں ہے؟

جواب علامت جر کی یہاں یآ ہے اس واسطے کہ اعراب دو قسم پر ہے ایک بالحرکت کہ رفع ونصب وجر سے رفع علامت فاعل کی اور نصب علامت مفعولیت کی اور جر علامت اضافت کی مثل "ضَرَبَ زَيْدٌ غُلَامَ عَمْرٍو فِي الدَّارِ" "ضَرَبَ" فعل ماضی وزیدٌ فاعل غلام مفعول اور مضاف طرف عمرو کے اور فی حرف جار اور دار مجرور ظرف ضرب کا۔

دوسرا اعراب بالحروف کہ واؔو والف ویآ ہے۔الفؔ علامت تثنیہ وفاعلیت کی اور واؔو علامت جمع وفاعلیت کی اور یا علامت تثنیہ کی اگر ماقبل اس کے فتحہ ہو اور اگر مکسور ہو تو علامت جمع کی ہوگی۔دونوں صورت میں یا علامت اضافت یا علامت مفعولیت کی بھی ہوگی مثل

"جَاءَنِيْ زَيْدَانِ وَزَيْدُوْنَ وَ رَاَيْتُ زَيْدَيْنِ وَزَيْدِيْنَ وَ مَرَرْتُ بِزَيْدَيْنِ وَبِزَيْدِيْنَ"

سوال رب العالمین صفت اللہ کی ہے اور اللہ معرف باللام ہے بخلاف رب کے اور مساوات صفت موصوف میں شرط ہے اس جگہ شرط پائی نہیں جاتی؟

جواب مساوات موجود ہے اس واسطے کہ رب بھی بجہت اضافت کے معرفہ ہوا اس واسطے کہ انواع معرفہ کی پانچ ہیں چنانچہ اس نسبت سے ظاہر ہوں گی۔بیت

معرفہ ہمہ پنج اند ازاں بیش و نہ کم
مضاف و مضمر و ذو اللام و مبہم ست و علم

مثل "ضَرَبَ زَيْدٌ غُلَامَهُ الشَّهِيْرَ عَشْرَةَ جَلْدَةً"

سوال عالمین کس کا صیغہ ہے؟

جواب جمع عالم ساتھ فتحہ لام کے۔ لغت میں علامت شے کو کہتے ہیں یعنی اس چیز کو جس کے سبب سے دوسری چیز سمجھی جاوے۔ پس بعد اس کے بجہت غلبہ استعمال کے نام ہوا جمیع ماسوائے ذات وصفات اللہ کے نشانی ہے ثبوت وہستی ذات باری تعالیٰ پر۔

سوال جمع عالم کی یاءؔ و نؔ کے ساتھ جائز نہیں اس واسطے کہ جمع مذکر سالم میں شرط ہے کہ مفرد اس کا ذوی العقول سے ہو اور عالم میں غیر ذوی العقول بھی داخل ہیں؟

جواب جمع اس کی ساتھ یاءؔ و نؔ باعتبارِ غلبہ ذوی العقول کے ہے مثل جن وانسان اوپر غیر ذوی العقول کے۔

سوال ہر گاہ کہ عالم عبارت ہے ماسوائے ذات اللہ سے جیسا کہ کی گئی تعریف اس کی العالم ماسوی اللہ پس جمع کس راہ سے آئی؟

جواب از روئے انواع وافراد کے اس واسطے کہ لام اوپر عالمین کے واسطے جنس کے ہے اور جنس دلالت کرتی ہے اوپر ماہیت کے صریحاً اور اوپر افراد کے ضمناً اور اس جگہ مقصود دلالت تضمنی ہے نہ مطابقی؟

سوال انواع عالم کی کس قدر ہیں؟

جواب چار ہیں پہلا ناسوت کہ مراد ہیں حیوانات و جمادات و نباتات سے۔ دوسرا ملکوت کہ مقام ملائکہ کا ہے۔ تیسرا جبروت کہ مقامِ ارواح کا ہے۔ چوتھا لاہوت کہ مقام نوریت وذات مطلق باری تعالیٰ عزاسمہٗ کا ہے۔

تمہید ہر گاہ کہ قول مصنفؒ کا الحمد للہ۔۔۔ الخ سے وہم واہم کا ہوتا تھا جیسا کہ اللہ پالنے والا تمام عالم کا ہے دنیا میں ویسے ہی نیکیاں آخرت کی بھی تمام عالم کو عنایت کرے گا۔ تو واسطے دفع وہم کے کہا "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ"

سوال "اَلْعَاقِبَةُ" کنایہ ہے بہشت اور دوزخ سے اور لامؔ جار للمتقین کا واسطے خصوصیت کے یا یوں کہیے کہ عاقبت مفید ہے ساتھ متقین کے پس یہ معنی ہوئے کہ بہشت ودوزخ دونوں واسطے پرہیز گاروں کے ہیں اور نہیں ہے امر ایسا بدلیل قول اللہ برتر کے۔ "مَنْ شَهِدَ لِيْ بِالْوَحْدَانِيَّةِ وَلَكَ بِالرِّسَالَةِ فَدَخَلَ الْجَنَّةَ"

جواب حسن مقدر ہے قبل العاقبۃ کے مضاف ہے اور العاقبۃ مضاف الیہ۔ مضاف ساتھ مضاف الیہ کے مل کر مبتداء ہوا۔ لامؔ جار متقین مجرور، جار مجرور مل کر متعلق ثابت کا ہو کر کہ مقدر ہے بعد العاقبۃ کے خبر ہوا مبتداء خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف ہوا الحمد کا پس معنی نیکیاں آخرت اور قیامت کی یعنی دخول بہشت کا ثابت ہے واسطے منفعت

پرہیز گاروں کے نہ واسطے سائر عالمیاں کے۔

سوال حذف بے قرینہ نہیں ہوتا ہے اس جگہ قرینہ کیا ہے؟

جواب تقویٰ ثمرہ ایمان کا ہے اور یہ موجب دخول دار جنت کا ہے۔

سوال العاقبۃ اصل میں مجرور تھا بعد حذف مضاف کے مرفوع کیوں پڑھتے ہیں؟

جواب اس قاعدہ سے کہ بعد حذف مضاف کے مضاف الیہ قائم مقام اس کے کیا جاتا ہے۔ پس چونکہ لفظ حسن کا مرفوع تھا بجہت مبتداء ہونے کے پس اس کے نائب کو یعنی عاقبت کو وہی رفع حوالہ کیا گیا۔

سوال تعریف متقی کی کیا ہے؟

جواب "اَلْمُتَّقِیْ مَنْ یَّتَّقِیْ عَنِ الشِّرْكِ وَالْمَعَاصِیْ" یعنی متقی وہ شخص ہے جو پرہیز کرے شرک وکفر وگناہِ کبائر سے۔

سوال متقین کس کا صیغہ ہے؟

جواب متقین جمع ہے متقی کی اور متقی صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ثلاثی مزید فیہ لفیف مفروق از باب افتعال۔ اصل میں "مُوْتَقِیٌ" بروزن مُفْتَعِلٌ تھا، واؤ بجہت قرب تائے افتعال سے تبدیل ہوا تا کے ساتھ۔ تا کو تا میں ادغام کیا اور مُتَّقِیْنَ اصل میں "مُوْتَقِیِیْنَ" تھا کسرہ ی اوّل پر دشوار جان کر ساکن کیا اجتماع ساکنین سے یا اوّل گر گئی مُتَّقِیْنَ ہوا اور لفیف مفروق اس کو کہتے ہیں جس کے کلمہ میں دو حرف علت کے ایک جگہ نہ ہوں مثل "وَقٰی" کے اور اگر ایک جگہ ہوں تو اس کو لفیف مقرون کہتے ہیں مثل "طَوٰی" کے۔

تمہید اگرچہ ضمناً متقین میں ذکر آنحضرت ﷺ کا بھی ہوگا لیکن چونکہ ثنا منعم حقیقی کی بمقتضائے "لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ" یعنی بمقتضائے آیہ کریمہ کے اگر حق مانو تو اور دوں گا تم کو مثمر ثمرات بیغایات اور وسیلہ ماوشما پیش رب الارباب واسطے نجات کے سوائے جناب رسالت پناہ ﷺ کے نہیں۔ پس صلوٰۃ بھیجنا اس والا صفات پر وہ بھی شکر خالق کائنات کا ہے علاوہ یہ ہے کہ اس جل شانہٗ نے اطاعت اس جناب کی کافۂ خلق پر فرض کروانا مثل اطاعت اپنی کے جیسا کہ فرمایا: "اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ" یعنی حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھیجنا درود اس عالیجناب پر واجب کیا جیسا کہ فرمایا: "یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" یعنی اے ایمان والو! رحمت بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔ پس ضرور ہوا بعد حمد الٰہی کے صراحت یاد کرنا ایسی ذات بابرکات کا ساتھ پہنچانے تحفۂ درود کے پس کہا مصنف علیہ الرحمہ نے

وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

الصلوٰۃ مبتداء علٰی جار، رسول مجرور مضاف ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ کے ساتھ مل کر مبدل منہ ہوا محمد بدل مبدل منہ ساتھ بدل کے مل کر معطوف علیہ ہوا، واؤ حرف عطف کا آل مضاف ضمیر مضاف الیہ مضاف ساتھ مضاف الیہ کے مل کر معطوف ہوا رسول کا اور ایسے ہی واؤ حرف عطف کا اصحاب مضاف ضمیر مضاف الیہ مضاف ساتھ مضاف الیہ کے مل کر مؤکد ہوا اجمعین تاکید مؤکد ساتھ تاکید کے مل کر معطوف ہوا معطوف علیہ کا معطوف علیہ ساتھ دونوں معطوف کے مل کر مجرور ہوا جار کا جار مجرور مل کر متعلق ہوا نازلہ کا کہ مقدر ہے بعد الصلوٰۃ کے۔ نازلہ اپنے متعلق کے ساتھ مل کر خبر ہوا مبتداء کا مبتداء ساتھ خبر کے مل کر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف ہوا الحمد کا پس معنی یہ ہوئے کہ رحمت کاملہ نازل ہو اوپر رسول اس اللہ کے وہ کون رسول یعنی محمد ﷺ اور رحمت کاملہ نازل ہو اوپر آل انھیں رسول کے اور اوپر اصحاب انھیں رسول کے سب پر۔

سوال صلوٰۃ کے معنی رحمت کاملہ کہاں سے مستفاد ہوتے ہیں؟

جواب اس آیت شریفہ سے "اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ" یعنی ایسے لوگ انھیں پر شاباشیں اپنے رب کی اور مہربانی پس اس جگہ سے صلوٰۃ کے معنی رحمت خاص ہے کہ اس سے رحمت کاملہ مراد ہے۔

سوال صلوٰۃ کے کتنے معنی ہیں؟

جواب چار معنی ہیں معنی لغوی صلوٰۃ کے دعا کے ہیں۔ پس اگر صلوٰۃ منسوب ہو طرف باری عزاسمہ کے مراد اس سے رحمت و تفضل واحسان ہے اور اگر منسوب ہو طرف ملائکہ کے مراد استغفار ہے اور وقتیکہ منسوب ہو طرف مؤمنین کے مراد دُعاء ہے اور منسوب ہو طرف وحوش وغیرہ کے مراد تسبیح ہے۔

سوال صلوٰۃ از روئے شرع کے کیا ہے؟

جواب ارکان معلومہ وافعال مخصوصہ۔

فائدہ الف لفظ صلوٰۃ کا بدل ہے واؤ سے پس حق رسم خط کا یہ تھا کہ ساتھ الف کے مکتوب ہو نہ ساتھ واؤ کے لیکن واسطے پڑھنے کے واؤ کے ساتھ لکھتے ہیں کہ وقت پڑھنے کے الف مائل طرف واؤ کے ہوتا ہے۔

سوال مصنفؒ کو مناسب تھا کہ بعد حمد کے صلوٰۃ کو مذکور کرتا متقین کو کیوں مقدم کیا؟

جواب واسطے تعظیم کے کہ تخصیص بعد تعمیم کے فائدہ دیتی ہے تعظیم کا۔

سوال رسول کا معنی لغت میں کیا ہے؟

جواب بمعنی پیغمبر۔

سوال تعریف رسول کی کہ کنایہ ہے معنی اصطلاحی سے کیا ہے؟

جواب "هُوَ اِنْسَانٌ بَعَثَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَى الْخَلْقِ لِتَبْلِيْغِ اَحْكَامِ الشَّرْعِ مَعَ الدِّيْنِ وَالْكِتٰبِ" یعنی رسول فعول کے وزن پر بمعنی مفعول ہے یعنی مرسل وہ انسان ہی بھیجا اس کی اللہ تعالیٰ نے طرف خلق کے واسطے پہنچانے احکامِ شرع کے ساتھ دین اور کتاب کے نئی کتاب و دین بھی اس کو ملا ہو۔

سوال رسول اور نبی میں کیا فرق ہے؟

جواب رسول کی تعریف معلوم ہو چکی یعنی اس کے کہتے ہیں کہ محض واسطے تبلیغ احکام سابقہ کے مبعوث ہو پس نبی تابع رسول کے ہے نہ عکس۔ اس واسطے مصنفؒ نے علی رسولہ کہا علی نبیہ نہ کہا بو جودیکہ امر صلوٰۃ کا لفظ نبی کے ساتھ بھی آیا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝" یعنی تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں او پر نبی کے اے ایمان والو رحمت بھیجو اس پر اور سلام بھیجو سلام بھیجنا۔

سوال مصنفؒ نے کس واسطے خلاف قرآن کے کیا؟

جواب باعتبار معنی لغوی کے رسولہ کہا پس خلاف نہ ہوا اس واسطے کہ از روئے لغت کے رسول و نبی پیغمبر کو کہتے ہیں۔

فائدہ بعضے تعریف نبی کی یوں کرتے ہیں: کہ نبی اس کو کہتے ہیں جو کہ مامور ہو ساتھ پہنچانے احکام الٰہی کے اعم ہے کہ کتاب اس پر نازل ہوئی ہو یا تابع کتاب رسول سابق کے ہو اور تحقیق نبی اور رسول کی کتب مطولہ میں لکھی ہے۔

سوال یہ تعریف او پر حضرت آدم علی نبینا و علیہ السلام کے صادق نہیں آتی ہے اس واسطے کہ مبعوث بخلق نہ تھے بلکہ خلق بعد اس کے ہوئی؟

جواب پہلا: قول ہمارا بسوئے خلق متعلق تبلیغ کے ہے اور یہی علتِ غائی ہے کہ مقدم او پر فعل کے ہوتی ہے۔

جواب دوسرا: خلق بمعنی عام ہے اس بات سے کہ بالفعل ہو یا بالقوۃ یہاں مراد بالقوہ ہے۔

جواب تیسرا: خلق مصدر ہے بمعنی مخلوق کے لفظ مطلق ہے نہ مقید ساتھ ایک یا دو یا لاکھ کے پس اطلاق کیا جائے گا حضرت حوا علیہا السلام پر اس صورت میں بعث طرف خلق کے و تبلیغ متحقق ہوئی پس معنی درست ہوئے۔

جواب چوتھا: حکم تبلیغ احکام کا بعد تشریف لانے آنحضرت علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے زمین پر ہوا نہ وقت خارج ہونے جنت سے کہ وہ وقت غصہ وغضب جناب باری کا تھا۔ اس وقت تبلیغ کہاں تھی وعند التبلیغ خلق موجود تھے اس واسطے کہ بعد عفو تقصیر ولقائے حضرت حوا علیہا السلام کے عرصہ چند میں خلق کثیر ہوئی کہ ہر روز ایک لڑکی اور ایک لڑکا پیدا ہوتا تھا۔ اس زمانے میں حکمِ تبلیغ کا ہوا۔

سوال عدد کتب الٰہی کی ایک سو چار ہیں اور بعض کے نزدیک ایک سو چوبیس ہیں اور عدد رسول کے تین سو تیرہ ہیں پس ہر رسول پر کتاب کیسے نازل ہوئی؟

جواب کتاب واسطے ہر رسول کے ضروری نہیں جائز ہے کہ ساتھ چند رسول کے کتاب سابق کی ہو اور وہ اس پر مامور بعمل ہوئے ہوں گویا کہ یہی کتاب نازل ہوئی یا کہا جائے کہ مکرر نازل ہوئی جیسا کہ سورۂ فاتحہ اور نسبت نزول کے ساتھ اس شخص کی مشہور ہوئی جس پر پہلے نازل ہوئی تھی۔

سوال آل کون سا صیغہ ہے؟

جواب اسم جنس اصل اس کی نزدیک سیبویہ کے اہل ہے کہ اصل میں اہل تھا بدلیل تصغیر کے اہیل ہے اور کسائی کے نزدیک اصل اس کی اَوَل بالتحریک ہے بدلیل تصغیر اس کی کے اُوَیْل ہے۔ اضافت آل کے ساتھ اللہ وحق وزمان ومکان ومعانی وحرفہ ومونث کے نادرست ہے اور صاحب قاموس نے کہا کہ "اٰلُ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ اَوْلِیَآئُہٗ" یعنی مراد آل اللہ اور آلِ رسول سے اولیاء ہیں۔ اور استعمال اہل اعم ہے لیکن آل مخصوص ہے ساتھ صاحب قدر ومرتبہ کے رتبہ دینی ہو یا دنیوی پس آل فرعون کہنا درست ہے اور آل کناس (خاکروب) کہنا درست نہیں اور مراد آل رسول سے قرابت مند رسول یا عزت اور اولاد ان کی یا بنو ہاشم یا مومن متقی جیسا کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے "مَنْ سَلَكَ عَلٰی طَرِیْقَتِیْ فَھُوَ اٰلِیْ" یعنی جو چلے اوپر طریقے ہمارے کے پس وہ آل ہمارا ہے اور دوسری حدیث بھی آئی ہے "کُلُّ مُؤْمِنٍ تَقِیٍّ فَھُوَ اٰلِیْ"۔

سوال تعریف اصحاب کی کیا ہے؟

جواب اصحاب جمع صاحب کی یا صحب کی کہ مخفف ہے صاحب کا بمعنی یار کہ تعریف اس کی "مَنْ اَدْرَكَ صُحْبَةَ النَّبِیِّ سَاعَةً مِّنَ الْاِیْمَانِ وَمَاتَ مَعَہٗ" یعنی جس شخص نے پائی صحبت نبی کی ایک ساعت ساتھ ایمان کے اور مرا ساتھ ایمان کے اور نزدیک بعض کے صحبت چھ ماہ کی معتبر ہے۔ اور نزدیک بعض کے روایت کرنا حدیث کا بھی شرط ہے اور تفصیل اس کی کتب مطولہ میں مذکور ہے۔

سوال فرضیتِ صلوٰۃ کس نبی پر ثابت ہوئی اور آل واصحاب صلوٰۃ میں داخل کیوں ہوئے؟

جواب حدیث شریف میں ہے کہ "مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَلَمْ یُصَلِّ عَلٰی اٰلِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ" یعنی جو شخص درود بھیجے مجھ پر اور نہ بھیجے میری آل پر تو تحقیق وہ ظلم کرے گا مجھ پر۔ (الموضوعات الکبریٰ، ملا علی قاری، صفحہ:348 مطبع المکتبۃ الاثریہ سانگلہ ہل)

سوال اجمعین کو بعد آلہ واصحابہ کے کیوں لائے؟

جواب واسطے تاکید کے تاکہ جمیع افرادِ آل واصحاب کے نیچے نزول صلوٰۃ کے آویں

تمہید چونکہ عادت عرف کی ہے کہ جب کہ بار امر مہم کا کسی پر کیا چاہتے ہیں تو پہلے اس کو اشارہ اس امر کا کر کے دعا اس کے حق میں کرتے ہیں پھر اس امر کو بالتفصیل بیان کرتے ہیں تا کہ اس دعا سے وہ خوش ہو کر خوب متوجہ ہو اور اللہ کی طرف سے طاقت عنایت ہو تا کہ اس بار کو اٹھائے اس واسطے لفظ بداں سے اشارہ کر کے دعا کی اس مضمون سے "اَسْعَدَکَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی الدَّارَیْنِ" لفظ بداں صیغہ لفظ فارسی معنی جان تو۔ خطاب عام ہے واسطے ہر مخاطب کے۔ غرض اس خطاب سے ہوشیار کرنا مخاطب کا تا کہ بیدار ہو کہ جو کچھ اس سے کہا جائے بغور سنے قولہ "اَسْعَدَ" فعل ماضی کاف خطاب مفعول اللہ فاعل اور موصوف تعالیٰ صفت "فِیْ" جار "الدَّارَیْنِ" مجرور جار مجرور مل کر متعلق اسعد کا ہوا اور اللہ موصوف صفت کے ساتھ مل کر فاعل ہوا اسعد کا۔ اسعد ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ معترضہ ہوا معنی اس کے یہ ہوئے جان تو کہ نیک بخت کرے تجھ کو اللہ برتر دونوں جہان میں یعنی دنیا و آخرت میں۔ یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے اور جملہ معترضہ اس کو کہتے ہیں جو درمیان کلام کے آوے لیکن ماقبل اور مابعد سے کچھ علاقہ نہ ہو۔

سوال بداں لفظ فارسی کو اسعد پر کہ لفظ عربی ہے کس واسطے مقدم کیا؟

جواب واسطے تنبیہ کے اس بات پر کہ یہ کتاب عربی ہے بعبارت فارسی اور اس کو مقدم الحد کہتے ہیں۔

سوال بداں کی جگہ بشنو کس واسطے نہ کہا؟

جواب بداں تعلق دل کے ساتھ رکھتا ہے اور بشنو ساتھ گوش کے اور فعل دل قوی ہے فعلِ گوش سے۔

سوال بخواں کس واسطے نہ کہا؟

جواب مقصود جاننا تھا نہ پڑھنا اور قراءت کرنا۔

سوال باور کن (یقین کر) یا بشناس (پہچان) کس واسطے نہیں کہا؟

جواب واسطے اختصار کے کہ لفظ بداں کا دونوں سے اختصر ہے۔

سوال بداں کی جگہ پر اعلم کس واسطے نہ کہا؟ تا کہ ماقبل اور مابعد کی عربی عبارت کے مناسب ہوتا؟

جواب اس لیے اعلم نہیں کہا تا کہ شروع کلام سے ہی معلوم ہو کہ یہ کتاب زبان فارسی میں ہے۔

سوال جملہ دعائیہ یعنی اسعدک۔۔۔ الخ کو زبان عربی میں کیوں لایا؟

جواب اس واسطے کہ زبان عربی پسندتر ہے اور زبانوں سے نزدیک پروردگار کے پس دعا اس زبان میں جلدتر قبول ہوتی ہے۔

سوال اسعد فعل ماضی ہے معنی مستقبل کے کیوں لیے جاتے ہیں؟

جواب ماضی کے معنی محل دُعاء میں مستقبل کے لینا انسب ہے اس واسطے کہ جو چیز گزر چکی تحصیل اس کی ممکن نہیں اور حال موجود ہے تحصیل موجود کی تحصیل حاصل کی ہے پس ضروری ہوا کہ معنی مستقبل کے ہوں یا یوں تعبیر کیجیے کہ دُعاء کے معنی طلب کرنا کسی چیز کا اور طلب نہیں ہوتی مگر مستقبل میں۔

سوال جب کہ ایسا تھا تو صیغہ استقبال کا کیوں نہ لایا گیا تا کہ لفظ و معنی دونوں مطابق ہو جاتے؟

جواب پہلا لفظ مستقبل دال ہے شک و تردّد پر بخلاف ماضی کے کہ دلالت اس کی ثبوت اثبات پر ہے پس ثبوت پہلا اولیٰ ہے شک سے۔

جواب دوسرا واسطے تفاول کے کہ تعبیر بماضی دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ اجابت دعاء و سعید ہونا مخاطب کا ہو گیا یعنی ماضی محقق الوقوع ہے پس گویا دعاء مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی حقِ طالب علم میں مثل فعل ماضی کے واقع ہوئی۔

سوال دارین سے کیا مراد ہے؟

جواب دنیا و آخرت یعنی نیک بخت کرے تجھ کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بتوفیق عمل خیر اور عقبیٰ میں بہ اَجرِ عملِ خیر۔

سوال دارین کی جگہ پر کونین کیوں نہ کہا؟

جواب کونین عام ہے شامل ہے دنیا و آخرت و زمین و آسمان کو اور اس جگہ مراد خاص ہے یعنی دنیا و آخرت۔

تمہید چونکہ عنوان کلام مصنفؒ سے اتباع مذہب کوفیین سمجھی جاتی ہے کہ ان کے نزدیک اشتقاق مصدر سے صرف فعل ماضی و مستقبل و حال کو حاصل ہے نہ امر وغیرہ کو اور حال یہ ہے کہ مصنفؒ درپے ہے بیان صرف ابنیہ افعال میں بغیر ذکر عوارض کے تو اوّلاً تقسیم فعل کی باعتبار زمانہ کے بغیر صدور تعریف فعل کی باعتماد شہرت کے پس کہا کہ جملہ افعال متصرفہ برسہ گونہ است یہ جملہ اور مابعد اس کے الخ متعلق و مفعول بداں کا ہے پس معنی یہ ہوئے کہ جان تو کہ سب افعال پھرنے والے ہیں ایک صورت سے طرف صورت دوسری کے وہ باعتبار زمانہ کے او پر تین قسم کے ہیں۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے جملہ اقسام کلمہ سے فعل کو ذکر کیا اسم اور حرف کو کس واسطے چھوڑ دیا؟۔

جواب چونکہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چاہا تصنیف کتاب کی علم تصریف میں کہ عبارت ہے اصطلاح میں لفظ یعنی مصدر کا طرف صیغہائے مختلفہ کے تا کہ حاصل ہوں ان سے معنی متفاوت پس ذکر کیا جملہ اقسام کلمہ سے وہ قسم جس میں یہ معانی بہت حاصل تھے یعنی فعل اور ترک کیا اس قسم کو جس میں یہ معانی اصلاً نہیں یعنی حرف اور اس قسم کو کہ جس میں یہ معانی ہوں مگر کم جیسے فافہم۔

سوال مصنفین کا دستور ہے کہ جس چیز کی تقسیم منظور ہوتی ہے اوّلاً اس کی تعریف کرتے ہیں بعد اس کے تقسیم۔ مصنف رحمۃ اللہ علیہ سے دستور کے خلاف فعل سرزد ہوا علاوہ یہ ہے کہ جب تک متعلم کو آگاہی مقسم سے نہ ہو تو اس کی قسموں کو کیوں کر پہچانے گا؟

جواب بجہت شہرت کے ذکر نہ کیا۔

سوال افعال بفتحہ ہمزہ کونسا لفظ ہے؟

جواب جمع فعل بکسر فاء سکون عین ولام ہے اور فعل اصطلاح صرفی میں اس لفظ کو کہتے ہیں جس کی وضع اس واسطے ہو کہ دلالت کرے ایسے معنی پر جس میں ایک زمانہ تین زمانوں میں سے یعنی گزشتہ وآئندہ وحال سے پایا جائے۔

سوال افعال صیغہ جمع کا ہے جملگی اور تمامی کے معنی میں اس وجہ سے احتیاج لفظ جملہ کے لفظ کی نہ رہی پھر کس واسطے لایا؟

جواب پہلا: واسطے تاکید کے۔

جواب دوسرا: افعال جمع قلت ہے اور اطلاق جمع قلت کا تین سے نو تک ہے اور افعال متصرفہ بہت سے ہیں اس لیے واسطے شمول کے مصنف لفظ جملہ کا لایا۔

جواب تیسرا: چونکہ مصنف؎ کو منظور ہوا اپنی کتاب میں بیان کرنا تمام اوزان افعال ثلاثی مجرد کے تو شبہ گزرا کہ اگر یوں کہا جاتا ہے کہ بداں کہ افعال متصرفہ برسہ گونہ است تو اس صورت میں نسبت انقسام کی طرف ثلاثی مجرد کی ہوگی اور ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد اور مزید فیہ خارج ہو جاتے ہیں اس واسطے لفظ جملہ کا لایا تا کہ دلالت کرے تمام اقسام افعال پر خواہ ثلاثی مجرد ہوں خواہ مزید فیہ خواہ رباعی مجرد ہوں خواہ مزید فیہ باعتبار زمانہ برسہ گونہ است۔

سوال متصرفہ کونسا صیغہ ہے؟

جواب صیغہ اسمِ فاعل مشتق تصرف سے یعنی پھرنا ایک صورت سے طرف صورت دوسری کے نہ بفتحہ (ر) کے یعنی اسم

مفعول بمعنی پھیرے گئے ایک حال سے طرف حال دوسرے کے۔

سوال افعالِ متصرفہ اصطلاح میں کس کو کہتے ہیں؟

جواب افعالِ متصرفہ اُن افعال کو کہا جاتا ہے جن کی مصدر سے ماضی ومضارع اور امر ونہی کے صیغے نکلیں۔

سوال مصدر کیا چیز ہے؟

جواب جان تو کہ کلمات عرب تین قسم پر ہیں اسم، فعل اور حرف۔ اسم اس کلمہ کو کہتے ہیں جو دلالت کرے از روئے وضع کے معنی مستقل پر بدوں اقتران کسی زمانہ کے ازمنہ ثلاثہ سے اور یہ دو قسم پر ہے ایک وہ جو کسی سے مشتق نہ ہو اور نہ اس سے کوئی مشتق ہو اور اس کو اسمِ جامد کہتے ہیں جیسے زید وعمرو وبکر وغیرہ۔ دوسرا وہ جو کہ آپ کسی سے مشتق نہیں مگر اس سے دوسرا مشتق ہو اور آخر لفظ ترجمہ فارسی میں اس کے دَن یا تَن ہو اور اردو کے ترجمہ میں حرف نا کا ہو جیسا کہ الضرب زدن میں (دَن) یعنی مارنا وَالْقَتْلُ، کشتن میں (تن) یعنی قتل کرنا اس کو اسمِ مصدر کہتے ہیں پس اس تعریف سے لفظ عنق کا خارج ہو گیا اگرچہ آخر لفظ ترجمہ فارسی میں اس کے کہ بمعنی گردن کے حرف دَن کا موجود ہے مگر ترجمہ اردو اس کا گلا ہے۔ اور فعل اس کلمہ کو کہتے ہیں جو دلالت کرے وضع کے طور پر ایک ایسے معنی پر جس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی ایک زمانہ پایا جائے جیسے "ضَرَبَ" کہ مارا اس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں اور "یَضْرِبُ" مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں۔

سوال فعل کی تعریف میں لفظ مستقل کا کیوں نہیں آیا؟

جواب فعل مرکب ہے مستقل اور غیر مستقل سے اس واسطے کہ فعل باعتبار مصدری معنی کے مصدر کا جزء ہے اور مستقل ہے اور باعتبار نسبت کے طرف فاعل کے اس کے معنی میں ماخوذ ہے اور غیر مستقل ہے۔ اس وجہ سے قیدِ استقلال کی چھوڑ دی گئی۔ اور حرف اس کلمہ کو کہتے ہیں جو وضع کے طور پر دلالت کرے ایسے معنی غیر مستقل پر جس کا سمجھنا غیر کے معنی کے سمجھنے پر موقوف ہو جیسے "مِنْ وَاِلٰی" کہ بغیر ملانے لفظ دوسرے کے معنی اس کے سمجھے نہیں جاتے ہیں جیسا کہ کہا جائے "سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ اِلَی الْکُوْفَةِ" یعنی میں نے بصرہ سے کوفہ تک سیر کی۔

سوال اسم کا نام اسم اور فعل کا فعل اور حرف کا حرف کیوں رکھا؟

جواب کوفیوں کے نزدیک اسم ماخوذ ہے وِسْمٌ سے اور وِسْمٌ کے معنی علامت کے ہے اپنے مسمّی پر جیسے زید کہ دلالت کرتا ہے اپنی ذات پر۔ اور بصریوں کے نزدیک ماخوذ ہے "سِنْوٌ" سے کہ معنی اس کے بلند ہونا ہے اور اسم بھی بلند ہوتا ہے

فعل اور حرف سے اس لیے کہ یہ مسند بھی ہوتا ہے اور مسند الیہ بھی۔ بخلاف فعل کے کہ یہ مسند تو ہوتا ہے مگر مسند الیہ نہیں ہوتا۔ اور حرف نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ۔ اس لیے اسم کو اسم کہتے ہیں۔

اور حرف کو حرف اس لیے کہتے کہ حرف کے معنی طرف کے ہیں اور یہ حرف بھی کنارے یعنی کلام کی طرف میں ہوتا ہے اسم و فعل کے کہ نہ مسند ہوتا ہے اور نہ مسند الیہ جیسے "مِنْ وَ اِلٰی" بلکہ کلام کے طرف میں واقع ہوتا ہے۔ جیسے قول ہے عرب کا کہ "جَلَسْتُ اِلٰی حَرْفِ الْوَادِیْ" یعنی میں وادی کے ایک جانب بیٹھا۔

سوال افعال کو مقید بقید متصرفہ کس واسطے کیا؟

جواب تا کہ خارج ہو جائیں اس سے وہ افعال جو ایسے نہ ہوں کہ ان سے اس جگہ بحث نہیں جیسا کہ "لَیْسَ اور نِعْمَ"۔

فعل دو حال سے خالی نہیں اس میں معنی خبریت کے ہیں یا نہیں۔ اوّل تین قسم پر ہے اگر دال ہے زمانہ گزشتہ پر تو ماضی ہے اور اگر دال ہے زمانہ آئندہ پر تو مستقبل ہے اور اگر دال ہے زمانہ موجودہ پر تو حال ہے۔ اور قسم ثانی تقسیم اوّل کے اعتبار سے دو طرح پر ہے اگر اس میں معنی طلبِ فعل کے ہیں تو امر ہے اور اگر معنی ترکِ طلبِ فعل کے ہیں تو نہی ہے۔ پس یہ پانچ قسمیں ہیں۔

سوال مصنفؒ نے برسہ گونہ است کیوں کہا؟

جواب پہلا: مصنفؒ نے تقسیمِ فعل کی باعتبارِ زمانہ کے کی کہ زمانہ اس کے ساتھ مقترن ہے اور زمانہ تین قسم پر ہے گزشتہ یا حال یا استقبال۔

جواب دوسرا: امر و نہی داخل ہیں مستقبل میں اس واسطے کہ یہ دونوں ماخوذ ہیں مضارع سے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مضارع بھی ماضی سے ماخوذ ہے تو اس کو تقسیم میں کس لیے داخل کیا گیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسے تقسیم میں زمانہ کی تقسیم کے لحاظ سے داخل کیا گیا کیونکہ زمانہ تین قسم پر ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل۔

جواب تیسرا: یہ دونوں مستقبل میں داخل ہیں اس لیے کہ اگر مستقبل مقترن ہے معنی اخباریہ کو تو اس کا نام مضارع ہے اور اگر مقترن ہے معنی انشائیہ کو یعنی طلب فعل و طلبِ ترکِ فعل تو اس کا نام صورت اوّل میں امر اور صورتِ ثانیہ میں نہی ہے۔

سوال مصنفؒ کے کلام سے سمجھا جاتا ہے کہ ہر ایک فعل متصرفہ تین قسم پر ہے پس لازم آتا ہے کہ فعل ماضی بھی تین قسم پر ہو یعنی ماضی، مستقبل اور حال۔ ایسے ہی فعل مستقبل ایسے ہی فعل حال اور یہ باطل ہے۔

جواب یہاں مراد جنسِ افعال متصرفہ ہے اور لفظ جملہ کالا تنبیہ ہے اس بات پر کہ مقسم عام ہے۔

تمہید چونکہ مصنف ؒ نے تقسیم فعل کی باعتبار زمانہ کے کی اس لیے کہ تصریح کر دی ساتھ قول اپنے کے۔ کہا ماضی و مستقبل و حال یعنی جنس فعل کی باعتبار زمانہ کے تین طرح پر ہے۔ ماضی ہے یا مستقبل یا حال ہے۔

سوال ماضی کو ذکر میں مقدم کیوں کیا؟

جواب اس واسطے کہ زمانہ ماضی کا مقدم ہے اور زمانوں پر جیسا کہ "ضَرَبَ" کے معنی ہیں مارا اُس ایک مرد نے زمانہ گزرے ہوئے میں۔ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح، از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"

سوال اس وجہ سے تو چاہیے کہ حال مقدم ہو استقبال پر۔

جواب پہلا: چونکہ زمانہ حال متوسط ہے زمانہ گزشتہ اور آئندہ میں اور سمجھنا متوسط کا بغیر طرفین کے سمجھنے کے دشوار ہے اس واسطے ماضی اور مستقبل کو پہلے ذکر کیا۔

جواب دوسرا: چونکہ زمانہ حال کا موجود فی الذہن ہے نہ کہ فی الخارج۔ اس لیے کہ ابتداء زمانہ کی ماضی سے ہے اور انتہاء زمانہ استقبال پر ہے۔ اسی لیے مستقبل کو ماضی کے بعد اور حال سے پہلے ذکر کیا۔

تمہید چونکہ امر و نہی، اسم فاعل اور اسم مفعول تقسیم مذکور میں داخل تھے اس لیے کہا وہر چہ جز ایں سہ چیز است متفرع است ہم ازیں سہ یعنی جو کہ سوائے ماضی و مستقبل و حال کے ہے مثل امر و نہی وغیرہ کے وہ خارج نہیں ہے ان تینوں سے بلکہ ان تینوں سے ہی نکلنے والی ہیں۔

سوال تفرع امر وغیرہ کا مضارع سے ہے پس کہنا مصنف ؒ کا متفرع است ہم ازیں سہ مناسب نہیں معلوم ہوتا؟

جواب پہلا: اکثر یہ قاعدہ ہے کہ عام بول کر مراد خاص لیتے ہیں یا مطلق بولنے سے مراد فرد کامل ہوتا ہے۔

جواب دوسرا: چونکہ مضارع متفرع ہے ماضی سے، اسم فاعل، اسم مفعول اور امر و نہی وغیرہ متفرع ہیں مضارع سے جیسا کہ آگے ذکر ہوگا۔ پس اس وجہ سے کہہ سکتے ہیں کہ امر وغیرہ ماضی سے متفرع ہے اور یہ بات ثابت ہے "جُزْءُ الْجُزْءِ جُزْءُ الْکُلِّ انتھیٰ" یعنی جزء کی جزء کل کی جزء ہوتی ہے۔

سوال متفرِّع کونسا لفظ ہے؟

جواب صیغہ اسم فاعل ہے تفرُّع سے یعنی باہر آنا کسی چیز سے۔

سوال مصدر و جامد سوائے ان تینوں کے ہیں حالانکہ متفرع نہیں؟

جواب مصنف ؒ کے قول سے مراد وہر چہ جز ایں سہ چیز است۔۔۔ الخ مشتقات ہیں مثل امر و نہی، اسم فاعل اور اسم مفعول

وغیرہ کے بقرینہ لفظ متفرع کے اس لیے کہ مصدر و جامد کو تفرع نہیں ہے۔

تمہید مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب فعل مطلق کی تقسیم سے فارغ ہوئے تو چاہا کہ بیان کرے تعریف ہر ایک کی اور احکام اس کے پس کہا: اما ماضی فعلے را گویند کہ بزمانہ گزشتہ تعلق دارد۔ یعنی ماضی اس فعل کو کہتے ہیں جو دلالت کرے گزرے ہوئے زمانے پر۔ پس ماضی فعلے را گویند کی قید سے اسمائے افعال خارج ہو گئے۔

سوال اس فعل کا نام ماضی کیوں رکھا؟

جواب ماضی اسم فاعل کا صیغہ "مَضٰی" سے بمعنی گزرنا۔ جیسا کہ کہا جاتا ہے "مَضٰی الْوَقْتُ" یعنی وقت گزر گیا۔ اس فعل میں بھی گزرا ہوا زمانہ لیا گیا ہے تاکہ مناسبت ثابت ہو جائے۔

سوال کلمہ "لَمْ" جس وقت مضارع پر داخل ہو تو فعل جحد ماضی منفی کے معنی پیدا کرتا ہے جیسے "لَمْ یَضْرِبْ" یعنی نہیں مارا اس ایک مرد نے زمانہ گزرے ہوئے میں۔ صیغہ واحد مذکر غائب، فعل جحد ماضی منفی معلوم۔ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ۔ پس تعریف ماضی کی اس مضارع پر صادق آئی؟

جواب دلالت کرنا گزرے ہوئے زمانے پر بسبب عارضہ داخل ہونے کلمہ لم کے ہے نہ باعتبار اصل وضع کے اور مراد گزرے ہوئے زمانے سے تعلق رکھنے سے تعریف ماضی میں تعلق بالوضع ہے اور نہ بالعارض۔

سوال تعریف ماضی کی "لَیْسَ وَنِعْمَ وَبِئْسَ" پر اور مانند ان کے صادق نہیں آتی اس لیے کہ زمانہ ماضی کا ان سے سمجھا نہیں جاتا؟

جواب خالی ہونا ان کا زمانہ ماضی سے ایک امر عارضی ہے اور اصل وضع میں یہ مقترن ہیں ساتھ زمانہ کے۔

تمہید اور جب مصنف تعریف سے فارغ ہوا تو اس کے حکم کے بیان میں شروع ہوا پس کہا: وآخر او مبنی باشد بر فتحہ۔ یعنی فعل ماضی کا آخر مبنی بر فتحہ ہوتا ہے یعنی بنا کیا گیا او پر فتحہ کے یعنی بسبب داخل ہونے احوال مختلفہ کے حرکت متغیر نہیں ہوتی۔

سوال مبنی کیا لفظ ہے؟

جواب صیغہ اسم مفعول ہے اصل اس کی "مَبْنُوْیٌ" تھی تو قاعدے کی بنا پر جب واؤ اور یا ایک کلمہ میں جمع ہوئے تو پہلا ان کا ساکن ہے یعنی واؤ۔ اس واؤ کو یا کیا اور یا کو یا میں ادغام کیا اور اب یا کے ماقبل کو کسرہ دیا تو "مَبْنِیٌّ" ہو گیا۔

سوال اصطلاح میں مبنی کس کو کہتے ہیں؟

جواب جان تو کہ کلمات عرب دو قسم پر ہیں۔ معرب و مبنی۔ معرب اس کو کہتے ہیں جس کا حکم اور اثر یہ ہے کہ مختلف ہو آخر

اس کا ساتھا اعراب بالحرکت کے یا اعراب بالحروف بسبب اختلاف عوامل کے جو داخل ہوں اس معرب پر عمل میں مثل "جَآءَنِیْ زَیْدٌ وَّاَبُوْهُ وَ رَاَیْتُ زَیْدًا وَّاَبَاهُ وَ مَرَرْتُ بِزَیْدٍ وَّ اَبِیْهِ" اور مبنی وہ لفظ ہے کہ آخر اس کا بسبب دخول عوامل مختلفہ کے عمل میں متغیر نہ ہو جیسے "ضَرَبَ" ماضی اور "اِضْرِبْ" امر۔ پس مبنی اصل ماضی، امر اور حروف ہیں۔

سوال ماضی مبنی کیوں ہوا؟

جواب پہلا: بنا فعل میں اصل ہے حاجت استفسار کی نہیں ہے جیسا کہ لکھا رضی نے۔

جواب دوسرا: وہ معانی کہ موجب معرب ہونے کے ہیں۔ اس میں موجود نہیں ہیں اس لیے کہ موجب اعراب کی فاعلیت و مفعولیت و اضافت ہے اور فعل ماضی نہ فاعل فعل کا ہوتا ہے نہ مفعول اور نہ مضاف، مضاف الیہ۔ اور ایسے ہی حکم دوسرے افعال اور حروف کا ہوگا۔

سوال فعل مبنی ہے اور بنا میں اصل سکون ہے اس لیے کہ سکون عبارت ہے عدم حرکت سے اور بنا عبارت ہے عدم اعراب سے اور مناسبت عدم کو ساتھ عدم کے ہوتی ہے پس ماضی مبنی بالحرکت کیوں؟

جواب بسبب رعایت ماضی کے ساتھ اسم فاعل و اسم مفعول کے صفت واقع ہونے میں نکرہ کی جیسے "مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَامَ" کے جیسا کہ "مَرَرْتُ بِرَجُلٍ قَائِمٍ" ہے

سوال مشابہت اسم کی کس لیے فعل کو بنا سے خارج کرتی ہے؟

جواب جب اسم معرب اصل ہے گو کہ ماضی کو معرب نہیں کرتا ہے مگر اصل بنا کو ضعیف کرتا ہے پس اصل بنا سے خارج ہوا۔

سوال بنا میں اصل سکون کیوں ہے؟

جواب اس لیے کہ بنا ضد اعراب کی ہے اور اعراب میں اصل حرکت ہے اور ضد حرکت کا سکون ہے۔ پس سکون بنا میں اصل ٹھہرا۔

سوال ماضی مبنی فتحہ پر کیوں ہوا ضمہ یا کسرہ پر کیوں نہ ہوا؟

جواب پہلا: فتحہ اخف حرکات کا ہے اور فعل باعتبار معنی کے اثقل ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر حدث و نسبت بفاعل بزمان کے پس ثقیل کو خفیف دیا تا کہ اعتدال ہو۔

جواب دوسرا: فتحہ جز الف کا ہے کہ دو فتحہ سے پیدا ہوتا ہے اور الف ہمیشہ ساکن ہے پس سکون اور فتحہ میں مناسبت ہوئی۔ اس لیے فتحہ دیا۔ یا یوں تقریر کیجیے کہ فتحہ اخت سکون کا ہے خفت میں بخلاف ضمہ و کسرہ کے چونکہ فتحہ اخف حرکات کا

ہے اس لیے فتحہ دیا۔

سوال ماضی کو مثل مضارع کے اعراب کیوں نہ دیے؟

جواب اس لیے کہ مضارع زیادہ مشابہ ہے اسم فاعل کے ساتھ لفظ و معنی و استعمال کے جیسا کہ آگے آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ بخلاف ماضی کے کہ مشابہت اسم کے ساتھ نہیں رکھتا مگر فقط وقوع صفت نکرہ میں جیسا کہ گزرا۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مبنی بر فتحہ کہا بر نصب کیوں نہ کہا؟

جواب جاننا چاہیے کہ ہر ایک پیش، زبر اور زیر کے کلام عرب میں دو دو لقب ہیں۔ رفع ضمہ، فتحہ نصب، جر کسرہ۔ پس لقب اول خاص حرکت معرب کو دیا اور دوسرا لقب حرکت مبنی کو دیا اور جب اطلاق اس کی حرکت معرب پر بھی آتی ہے۔ پس یہ لقب عام ہے اس لیے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بیان حکم ماضی میں فتحہ کہا اور مضارع میں کہ معرب ہے بیان حکم میں کہا کہ آخر او مرفوع باشد اور ایسے ہی جزم عام ہے اور سکون خاص ماضی میں سے۔

تمہید چونکہ تعریف ماضی کی اور حکم اس کا بیان کر چکا تو چاہا کہ عدد حروف اصلیہ اس کے کی کہ یہ بھی ایک علامت ہے علامت ماضی سے اور اسی ضمن میں تقسیم ماضی کی باعتبار حروف کے طرف ثلاثی و رباعی کے۔ بیان کرے تو یہ کہا کہ "قَلَّتْ حُرُوْفُهٗ اَوْ كَثُرَتْ" یعنی کم ہوں حروف اصلی اس فعل ماضی کے یعنی تین ہوں یا زیادہ یعنی چار ہوں اول کو ثلاثی دوسرے کو رباعی کہتے ہیں۔ وجہ تسمیہ ان کی ظاہر ہے۔

سوال حد قلت حروف اور کثرت حروف کی کیا ہے؟

جواب جان تو کہ قلت حروف کی حد تین حروف ہیں کہ اس سے کم کوئی فعل نہیں ہوتا مگر تعلیل و حذف کے بعد جیسے۔ "قِ" اور کثرت حروف کی حد چھ حروف ہیں۔ چھ حروف زیادہ والا کوئی صیغہ نہیں پایا گیا۔

فائدہ مصدر و فعل و سائر مشتقات دو قسم پر ہیں۔ ثلاثی و رباعی اور ہر ایک ان میں سے دو طرح پر ہے مجرد و مزید فیہ۔ لیکن مصدر و مشتق مجرد و مزید فیہ ہونے میں تابع فعل ماضی اپنی کے ہیں۔ ثلاثی مجرد اس لفظ کو کہتے ہیں کہ جس کی ماضی میں تین حرف اصلی ہوں جیسا کہ "اَلضَّرْبُ وَ ضَرَبَ" اور مزید فیہ وہ لفظ ہے کہ جس کی ماضی میں تین حرف اصلی سے کوئی حرف زائد ہو جیسے "اَكْرَمَ"۔ اور رباعی مجرد وہ لفظ ہے جس کی ماضی میں چار حرف اصلی سے کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے "اَلْبَعْثَرَةُ وَ بَعْثَرَ" اور رباعی مزید فیہ اس لفظ کو کہتے ہیں جس کی ماضی میں چار حرف اصلی سے کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے "اَلتَّدَحْرُجَةُ وَ تَدَحْرَجَ"۔ جاننا چاہیے کہ زیادتی اصل میں تین حرف سے زیادہ نہیں ہوتی جیسے ثلاثی مزید فیہ کے

ایک حرف جیسے "اَکْرَمَ" دوحرف جیسے "اِحْمَرَّ" تین حرف جیسے "اِسْتَغْفَرَ" مثال رباعی مزید فیہ کے ایک حرف کی جیسے "تَدَحْرَجَ" اور دوحرف کی جیسے "اِحْرَنْجَمَ" اور کلام عرب میں بحسب استقراء کے چھ حرف سے زیادہ نہیں پایا گیا۔

سوال "یَسْتَنْصِرَانِ یَسْتَنْصِرُوْنَ" اور مثل ان کے میں چھ حرف سے زیادہ ہیں۔

جواب اوپر کی عبارت سے معلوم ہو چکا ہے کہ عبارت میں زائد وغیر زائد ہونے میں اعتبار فعل ماضی معلوم کے صیغہ واحد مذکر غائب کا ہے۔ اس میں جس قدر زائد ہوں اسی کا اعتبار ہے۔ دوسرے صیغوں میں زیادتی کا اعتبار نہیں۔

سوال مصنف کا قول مگر بعارض کے کہ مابعد میں آتا ہے متعلق مبنی بر فتح ہے۔ اب سبب آنے جملہ "قُلْتُ حُرُوْفُہٗ ۔۔۔ الخ" کے بعید ہو گیا۔ اس صورت میں مصنف کو لازم تھا کہ اس قول کو بعد قول اپنے مگر بعارض کے نقل کرتا تو عبارت مربوط ہو جاتی۔؟

جواب پہلا: عارض مانع فتحہ کا مثلا واؤ "فَعَلُوْا" کا عارض اور صیغہ معروض ہے اور وجود معروض کا مقدم ہے وجود عارض پر اس لیے یہ جملہ بیان صیغہ میں لایا۔

تمہید شبہ ہوتا تھا کہ آخر مبنی کا بالحرف ہو یا بالحرکت متغیر نہیں ہوتا کسی کے سبب سے پس فتحہ ماضی کا بھی متغیر نہ ہوگا حالانکہ صیغہ جمع مذکر و جمع مونث غائبہ الخ میں تغیر ہوا ہے اس لیے دفع کیا ساتھ اس قول اپنے کے مگر بعارض یعنی فتحہ متغیر نہیں ہوتا ہے۔ یہ کلام استثناء ہے مبنی بر فتحہ سے یعنی ہر وقت میں آخر ماضی کا مفتوح ہوتا ہے مگر وقت عارض ہونے کسی عارض کے فتحہ باقی نہ رہے گا جیسا کہ لاحق ہو واؤ جمع یا ضمیر فاعل کی متحرک جیسے "فَعَلُوْا وَ ضَرَبُوْا"۔ واؤ جمع کا واحد میں لائے اس کی مناسبت سے لام کو ضمہ دیا اور مثل "فَعَلْنَ۔۔ الخ" کے لام کو ساکن کیا تا توالی اربع حرکات کی لازم نہ آئے۔

فائدہ جاننا چاہیے کہ صیغہ کے اوپر سے کوئی چیز آئے یا آخر میں ملحق ہو دونوں کو عارض کہتے ہیں جیسا کہ آگے تعریف مضارع میں معلوم ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ مگر یہاں عارض کے معنی لحوق کے یعنی آخر میں ملنا اس واسطے کہ ماضی میں کوئی چیز متغیر کرنے والی اوپر سے نہیں آتی ہے۔

تمہید چونکہ فارغ ہوا مصنف رحمۃ اللہ علیہ تعریف ماضی اور حکم و تقسیم اس کی سے طرف ثلاثی مجرد و رباعی مجرد کے تو چاہا کہ بیان کرے اوزان دونوں قسموں کے واسطے اظہار مضمون بالا کے تو کہا "فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعْلَلَ" یعنی کیا اس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں۔ تین صیغے پہلے ثلاثی مجرد کے ہیں اور چوتھا صیغہ رباعی مجرد کا ہے۔

سوال کس واسطے مثال قلت کی تین اور مثال کثرت کی ایک آئی؟

جواب پہلا: چونکہ صحیح ثلاثی مجرد کے بعد تفحص کے تین طرح پر یعنی مفتوح العین و مکسور العین و مضموم العین پایا اور صیغے رباعی کے ایک وزن پر تو مصنف نے اسی طریقے پر موزون بہ مذکور کیے۔

جواب دوسرا: فای ثلاثی مجرد متحرک ہوتا ہے اس واسطے کہ ابتداء بسکون لازم نہ آئے چونکہ فتحہ اخف حرکات کا ہے اس کو دیا گیا۔ اور فتحہ لام کا بجہت بنا کے ہے جیسا کہ معلوم ہو چکا اور تحرک عین کا بجہت التقائے ساکنین کے وقت ملنے ضمیر مرفوع کے مثل "فَعَلْتُ" کے اور حرکت تین طرح پر ہے ضمہ، کسرہ اور فتحہ۔ پس لانا تین وضع کا تنبیہ ہے اس بات پر چونکہ فتحہ اخف حرکات کا ہے اور اکثر موزوں بہ اسی کا مستعمل ہے۔ اسی لیے آئندہ میں گردان مفتوح العین کے بیان کی اور رباعی مجرد میں فا کلمہ تھا بوجہ مذکور اور لام آخر بوجہ بنا مذکور کے اور فتحہ لام اول کا اس واسطے ہے کہ سکون مستلزم ہے التقائے ساکنین کو وقت ملنے ضمیر بارز کے مثل "فَعَلْتُ" کے اور فتحہ اخف حرکات کا ہے اور سکون عین کا واسطے کراہت توالی اربع حرکات کے کہ کلمہ واحدہ میں لازم نہ آئے۔

تمہید مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب موزون بہ سے فارغ ہوا تو چاہا کہ بیان کرے موزون کو پس کہا بطریق لف ونشر مرتب کے جیسے "ضَرَبَ بر وزنِ فَعَلَ" مفتوح العین کے وزن پر مارا اس ایک مرد نے زمانہ گزشتہ میں "سَمِعَ بر وزنِ فَعِلَ" مکسور العین کے وزن پر سنا اس ایک مرد نے گزرے ہوئے زمانہ میں "کَرُمَ بر وزنِ فَعُلَ" مضموم العین کے وزن پر بزرگ ہوا وہ ایک مرد گزرے ہوئے زمانہ میں "بَعْثَرَ بر وزنِ فَعْلَلَ" مفتوح العین کے وزن پر یعنی اٹھا وہ ایک مرد زمانہ گزرے ہوئے میں۔

فائدہ جان تو کہ اقسام اسم و فعل کی بہت ہیں اسی جہت سے صیغے اوزانِ مختلفہ پر پائے گئے اور احاطہ جمیع الفاظ کا محال ہے پس ضرورت ہوئی وزن کرنا یعنی برابر کرنا ایک لفظ کا ساتھ لفظ دوسرے کے حروف و حرکات و سکنات میں تا کہ امتیاز ہو حرفِ اصلی و زائد میں اس لیے صرفیوں نے واسطے وزن کرنے کلمات کے فا، عین، لام کو قرار دیا تا کہ کلمہ کو اس سے پہچانے۔ پس اول کو موزون اور ثانی کو موزون بہ نام رکھا۔ اور صرفیوں کی اصطلاح ہے کہ جو حرف موزون کا ف کے مقابلہ میں ہو اس کو فا کلمہ اور جو عین کے مقابلہ میں ہو عین کلمہ اور جو لام کے مقابلہ میں ہو اس کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ اسی طرح رباعی میں جو لام اول کے مقابلہ میں ہو اس کو لامِ اول کہتے ہیں اور جو لام ثانی کے مقابلہ میں ہو اس کو لام ثانی کہتے ہیں اور جس موزون بہ میں کہ تین لام مکرر ہوں اگر لام ثالث کے مقابل ہو لام ثالث کہتے ہیں جیسا کہ بعض اسم جامد میں ہے۔

سوال حرف اصلی اصطلاح میں کس کو کہتے ہیں؟

جواب وہ حرف کہ جمیع گردان کلمہ میں بشرط عدم مانع مثل قلب وحذف کے پایا جائے عندالوزن۔ مقابل فاوعین ولام کے آئے وہ اصلی ہے اور زائد جوان کے مقابلے میں نہ آئے۔ مثلاً "یکرمُ" او پر وزن "یفعلُ" کے۔ پس "کاف" اور "را" اور "میم" مقابل فاوعین ولام کے اصلی ہیں اور "یا" زائد ہے۔

سوال فاوعین ولام کو وزن میں کس واسطے خاص کیا؟

جواب اس لیے کہ مخارج تین ہیں۔ شفت وحلق ووسط اور کوئی اسم اور فعل خالی ایک ایک حرف مخرج حروف سہ گانہ سے نہیں ہے۔ ایک ہوگا یا دو یا تینوں اور فعل میں تو تینوں موجود ہیں۔ "فا" شفتی، "عین" حلقی اور "لام" وسطی۔

سوال حروف لفظ عمل کے بھی تین مخرج سے ہیں اس لیے کہ مخرج میم مابین دولبوں کے ہے اور عین حلقی ولام وسطی پس فعل کو خاص کیوں کیا؟

جواب اس لیے کہ فعل مثال ہے جمیع افعال پر کہ "ضرب و کرم" اور اس کے سوا پر اطلاق فعل کا کر سکتے ہیں نہ لفظ عمل کا کہ اطلاق اس کا نہیں آیا ہے یعنی نہیں کہا جاتا ہے کہ کَرُمَ عَمَلَ ہے بلکہ کہا جاتا ہے "کَرُمَ فَعُلَ" ہے۔

سوال ان حروف کو اس ترتیب سے کیوں اختیار کیا دوسری ترتیب کیوں نہ اختیار کی مثل علف وغیرہ کے؟

جواب پہلا: جو مذکور ہو چکا جواب سوال لفظ عمل میں۔

جواب دوسرا: کوئی فعل کردن کے معنی سے خالی نہیں جس کا معنی اردو میں کرنا ہے اور یہ معنی فعل کا ترتیب مذکور کے علاوہ دوسری ترتیب میں نہیں پایا جاتا مثل علف (گھاس) کے اور باقی تراتیب مہمل ہیں پس ہونا عموم معنی کا مرجح ہے اس ترتیب کے تعین کرنے کا۔

سوال موزون بہ رباعی میں کس واسطے لام مکرر ہوا؟

جواب اس لیے کہ صیغہ ثلاثی پر ایک حرف بڑھانے سے رباعی ہوتا ہے اور زیادتی کا احق لام کلمہ ہے چونکہ آخر کلمہ لام ہے اس لیے لام کو مکرر کیا۔

تمہید چونکہ مصنف ماضی کی تعریف سے فارغ ہوا تو مستقبل کی تعریف شروع کی پس کہا: اما مستقبل فعلے را گویند کہ بزمانہ آیندہ تعلق دارد۔ یعنی مستقبل اس فعل کو کہتے ہیں جو آنے والے زمانے پر دلالت کرے۔ جیسے "یَضْرِبُ" یعنی مارے گا وہ ایک مرد زمانہ آنے والے میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔

سوال ایسے فعل کو مستقبل کس واسطے کہتے ہیں؟

جواب اس لیے کہ فعل مستقبل بالکسر اسم فاعل ہے استقبال سے بمعنی پیش آنا اور اس فعل میں بھی زمانہ آئندہ ماخوذ ہے پس مناسبت متحقق ہوئی۔

سوال یہ تعریف مستقبل کی امر پر بھی صادق آتی ہے تو یہ تعریف مانع نہ ہوئی؟

جواب یہاں مراد حدث سے اخبار حدث ہے نہ کہ انشائے حدث اور امر میں انشائے حدث ہوتا ہے نہ کہ اخبار حدث۔

سوال تعریف مستقبل کی اس ماضی پر بھی صادق آتی ہے جس پر حرف شرط داخل ہو جیسے "اِنْ ضَرَبْتَ ضَرَبْتُ" اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا، میں؟

جواب یہ دلالت بسبب عارضہ دخول حروف شرط کے ہے نہ کہ باعتبار وضع کے اور مراد تعلق بزمانہ آئندہ سے تعریف مستقبل میں معتبر تعلق وضعی ہے۔

تمہید جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ فعل مستقبل کی تعریف سے فارغ ہوا تو اب اس کے حکم کے بیان کی طرف متوجہ ہوا۔ پس کہا: وآخر او مرفوع باشد۔ یعنی فعل مستقبل کا آخر مرفوع ہوتا ہے۔ یعنی لام کلمہ فعل مستقبل کا مرفوع ہوگا۔ لفظ مرفوع کا لانا اشارہ ہے فعل مستقبل کے معرب ہونے پر یعنی مختلف ہوتا ہے آخر اس کا بسبب اختلاف عوامل مختلفہ کے عمل میں۔

سوال جب فعل مستقبل معرب ہے تو عاملِ رافع یہاں کون سی چیز ہے؟

جواب عامل رافع یہاں معنوی ہے یعنی خالی ہونا اس کا عواملِ ناصبہ اور جازمہ سے بھی۔ یہ قول اکثر کوفیین کا ہے اور نزدیک بعض بصریین کے عاملِ رافع اس کا واقع ہونا اسم فاعل کی جگہ پر ہے۔

سوال معنی موجبہ اعراب یعنی فاعلیت ومفعولیت واضافت کا فعل مستقبل میں مفقود ہے پھر اسکے معرب ہونے کی کیا وجہ ہے؟

جواب اس کو مشابہت تامہ ہے اسم فاعل کے ساتھ عدد حروف وحرکات وسکنات ودخول لام تاکید میں جیسے "اِنَّ زَیْدًا لَیَقُوْمُ وَاِنَّ زَیْدًا لَقَائِمٌ" اور نکرہ کی صفت واقع ہونے میں بھی جیسے "مَرَرْتُ بِرَجُلٍ یَضْرِبُ وَ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ" اور قول مصنف کا مگر بعارض استثناء ہے اس قول سے وآخر او مرفوع باشد یعنی آخر فعل مستقبل کا ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے مگر کسی کے سبب سے جاتا بھی رہتا ہے مثل داخل ہونے عامل ناصب و جازم کے جاتا رہتا ہے۔ جیسے "لَنْ یَضْرِبَ وَلَمْ یَضْرِبْ" کے اور ملنے بعض ضمائر کے مثل "یَفْعَلَانِ وَیَفْعَلْنَ وَ تَفْعَلِیْنَ" کے یہاں عارض سے مراد وہ نون ہیں یعنی او پر صیغہ کے آنے والا اور آخر سے ملنے والا جیسا کہ او پر گزرا ہے۔

علامہ تفتازانی نے کہا کہ مضارع با نون ضمیر جمع مؤنث مبنی ہے اس لیے کہ معرب ہونا اس کا بسبب مشابہت تامہ کے ہے ساتھ اسم فاعل کے جب کہ متصل ہونا نون ضمیر جمع مؤنث کا فعل کے ساتھ خاص ہے۔ ترجیح فعلیہ کو دی گئی پس اپنی اصل پر کہ بنا ہے راجع ہوا اور مضارع با نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ مبنی ہے بسبب شدت اتصال نون کے کہ بمنزلہ جز کلمہ کے ہوا ہے پس اس صورت میں اگر اعراب قبل نون کے دیا جائے تو وسط کلمہ میں لازم آتا ہے اگر اوپر نون کے آئے تو لازم آتا ہے اوپر حرف کے کہ مبنی اصل ہے۔

تمہید مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو ماضی کی طرح موزون بہ اور موزون بیان کرنا واسطے تقسیم مبتدی کے منظور ہوا۔ اس لیے کہا چوں "یَفْعِلُ وَیَفْعَلُ وَیَفْعُلُ وَیُفَعْلِلُ" یعنی کرے گا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں اور وجہ لانے تین صیغہ ثلاثی اور ایک واسطے رباعی کے ماضی کی بحث میں مذکور ہو چکی پس بعد ترتیب موزون بہ کے موزونات کا بیان کیا۔ جیسے "یَضْرِبُ" بروزن یَفْعِلُ" مکسور العین کے وزن پر۔ مارے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں "یَسْمَعُ" مفتوح العین کے وزن پر، سنے گا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں "یَکْرُمُ" مضموم العین کے وزن پر، بزرگ ہوگا وہ ایک مرد زمانہ آئندہ میں "یُبَعْثِرُ" بروزن یُفَعْلِلُ" اٹھائے گا وہ ایک مرد زمانہ آنے والا میں۔

تمہید چونکہ مصنف تعریف مستقبل سے فارغ ہوا تو حال کی تعریف شروع کی پس کہا: اما حال فعلے را گویند کہ بزمانہ موجود تعلق دارد۔ یعنی حال اس فعل کو کہتے ہیں جو دلالت کرے اوپر حادث ہونے ایسے امر کے جس کے ساتھ زمانہ موجود کو علاقہ ہو یعنی سمجھا جائے اس لفظ سے پایا جانا اس امر کا زمانہ موجود میں جیسے "یَفْتَحُ" یعنی کھولتا ہے وہ ایک مرد زمانہ موجود میں اور آخر اس کا بھی مرفوع ہوتا ہے مگر کسی عارضہ کے سبب سے رفع متبدل ہو جاتا ہے جس طرح صیغہ استقبال میں۔

تمہید چونکہ صیغۂ حال واستقبال کے ایک صورت پر ہیں اور اوزان اس کے جداگانہ نہیں پائے گئے اس لیے امثلہ مثل ماضی و مستقبل کے بیان نہ کیں کہ تحصیل حاصل کی ہے لہٰذا اشارہ کیا ساتھ قول اپنے کے کہ صیغہ حال ہمچو صیغہ استقبال است۔ یعنی صیغہ حال کا مانند صیغہ استقبال کے ہے۔

سوال لفظ صیغہ کے اصل معنی کیا ہیں اور کس کو کہتے ہیں؟

جواب صیغہ کی اصل "صِوْغَۃٌ" تھی واؤ یا میں تبدیل ہوئی تو صیغہ ہوا۔ لغوی معنی زر در بوتہ انداختن (سونا کو کٹھالی میں ڈالنا) کے ہیں اور زرگری کردن کے معنی بھی آتے ہیں یعنی آراستہ کرنا کسی چیز کا سونے سے۔

سوال زرگری وصیغہ کے درمیان مراد الفاظ مختلفہ سے مناسبت کیا ہے؟

جواب مناسبت دونوں میں پیدا ہونا کسی چیز کا جیسا کہ بھت زرگری زر کی اشکال مختلفہ زیور کی حاصل ہوتی ہیں ویسے ہی اختلاف صیغہ کے سبب حرکات وسکنات کے معانی مختلفہ پیدا ہوتے ہیں اور صیغہ کے معنی اصل کے بھی آئے ہیں بولا جاتا ہے "وَهُوَ مِنْ صِيغَةٍ كَرِيمَةٍ" یعنی وہ اصل بزرگ سے ہے۔ ایسے ہی منتہی الارب میں لکھا ہے۔

سوال صیغہ اصطلاح میں کیا چیز ہے؟

جواب اصطلاحِ صرف میں صیغہ عبارت ہے ایسی ہیت سے جو حاصل ہو کلمہ کو حروف کی ترتیب سے حرکات وسکنات کے ساتھ۔

سوال تعریف صیغہ کیا ہے؟

جواب صیغہ اصطلاحِ صرف میں عبارت ہے ایک ہیئت سے کہ حاصل ہو کلمہ کو بسبب ترتیب حروف کے مع حرکات وسکنات کے۔

سوال لفظ "قِ" کہ امر ہے "تَقِيْ" سے ترتیب حروف کی یہاں کہاں ہے؟

جواب ترتیب اصلی کا اعتبار ہے اصل اس کی "اِوْقِيْ" تھی۔

سوال "اِوْقِيْ" میں سکنات کہاں ہے؟

جواب مراد سکنات سے جنس سکون کی ہے نہ تعدد سکون کا۔

سوال ہچو حرف تشبیہ کا ہے مغائرت مشبہ ومشبہ بہ میں چاہیے جیسا کہ کاف "زَيْدٌ كَالْاَسَدِ" میں اور صیغہ حال کا عین استقبال کا ہے پس تشبیہ کس رو سے ہوئی؟

جواب تشبیہ میں فی الجملہ مغایرت کافی ہے وہ موجود ہے۔ اس لیے کہ معنی حال کے غیر معنی استقبال کے ہیں۔ پس صیغہ باعتبار معنی حالیت کے مغائر ہے صیغۂ استقبال سے۔

سوال تشبیہ میں کتنی چیزیں چاہییں؟

جواب تشبیہ میں چار چیزیں چاہییں: مشبہ، مشبہ بہ، حروف تشبیہ اور وجہ تشبیہ۔

چنانچہ صیغہ حال مشبہ ہے یعنی تشبیہ دیا گیا اور صیغہ استقبال مشبہ بہ ہے کہ صیغہ حال کو اس کے ساتھ تشبیہ دی اور کلمہ ہچو کا حرف تشبیہ کا اور وجہ تشبیہ کے ہونا ان دولفظوں کا کہ صیغہ مشترک ہے۔

سوال مشبہ بہ قوی ہوتا ہے مشبہ سے اور اس مقام میں استقبال کہ مشبہ بہ ہے کس واسطے قوی نہیں؟

جواب اس واسطے کہ صیغہ مضارع کا نزدیک محققین کے موضوع ہے واسطے حال کے اس لیے کہ اگر کہے متکلم بغیر قرینہ کے

دلالت کرتا ہے زماں حال یا استقبال پر مثلاً "زَیْدٌ یُصَلِّیْ" تو سمجھے جائیں گے معنی حال کے۔

سوال اگر چہ واسطے جواز تشبیہ کے کرنا فرق اعتباری کا بحسب المعنی جائز ہے لیکن یہ تشبیہ ناقص ہے خالی تکلیف سے نہیں کہ جواب شافی چاہیے؟

جواب پہلا: لفظ ہچوں وچوں کا اگر چہ بمعنی مثل کے ہے لیکن کبھی مراد ماقبل ومابعد سے ایک ہی ہوتا ہے مثل اس مصرع کے۔

~ پیشوائے چوں مصطفیٰ داریم

جواب دوسرا: ہچوں کے معنی ہماں کے بھی آتے ہیں اسی جہت سے اس صیغہ کو جو دلالت کرتا ہے زمانہ حال واستقبال پر مضارع کہتے ہیں اس واسطے کہ مضارعۃ کے معنی لغت میں "باہم شیر پینا ایک پستان سے۔"

سوال کس واسطے حال کا صیغہ علیحدہ اور وزن جدید وضع نہ کیا؟

جواب اس لیے کہ زمانہ ایک ہے امر ممتد ہے منقضی ومتجدّد اس کو قرار نہیں اور زمانہ حال امر اعتباری ہے پایہ اعتبار سے ساقط ہے تابع مستقبل کے کیا گیا۔

سوال زمانہ حال قبل وجود اپنے مستقبل تھا۔ بعد گزرنے کے ماضی ہوا۔ پس نسبت دونوں جانب کے ساتھ برابر ہے کس واسطے اس کو تابع مستقبل کے کیا؟

جواب زمانہ حال کو قبل وجود اس کے صفت استقبال کی حاصل ہے اور صفت ماضی کی اس کو اس وقت حاصل نہیں بلکہ بعد گزرنے کے حاصل ہوگی اس لیے تابع مستقبل کے کیا۔

تمہید مصنف جب تعریفات ماضی ومستقبل وحال اور احکام ان کے سے فارغ ہوا تو چاہا کہ بیان کرے مصداق ان کے یعنی تعداد وضع باختلاف صور کہ وضع کیے ہیں اہل صرف نے پس کہا: واز ہر یکے ازیں ماضی ومضارع چہاردہ کلمہ بیرون می آیند۔ یعنی ہر ایک ماضی ومضارع سے چودہ صیغے نکلتے ہیں یعنی ہر ایک کے واسطے بوضع واضع چودہ کلمے مقرر ہوئے۔

سوال مضارع کس کو کہتے ہیں؟

جواب مضارع اس فعل کو کہتے ہیں جو دلالت کرے زمانہ حال وآیندہ پر جیسے "یَضْرِبُ" مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں۔ پس صیغہ مضارع مشترک ہے حال اور استقبال کے درمیان۔ چنانچہ علامہ تفتازانی نے یہی اختیار کیا اور نزدیک بعض کے حقیقتاً حال کے واسطے ہے اور مجازاً استقبال کے لیے اور بعض کے نزدیک اس کے برعکس ہے۔

سوال برتقدیر اشتراک تعریف فعل کی اس پر صادق نہیں آتی ہے اس لیے کہ فعل میں تین زمانوں میں سے ایک زمانہ کا اقتران معتبر ہے اور مضارع میں دو زمانے ہیں؟

جواب پہلا: مراد یہاں مانعۃ الخلو ہے نہ کہ مانعۃ الجمع پس دو زمانہ میں ایک زمانہ بھی پایا جاتا ہے۔

جواب دوسرا: اشتراک اس کا بحسب وضع نہیں ہے بلکہ بحسب استعمال ہے اس لیے اکثر صرفیوں نے اتفاق کیا ہے کہ مضارع موضوع ہے واسطے حال کے حقیقۃً اور موضوع ہے واسطے استقبال کے مجازاً اور بعض کے نزدیک برعکس۔ پس کوئی اعتراض نہ رہا۔

سوال فعل مضارع کا نام مضارع کیوں رکھا؟

جواب پہلا: مضارع بالکسر بمعنی مشابہت کے مشتق مضارعۃ سے بمعنی مانند ہونے کے ہے اور فعل مضارع بھی مشابہ ہے ساتھ اسم فاعل کے جیسا کہ گزرا۔

جواب دوسرا: مضارع کے معنی شریک ہونے والا اور یہ فعل مشترک ہے دو معنی کو۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چہاردہ کلمہ کہا اور چہاردہ صیغہ نہ کہا۔

جواب تا کہ دلالت بمنزلہ صراحت کے اوپر وضع کے ہو۔ اس واسطے کہ قید وضع کی تعریف کلمہ میں معتبر ہے اور کلمہ اصطلاح نحو میں "اَلْكَلِمَةُ لَفْظٌ وُضِعَ لِمَعْنًى مُفْرَدٍ" یعنی کلمہ وہ لفظ ہے جو وضع کیا گیا ہو واسطے معنی مفرد کے۔

سوال علم نحو میں ثابت ہوا ہے کہ فعل تثنیہ جمع نہیں ہوتا۔ پس چودہ کلمے کس رو سے ہوئے؟

جواب از روئے صیغہ بحسب صورت نہ بحسب معنی۔

فائدہ مضارع کو غابر بھی کہتے ہیں جو مشتق ہے غبور سے بمعنی باقی مانندہ کے۔ ایسا ہی صراح میں ہے اور زمانہ اس کا بھی باقی ہے یعنی تکلم تک گزرا نہیں۔

تمہید مصنف صیغوں کی تعداد کے بیان کے بعد اس کی تقسیم کے درپے ہوا۔ پس کہا سہ از اں مرمذکر غائب راست۔ یعنی واحد تثنیہ جمع اور سہ از اں مرمؤنث غائب راست۔ یعنی واحد تثنیہ اور جمع۔ وسہ از اں مرمذکر حاضر راست۔ یعنی واحد تثنیہ اور جمع۔ وسہ از اں مرمؤنث حاضر راست۔ اور تین ان میں خاص مؤنث حاضر کے ہیں۔

سوال لفظ "مر" دلالت کرتا ہے اوپر خصوصیت صیغہ کے واسطے موضوع لہٗ کے۔ حالانکہ "تَفْعَلُ" صیغہ مضارع کا مشترک ہے درمیان واحدہ مؤنث غائبہ اور واحد مذکر مخاطب کے۔ اور "فَعَلْتُمَا" صیغہ ماضی کا مشترک ہے درمیان تثنیہ مذکر

مخاطبین اور تثنیہ مؤنث مخاطبتین کے۔ جیسا کہ آگے گردان میں معلوم ہوگا۔

جواب لفظ "مر" اس جگہ زائد ہے واسطے تحسین کلام کے آیا ہے۔

ودواز اں مرحکایت نفسِ متکلم راست۔ یعنی دو اُن میں سے واسطے حکایت متکلم کے ہیں۔ زیادہ کرنا لفظ حکایت نفس متکلم کا سمجھانا اس بات کا ہے کہ ان دو صیغوں سے بات کرنے والا اپنے مافی الضمیر کی حکایت کرتا ہے اور خبر دیتا ہے جو کچھ اس کے دل میں ہے۔

تمہید چونکہ تقسیم بالا میں ہر ایک فاعل کے واسطے ایک ایک صیغہ مقرر کیا اور یہاں چھ کے واسطے یعنی واسطے واحد مذکر و تثنیہ جمع متکلم و واحد مونث و تثنیہ وجمع متکلم کے دو صیغہ مقرر کیے گئے۔ تفصیل اس کی ضروری تھی اس واسطے کہا۔

در اول صیغہ وحدان حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث یکسانست و در دوم صیغہ حکایت نفس متکلم تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث نیز یکسانست۔ یعنی پہلا صیغہ واسطے وحدان حکایت نفس متکلم کے کہ مذکر و مؤنث برابر ہیں اور دوسرا صیغہ واسطے حکایت نفس متکلم مع الغیر کے کہ تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث برابر ہیں پس یہ سب چودہ صیغے ہوئے اور قیاس مقتضی تھا کہ اٹھارہ صیغے باعتبار عدد اقسام فاعل کے ہوتے اس لیے کہ فاعل غائب ہے یا حاضر ہے یا متکلم اور ہر ایک ان میں سے مذکر ہے یا مؤنث اور ہر ایک انہیں سے تین طرح پر ہے واحد، تثنیہ، جمع۔ یہ اٹھارہ قسم ہوئی۔

سوال مصنف اٹھارہ صیغے کیوں نہ لایا اور تقسیم اس وضع پر کیوں کی؟

جواب پہلا: واضع کو اختیار تھا جس قدر اُس نے وضع کیے اس قدر مصنف لایا۔

جواب دوسرا: باعتبار ضمائر فاعل متصل و منفصل کے صیغے قرار دیے کہ چودہ سے زیادہ نہ تھے جیسا لکھے جاتے ہیں۔

"هُوَ هُمَا هُمْ هِيَ هُمَا هُنَّ اَنْتَ اَنْتُمَا اَنْتُمْ اَنْتِ اَنْتُمَا اَنْتُنَّ اَنَا نَحْنُ"۔

جواب تیسرا: مصنف رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے کہ صیغے ماضی کے مستعمل عرب میں انہیں اوزان پر پائے اس میں ایک مشترک صورۂ اور بارہ باشکال مختلف چونکہ متکلم اول نے کہ وہی واضع تھا تقسیم صیغے کی اس طرح پر کی کہ پہلے ایک ایک صیغہ بمقابلہ ہر فاعل کے غائب سے وضع کیے۔ کہ غائب مقدم تھا بحسب الزمان اس جہت سے کہ غائب مقدم اور حاضر موجود ہے اور معدوم مقدم ہے موجود پر۔ اسی طرح پر چھ صیغہ حاضر کے واسطے وضع کیے لیکن ایک مشترک میں تثنیہ مذکر و مؤنث کے واسطے وضع کیا بجہت قلت التباس کے اس کا ذکر آگے آئے گا یہ سب بارہ ہوئے باقی رہے دو صیغے یہ اپنے واسطے قرار دیے۔

جواب چوتھا: واضع کی طرف سے اگرچہ بحسب عدد فاعل کے اٹھارہ چاہے چونکہ متکلم بیشتر روبرو مخاطب کے رہتا ہے رفع التباس کا دیکھنے سے حاصل ہے اور اگر متکلم پس پردہ بھی ہوا کثر امتیاز آواز سے ہوجاتی ہے کہ زن و مرد ایک دو چار کی آواز میں فرق ہے۔ اس واسطے اختصار دو صیغہ پر کیا۔ ایسے ہی مخاطب بیشتر متکلم کے رہتا ہے لیکن کبھی پس پردہ میں امتیاز نہیں ہوتی۔ اس واسطے کہ اس میں ایک ہی صیغہ مشترک رکھا اور باقی سے ایک ایک ہر فاعل کے واسطے وضع کیا بجہت عدم امتیاز۔

سوال اس تقدیر پر واسطے متکلم کے دو صیغے قرار دینے کی حاجت نہیں۔ بلکہ ایک صیغہ کافی ہے اور مشاہدہ وغیرہ سے التباس نہ ہوگا۔

جواب واحد مخالف تثنیہ وجمع کے ہے اور تثنیہ جمع میں ایک مناسبت لازم ہے اور اصل مخالف صیغے کا ہے جہاں تک ممکن ہو اس لیے واحد کے لیے علیحدہ قرار دیا اور تثنیہ کے واسطے علیحدہ۔

سوال مذکر بھی مخالف ہے مؤنث کے اور اصل مخالف صیغے کا ہے۔ جہاں تک ممکن ہو پس واسطے ہر ایک کے صیغے علیحدہ کس واسطے مقرر نہ کیا؟

جواب بسبب اختصار عدم زیادتی التباس کے صیغہ متحد واسطے ان دونوں کے لایا۔

سوال بہرکیف اصل تیرہ صیغے ٹھہرتے ہیں پس مصنف نے کس واسطے تیرہ کو قرار دیا ایسے ہی اکثر نے اختیار کیا۔

جواب واسطے تسہیل فہم مبتدی کے مکرر ذکر کیا۔

سوال کس واسطے مضارع میں چار صیغے مشترک اور ماضی میں تین مشترک مقرر کیے گئے؟

جواب چونکہ مضارع باعتبار کثرت لفظ و معنی کے ثقالت رکھتا ہے تو ایک صیغہ اور بھی مشترک قرار دیا اس میں تین صیغوں کی تخفیف ہوئی اور حال صیغے مشترک کا بحث مضارع میں آئے گا۔ ان شاء اللہ۔

تمہید مصنف جب صیغوں کی تقسیم باعتبار بناء فاعل سے فارغ ہوا تو تقسیم ماضی و مضارع کی باعتبار نسبت فعل کی تقسیم شروع کی۔ پھر کہا: وہر یکے ازیں ماضی و مضارع بردو گونہ است معروف و مجہول۔ یعنی ہر ایک ماضی و مضارع میں سے دو قسم پر ہے۔ اول معروف دوسرا مجہول اور معروف کو معلوم الفاعل بھی کہتے ہیں کہ اس کا فاعل معلوم ہے متکلم اور مخاطب کے درمیان۔ اور مجہول کو "فِعْلٌ مَّا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ" کہتے ہیں اس واسطے کہ یہ فعل ہے اس فعل لغوی کا جس کا فاعل مذکور نہیں یہ معنی اس وقت ہیں جب کہ یہ نام ہو فعل اصطلاحی کا ورنہ بالعکس معنی ہیں۔

سوال: معروف کون سا فعل ہے اور مجہول کون سا فعل ہے اور کس واسطے یہ نام رکھے گئے؟

جواب: معروف وہ فعل ہے کہ جس کی نسبت فاعل جلی کی طرف کی جائے۔ جیسے "ضَرَبَ زَیْدٌ" یا فاعل خفی ہو جیسے "یَخْلُقُ" کہ منسوب ہے طرف فاعل خفی کے وہ اللہ ہے چونکہ معروف کے لغوی معنی شناختہ شدہ یعنی پہچانا گیا کے ہیں اور فاعل اس کا بھی معلوم ہے لہٰذا اس کا نام معروف رکھا اور مجہول وہ فعل ہے کہ جس کی نسبت فاعل کی طرف نہ ہو بلکہ مفعول کی طرف ہو خواہ جلی ہو جیسے "خُلِقَ الْعَالَمُ" یا خفی ہو جیسے "یُخْلَقُ" کے کہ خلق کی طرف منسوب ہے نہ اللہ تعالیٰ کی طرف۔ جب کہ مجہول کے معنی لغت کے لحاظ سے نادانستہ شدہ یعنی نہیں پہچانا گیا اور فاعل اس کا بھی نہیں پہچانا گیا اس لیے اس کا نام مجہول رکھا۔ اور علامت فاعلیت کی رفع ہے اور اس کو دیگر قائم مقام فاعل کے گردانا۔

سوال: فاعل کیا چیز ہے اور مفعول کیا چیز ہے؟

جواب: "اَلْفَاعِلُ مَا اُسْنِدَ اِلَیْهِ الْفِعْلُ" یعنی فاعل وہ چیز ہے جس کی طرف فعل کی اسناد ہو۔ جیسے "قَامَ زَیْدٌ" اور مفعول وہ ہے کہ جس پر فعل کا اثر واقع ہو جیسے "ضَرَبْتُ زَیْدًا" کہ اثر ضرب متکلم فاعلِ فعل کا اوپر زید کے واقع ہے۔

سوال: اس تعریف معروف میں دور لازم آتا ہے اس لیے کہ فعل معروف وہ ٹھہرا جس کی نسبت طرف فاعل کے ہو اور فاعل وہ ہے جس کی طرف فعل کی نسبت ہو۔ پس چاہیے کہ یوں فاعل کی تعریف کی جائے کہ فاعل وہ ہے جس کے ساتھ فعل قائم ہو۔ عام ہے اس بات سے کہ صادر ہو جیسا کہ "ضَرَبَ زَیْدٌ" یعنی مارا زید نے۔ یا نہ صادر ہو جیسے "طَالَ عَمْرٌو" یعنی دراز ہوا عمرو۔ پس دور باقی نہ رہے گا۔

جواب: مراد فعل سے اس جگہ فعل اصطلاحی ہے اور تعریف فاعل میں مراد فعل سے فعل لغوی ہے یعنی حدث تا فاعل صفات کو بھی شامل ہو۔

سوال: فاعل اصطلاح میں اس لفظ کو کہتے ہیں جس کی طرف فعل منسوب ہو اور معنی اصلی فعل کے معنی وصفی ہیں یعنی معنی مصدری دال حال مدلول اور محل اپنے کا ہوتا ہے جیسے "ضَرَبَ زَیْدٌ" پس ضرب فعل اور اصل اس کی ضرب بسکون راء اور معنی اس کے زدن یعنی مارنا۔ معنی وصفی اور مدلول اس کا زید ہے بخلاف "ضُرِبَ عَمْرٌو" کے۔ اگرچہ معنی "ضُرِبَ" کے یعنی مارا گیا تعلق ساتھ عمرو کے رکھتا ہے لیکن معنی اصل فعل کے کہ زدن یعنی مارنا متعلق اس کا ہے۔ جس کا عمرو مضروب ہے۔ پس مجہول میں نسبت فعل کی طرف مفعول کے نہ پائی گئی۔ پس قسم مجہول کا ثابت نہ ہوا داخلِ معروف میں ہے۔

جواب: مصدر کے معنی کبھی مفعول کے بھی لیے جاتے ہیں اگرچہ وہ اصلی نہیں ہیں بلکہ عارضی ہیں بسبب منسوب ہونے اس

کے طرف مفعول کے مگر اس وقت میں بھی معنی معتبر ہیں اور کہا جاتا ہے کہ نسبت فعل کی طرف مفعول

پس اس وقت میں تعریف مجہول کی درست ہوگئی اور قسم جداگانہ نہ ہوئی۔

سوال مجہول کی وضع سے کیا غرض ہے؟

جواب غرض وضع سے نہ ذکر کرنا فاعل کا خواہ واسطے خساست وحقارت فاعل کے یعنی فاعل حقیر ہو

عظمت فاعل کے یا واسطے شہرت فاعل کے یا فاعل معلوم نہیں جیسے "شُتِمَ الْاَمِیْرُ" یعنی گالی دیا گیا امیر

مذکور نہیں بسبب حقارت کے اور مثل "قُتِلَ الزَّانِیْ" یعنی قتل کیا گیا زانی اور نام قاتل کا ذکر نہیں

پس اسی پر قیاس کی جائیں اور مثالیں۔

سوال معروف کو مجہول پر کیوں مقدم کیا؟

جواب معروف اصل ہے اور منسوب ہے طرف عمدہ کے یعنی طرف فاعل کے پس مقدم ہوا اور مجہول

منسوب ہے طرف فضلہ کے یعنی مفعول کے۔

تمہید جب فارغ ہوا مصنف فعل کی معروف ومجہول کی تقسیم سے تو اب شروع کردی تقسیم ان دونوں کی

اور کہا: وہر یکے ازیں نیز بردوگونہ است اثبات ونفی۔ یعنی ہر ایک معروف ومجہول بھی دو صورت

سوال اثبات مصدر ہے بمعنی ثابت کرنا کے اور نفی بھی مصدر ہے بمعنی دور کرنا کے پس فعل

کہ اثبات اور نفی کا لقب دینے سے؟

جواب مصدر بمعنی مجہول یعنی اثبات بمعنی مثبت اور نفی بمعنی منفی کے پس حمل صحیح ہوا۔ اور فعل اصطلاح

معنی مصدری اس کے منسوب الیہ کے مقارن اور ثابت ہو جیسا کہ "ضَرَبَ زَیْدٌ" یعنی مارا زید نے

ہے زید کے اور ثابت ہے زید میں۔ اور منفی وہ فعل ہے کہ معنی مصدری اس کے منسوب الیہ

بلکہ دور کیے جائیں مثل "مَا ضَرَبَ زَیْدٌ" یعنی نہیں مارا زید نے۔

سوال فعل میں نسبت طرف فاعل کے ضروری ہے جب کہ قرانِ فعل کا فاعل کے ساتھ حقیقی صورت

رد کیا گیا ہو تو نسبت کہاں باقی رہی۔

جواب نسبت دو قسم پر ہے ایجابی اور سلبی۔ اگرچہ نسبت ایجابی میں قران فعل کا نہیں مگر نسبت سلبی

تمہید جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ فعل کی اقسام اور تعریفات سے فارغ ہوا تو اب بیان کرتے ہیں

ایک قسم کی علیحدہ علیحدہ ساتھ بحث جداگانہ کے تو کہا:

بحث اثبات فعل ماضی معروف

یہ بحث فعل ماضی مثبت معروف کی ہے۔ جیسے "فَعَلَ" کیا اس ایک مرد نے زمانہ گزرے ہوئے میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مثبت معروف، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلَا" کیا ان دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ تثنیہ مذکر غائبین، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلُوْا" کیا ان سب مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ جمع مذکر غائبین، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلَتْ" کیا اس ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلَتَا" کیا اُن دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلْنَ" کیا ان سب عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ جمع مؤنث غائبات، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلْتَ" کیا تجھ ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ واحد مذکر مخاطب، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلْتُمَا" کیا تم دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلْتُمْ" کیا تم تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ جمع مذکر مخاطبین، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلْتِ" کیا تجھ ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلْتُمَا" کیا تم دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلْتُنَّ" کیا تم تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں صیغہ جمع مؤنث مخاطبات، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلْتُ" کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانہ گزرے ہوئے میں صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔ "فَعَلْنَا" کیا ہم دو مردوں یا دو عورتوں یا تمام مردوں یا تمام عوتوں نے زمانہ گزرے ہوئے میں صیغہ متکلم مع الغیر، فعل ماضی معلوم، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔

سوال ماضی کی بحث کو مضارع پر کیوں مقدم کیا؟

جواب اس واسطے کہ ماضی کا زمانہ مقدم ہے استقبال کے زمانے سے۔ تو اس لیے بحث میں ماضی کو مضارع پر مقدم کیا۔

سوال غائب کو حاضر پر کیوں مقدم کیا؟

جواب پہلا: غائب حکم میں معدوم ہے اور حاضر موجود۔ اور معدوم مقدم ہے موجود پر۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

"خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ"

جواب دوسرا: اس کا فاعل غائب کی ضمیر ہے اور غائب میں نکرہ کے یہ معنی بنسبت حاضر کے زیادہ پائے جاتے ہیں اور نکرہ اصل ہے اور مقدم ہے۔

سوال حاضر متکلم پر کیوں مقدم ہوا؟

جواب پہلا: بسبب کثیر ہونے حاضر کے صیغوں کے۔

جواب دوسرا: حاضر بنسبت متکلم کے بُو نکارت کی رکھتا ہے اور نکرہ اصل ہے۔

سوال مذکر کو مؤنث پر کیوں مقدم کیا؟

جواب مذکر کامل ہے باعتبار عقل ودین کے مؤنث سے اور کامل مقدم ہوتا ہے ناقص پر۔

سوال فَعَلَا میں (الف) اور فَعَلُوْا میں (واؤ) کس واسطے زیادہ کیا؟

جواب پہلا: واسطے فرق کرنے درمیان واحد و تثنیہ و جمع کے چونکہ الف حقیقۃً خفیف تھا اور تثنیہ ثقیل ہے از روئے استعمال کے الف تثنیہ کو دیا اور واؤ ثقیل جمع کو دیا کہ جمع خفیف ہے تاکہ خفیف بثقیل و ثقیل بخفیف ہو جائے۔

جواب دوسرا: الف اختصار "هُمَا" کا ہے جو ضمیر مرفوع منفصل تثنیہ مذکر غائبین کی ہے ایسے ہی واؤ اختصار "هُمُوْ" کا ہے کہ ضمیر فاعل مرفوع منفصل جمع مذکر غائبین کی ہے۔

سوال "هُمُوْ" کون سا لفظ ہے؟

جواب موافق قیاس کے "هُوْوْ" ہے اس واسطے کہ مفرد اس کا "هُوَ" ہے "هُمُوْ" اصل میں بسبب اجتماع دو واؤ کے بنظر اتحاد مخرج واؤ و میم کے کہ دونوں شفتی ہیں واؤ اوّل کو میم سے بدل دیا تو "هُمُوْ" ہو گیا۔

سوال ھو بالف ضمیر تثنیہ کی ہے ھما کس واسطے ہوا؟

جواب جمع کی مناسبت سے۔

سوال "هُمْ" کون سا لفظ ہے؟

جواب "هُمْ" مخفف "هُمُوْ" کا ہے بعد دور کرنے واؤ کے "هُمْ" رہ گیا۔

سوال واؤمیم بھی دلالت کرتا ہے" هُمَا هُمُوْ " پر۔ پس کس واسطے الف تثنیہ میں اور واؤ جمع میں واسطے دلالت کے زیادہ کیا؟

جواب اس واسطے کہ زیادت میں اصل حروف علت ہیں۔

سوال لام " فَعَلُوْا " کو ضمہ کس واسطے دیا؟

جواب بسبب مناسبت واؤ کے۔

سوال " رَمَوْ " میں کس واسطے میم کو ضمہ نہ دیا؟

جواب اس جگہ حرف میم ماقبل واؤ کے نہیں ہے؟ اصل اس کی " رَمَيُوْا " ہے یا کو بسبب فتح ماقبل کے الف سے بدلا گیا اور الف اجتماع ساکنین سے حذف ہوا پس ماقبل واؤ کے یا ہے اور وہ مضموم ہے بعد اعلال کے " رَمَوْ " رہا پس ضمہ تقدیری کافی ہے۔

سوال " رَمَيَا " میں باوجود کہ قاعدہ پایا جاتا ہے یا الف کیوں نہ ہوئی؟

جواب اگر الف کے ساتھ بدل کرتے تو مشابہت واحد کے ساتھ ہوجاتی۔

سوال " رَضُوْا " میں ض ماقبل واؤ کے نہیں اس واسطے کہ اصل " رَضِيُوْا " ہے کس واسطے ض کو بسبب مناسبت واؤ کے ضمہ دیا؟

جواب یہ ضمہ مناسبتِ واؤ سے نہیں بلکہ یا کا ہے بسبب لزوم خروج کسرہ کے طرف ضمہ کے۔ ضمہ یا کا نقل کر کے ض کو دیا بعد دور کرنے حرکت ماقبل کے اور یا کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کیا۔

سوال " فَعَلُوْا " میں اور مثل اس کے بعد واؤ ضمیر کے الف کس واسطے لکھتے ہیں؟

جواب واسطے فرق کرنے درمیان واؤ جمع اور واؤ عطف کے جیسے " حَضَرُوْا قَتَلَ زَيْدٍ " یعنی حاضر ہوئے وہ لوگ زید کو قتل کرنے۔ اور اگر واؤ عطف کا ہوا تو عبارت یوں ہوگی " حَضَرَ وَقَتَلَ زَيْدًا " وہ شخص حاضر ہوا اور زید کو قتل کر دیا۔

سوال عکس کیوں نہ کیا؟

جواب پہلا: عکس کی صورت میں حرف عطف و معطوف کے درمیان فصل لازم آتا ہے " حضر او قتل زیدٌ "

جواب دوسرا: اگر الف بعد واؤ جمع کے ہو تو مشابہ واحد کے ہوتا ہے مثل " لَنْ يَّدْعُوْ وَلَنْ يَّدْعُوْا " ۔

سوال واسطے فرق درمیان واؤ عطف اور واؤ جمع کسی اور حرف کو مقرر کیوں نہ کیا؟

جواب پہلا: حروف تہجی میں اوّلاً نظر الف پر پڑی چونکہ اس کو لیا پھر حاجت دوسرے کی نہ رہی۔

جواب دوسرا: لائق زیادتی کے حرف علت ہیں اور خفیف ترین اُن کا الف ہے۔

سوال تا کو علامت تانیث کی "فَعَلَتْ" میں کس واسطے مقرر کیا؟

جواب تا مخرج ثانی سے ہے اور اوّل مخرج واؤ کا ہے اور مؤنث بھی ثانی ہے خلقت میں جیسا کہ روایت ہے کہ خدائے تعالیٰ نے پیدا کیا حوا کو آدم علیہ السلام کی پسلی سے، اس واسطے واؤ کو مذکر میں لائے اور تا کو مؤنث میں۔

سوال وجہ تخصیص تا کے واسطے علامت تانیث کی کیا ہے باوجودیکہ اور حروف بھی مخرج ثانی سے ہیں مثل سین وغیرہ کے؟

جواب تا میں وجہ دوسری ہے یعنی مبدل ہونا اس کا حرف مدولین سے یعنی واؤ یا یا سے۔ ذکر اس کا علامت مضارع میں آئے گا۔ یہ زیادہ ہونے میں اصل ہے جیسا کہ "اِتَّسَرَ" اصل میں "اِيْتَسَرَ" تھا باب افتعال سے یا کو تا کیا پھر تا کو تا میں ادغام کیا۔

سوال اس تا کو ساکن کیوں کیا؟

جواب پہلا تا توالی اربع حرکات کے کلمہ واحد میں لازم نہ آئے۔

جواب دوسرا: تا حرف ہے اور حرف مبنی ہے اور اصل بنا میں سکون ہے اس لیے تا کو ساکن کیا۔

سوال بجائے تا کے عین یا لام کلمہ کو کیوں ساکن نہ کیا؟

جواب اس سبب سے کہ باعث توالی اربع حرکات کا لاحق ہونا تا کا ہے پس سکون کا سزاوار بھی تا ہے۔

سوال "فَعَلَتَا" میں جو صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین کا ہے توالی اربع حرکات کی کیوں جائز رکھی؟

جواب توالی اربع حرکات کی حروف اصلی میں مکروہ ہے یہاں ایسا نہیں اس لیے کہ فتحہ تا کا عارضی بسبب توصّل (بمعنی ملنے) الف کے کہ علامت تثنیہ مؤنث و ضمیر فاعل کی ہے پیدا ہوا۔ پس یہ تا حکم سکون میں ہے۔

سوال "فَعَلْنَ" میں بجہت لحوق نون مفتوح کے کہ علامت جمع مونث و ضمیر فاعل کی ہے اور یہ کلمہ بمنزلہ کلمہ واحد کے ہے توالی اربع حرکات کی تھی پس ساکن کرنا نون کا سزاوار تھا واسطے موافقت کے نہ سکون لام کا؟

جواب فی الحقیقت ایسے ہی ہے لیکن سکون نون کا ممکن نہیں اس لیے کہ یہ مبنی برفتحہ ہے کہ مخفف "هُنَّ" کا ہے پس بضرورت لام کا متعین ہوا کہ اقرب نون کے ہے علاوہ یہ ہے کہ یہ نون علامت جمع مؤنث کی ہے اور علامت شے کی متغیر نہیں ہوتی۔ ایسے ہی باقی صیغوں میں "فَعَلْنَا" تک۔

سوال ضمیر "فَعَلْنَ یا فَعَلْتَ" میں کلمہ علیحدہ ہے۔

جواب فعل ساتھ ضمیر فاعل کے بمنزلہ کلمہ واحد کے ہے اسی واسطے جائز نہیں عطف اوپر ضمیر فاعل کے بدوں تاکید کے پس

نہیں کہا جاتا ہے "ضَرَبْتُ وَزَيْدٌ" بلکہ کہا جاتا ہے "ضَرَبْتُ أَنْتَ وَزَيْدٌ"۔

سوال "ضَرَبَكَ" میں چار حرکت پے در پے جمع ہوئی ہیں۔

جواب کاف ضمیر مفعول ہے اور اس کا اتصال قوی نہیں ہے پس یہ لفظ بمنزلہ کلمہ واحد کے نہ ہوا۔

سوال هُدَبِدٌ چار حرکت جمع ہوئیں؟ بمعنی خفتہ شیر کے۔

جواب اصل اس کی هُدَابِدٌ تھی واسطے قصر کے الف کو دور کیا۔

سوال "فَعَلْنَ" میں کس واسطے تا کو کہ علامت تانیث کی ہے حذف کیا؟ "فَعَلْتُنَّ" کیوں نہ کہا؟

جواب پہلا: تا کہ اجتماع دو علامت تانیث کا کہ تا و نون ہے لازم نہ آئے کہ یہ ثقیل ہے۔

جواب دوسرا: تا علامت تانیث واحد کی اور نون علامت جمع مؤنث کا ہے اگر جمع ہوں تو لازم آتا ہے اجتماع متضادہ کا کلمہ واحدہ میں۔

سوال حبلیات جمع حبلیٰ میں دو علامت تانیث کی جمع ہوئیں۔

جواب حبلیات جمع حبلیٰ کی ساتھ الف مقصورہ بمعنی زن حاملہ کے جب چاہا کہ جمع بنادیں الف تانیث حبلیٰ کا ساتھ ی کے بدلا گیا اور بعد اس کے الف و تا زیادہ کیا حبلیات ہوا۔ پس علامت تانیث کی باقی نہ رہی۔

سوال الف حبلیٰ کا کس واسطے ساتھ یا کے بدلا گیا؟

جواب اگر بدل نہ کرتے الف حالت جمع میں بجہت اجتماع ساکنین بسبب لانے الف و تا علامت جمع کے گر پڑتا اور حذف اس الف لازم کا جائز نہیں پس ضرور ہوا بدل کرنا چونکہ یا اخف ہے واؤ سے۔ اس واسطے یا کے ساتھ بدل ہوا۔

جواب دوسرا: "فَعَلْنَ" کا کہ فعل ثقیل ہے اسم سے بسبب دلالت کرنے حدث پر اور نسبت طرف فاعل و زمان کے بخلاف اسم کے اس لیے اجتماع دو علامت کا مطلقاً فعل میں ممنوع ہوا۔

سوال نون "فَعَلْنَ" کو مشدد کیوں نہ کیا؟

جواب "فَعَلْنَ" اصل میں "فَعَلْتُنَّ" تھا پس ارادہ کیا کہ ماقبل نون کے ساکن ہوتا کہ حکم نونات کا مختلف ہو اس واسطے کہ حکم نونات کا الف کے ساتھ یہ ہے کہ ماقبل میں ساکن ہوتا ہے اسی واسطے تا کو حذف کیا "فَعَلْنَ" رہ گیا۔

سوال "فَعَلْتَ" میں تا کس واسطے زیادہ کی؟

جواب اس لیے کہ یہ تا ضمیر واحد مذکر حاضر و فاعل فعل کی ہے۔

سوال اس تا کو حرکت کیوں دی؟

جواب تا کہ مشابہت واحدہ مؤنث غائبہ کے ساتھ نہ ہو۔

سوال فتحہ کیوں دیا؟

جواب پہلا: اس لیے کہ تا اَنْتَ کہ ضمیر مرفوع منفصل واحد مذکر مخاطب کی ہے مفتوح ہے۔

جواب دوسرا: فتحہ مناسب شان مذکر کے ہے کہ غالب وفوق ہے مؤنث سے۔

سوال ضمہ بھی غالب وفوق ہے

جواب ضمہ فوق ہے و متکلم بھی فوق ہے اس لیے کہ صدور کلام کا اس سے ہے پس مخاطب کو نہ دیا مناسب متکلم کے ہوا۔ اس واسطے کہ قوی کو قوی دینا اولیٰ ہے پس اگر مخاطب کو دیتے تو التباس متکلم کے ساتھ ہوتا۔

سوال "فَعَلَا" میں چاہیے کہ حرف دوسرا زیادہ کریں ورنہ التباس ساتھ الف اشباع کے لازم آتا ہے؟

جواب "فَعَلَ و فَعَلَا" کہ فرق حاصل ہوتا ہے بقرینہ ذکر مرجع کے قبل واحد و تثنیہ کے مثل "زَیْدٌ فعل و زیدان فعلا" کے بخلاف مخاطب کے اس لیے کہ مرجع قبل اس کے مذکور نہیں ہوتا ہے پس نہیں کہا جاتا "زَیْدٌ فَعَلْتُ و زَیْدَانِ فَعَلْتُمَا"۔

سوال زیادتی میں وجہ تخصیص میم کی کیا ہے دوسرا حرف کیوں نہ زائد ہوا؟

جواب واسطے موافقت "اَنْتُمَا" کے کہ ضمیر مخاطب مرفوع منفصل تثنیہ کی ہے بعد حذف ہمزہ کے لاحق ہوا۔

سوال اَنْتُمَا میں میم کیوں زائد کیا کہ مفرد اس کا انت ہے۔

جواب واسطے موافقت ھُمَا کے میم بدلا گیا۔

سوال "فَعَلْتُمَا فَعَلْتُمْ وَ فَعَلْتُنَّ" میں تا کو ضمہ کس واسطے دیا؟

جواب اس واسطے کہ تا ضمیر فاعل کی ہے اور فاعل مرفوع ہوتا ہے پس ضمہ مناسب ہوا اور اس واسطے بھی کہ ضمہ و میم دونوں شفتی ہیں۔

سوال تثنیہ مذکر مخاطَبین و تثنیہ مؤنث مخاطَبَتَین کے واسطے ایک صیغہ کیوں قرار دیا؟

جواب بوجہ قلت استعمال کے کہ ان کے درمیان التباس قلیل ہے اور قلیل کا اعتبار نہیں اور اس کی وجہ سابق میں بھی گزری ہے۔

سوال "فَعَلْتُمْ" میں میم کو کس واسطے زائد کیا حالانکہ التباس الف اشباع کے ساتھ بھی نہیں ہے۔

جواب میم زائد کیا تا کہ موافق ہو تثنیہ اپنے کے ساتھ۔

سوال اگر میم زائد ہے تو علامت مذکر کی کون سی چیز ہے۔

جواب علامت جمع مذکر محذوف ہے۔ اصل اس کی "فَعَلْتُمُوْا" تھی واؤ طرف میں واقع ہوا ماقبل اس کے ضمہ ہے واؤ کو حذف کیا اور ضمہ میم سے باقی رکھنے کے اب کوئی وجہ باقی نہ رہی حذف کیا۔

فائدہ چونکہ وقت اتصال ضمیر کے واؤ طرف میں نہ واقع ہوگا اس واسطے کہ اعادہ اس واؤ کا کیا جاتا ہے مثل "فَعَلْتُمُوْہُ" کے۔

سوال تا "فَعَلْتِ" کی کس واسطے زیادہ کی گئی؟

جواب تا کہ دلالت کرے "اَنْتِ" پر کہ ضمیر واحدہ مؤنث مخاطبہ وفاعل فعل کی ہے۔

سوال تا کو کسرہ کس واسطے دیا؟

جواب پہلا: اس واسطے کہ تا "اَنْتِ" کی مکسور ہے۔

جواب دوسرا: کسرہ مناسب شان مؤنث کے ہے کہ مغلوب وتحت ہے مذکر کے۔

سوال عکس کیوں نہ کیا؟

جواب پہلا: مذکر مقدم ہے مونث پر رتبۃً اور فتحہ بہتر ہے کسرہ سے کہ یہ خفیف ہے اور کسرہ ثقیل ہے۔

جواب دوسرا: اگر ساکن کریں تو التباس ہوتا ہے ساتھ واحدہ مؤنث غائبہ کے اور اگر ضمہ دیتے تو مشابہت ہوتی ساتھ واحد متکلم کے۔

سوال تقسیم حرکات کی دگرگوں کیوں نہ کی؟

جواب اس واسطے کہ ابتداء کلام متکلم سے ہے اور ضمہ حرکت علیا واقوئی ہے پس مناسب ہوا واسطے متکلم کے اور فتحہ حرکت اوسط ہے اس واسطے مناسب ہوا واسطے مخاطب مذکر کے کہ درجہ رجال کا اشرف ہے درجہ نساء سے جیسا کہ گزرا اور کسرہ کہ حرکت سفلی ہے مناسب مخاطب مؤنث کے ہوا نہ واسطے غائبہ کے اس واسطے کہ حاضر غائب سے اشرف ومختار ہے پس جزم واسطے مونث غائبہ کے خاص کیا۔

سوال "فَعَلْتُنَّ" میں نون مشدد کیوں جبکہ نون علامت جمع مؤنث کی ہے "ضَرَبْنَ" کے نون کی طرح؟

جواب تثنیہ میں چونکہ میم زائد تھا جمع میں بھی زائد کیا گیا تا کہ تثنیہ کے موافق ہو جائے پس اس کی اصل "فَعَلْتُمْنَ" تھی میم اور نون قریب المخرج تھے لہٰذا میم کو نون کر کے نون میں ادغام کر دیا گیا "فَعَلْتُنَّ" ہو گیا۔

سوال "فَعَلْتُ" متکلم وحدان میں تا کو کہ علامت فاعل کی ہے زیادہ کیا اور "اَنَا" کو کہ ضمیر اس کی ہے مستتر کس واسطے کیا؟

جواب اس واسطے کہ ممکن نہ تھی زیادتی حروف انا سے۔ اس واسطے کہ الف سے التباس تثنیہ مذکر غائب کے ساتھ اور نون سے جمع مؤنث غائب کے ساتھ اور پوری ضمیر یعنی انا سے صیغہ متکلم مع الغیر کے ساتھ جو کہ "فَعَلْنَا" ہے اس واسطے تا کو لائے پھر واسطے فرق کے ضمہ دیا گیا اور اس واسطے ضمہ دیا تا کہ ضمیر فاعل کی ہے اور فاعل مرفوع ہے۔

سوال "فَعَلْنَا" میں نون کہاں سے آیا؟

جواب یہ نون ماخوذ ہے "نَحْنُ" سے کہ ضمیر فاعل متکلم مع الغیر کی ہے۔

سوال الف کس واسطے زیادہ کیا؟

جواب پہلا: تا کہ مشابہت نہ ہو ساتھ "فَعَلْنَ" کے۔

جواب دوسرا: اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ یہ صیغہ مشترک ہے تثنیہ وجمع کے درمیان۔ اس لیے کہ نون علامت ہوا کرتا ہے واسطے جمع کے اور الف علامت تثنیہ کا ہے۔

جواب تیسرا: تا کہ کثرت لفظ دلالت کرے کثرت معنی پر اس لیے "فَعَلْنَا" کثرت رکھتا ہے معنی "فَعَلْنَ" پر کہ اطلاق "فَعَلْنَ" کا تثنیہ پر نہیں ہوتا ہے بخلاف "فَعَلْنَا" کے کہ اطلاق اس کا تثنیہ پر بھی ہوتا ہے۔

تمہید جب فارغ ہوا مصنف بحث معروف مثبت سے تو چاہا کہ یہاں بیان کرے امثلہ وطریقہ مجہول مثبت بنانے کا ساتھ فصل جداگانہ کے پس کہا:

فصل: لغت میں معنی جدا کرنے کے ہیں اور اصطلاح میں پارۂ مسائل کہ مغائر ہوں احکام اس کے نسبت ماقبل کے پس لانا اس لفظ کا تنبیہ ہے اس بات پر کہ یہ بحث سابق سے جدا ہے۔

ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی معروف بود چوں خواہی کہ مجہول بناکنی فائے فعل راضم کن وعین فعل را کسرہ دہ دردو حال۔ یعنی یہ سب کہ کہا گیا بحث اثبات فعل ماضی معروف کا تھا جب چاہے تو کہ فعل ماضی مجہول بنائے تو فائے فعل کو یعنی اول حرف صیغہ ماضی کو ضمہ دے وعین کلمہ کو کسرہ دے دو حال میں یعنی اگر ماضی مفتوح العین ہو جیسا کہ "ضَرَبَ" یا مضموم العین ہو جیسا کہ "کَرُمَ" ہے اور اگر مکسور العین ہو جیسا کہ "سَمِعَ" ہے پس کسرہ اپنے حال پر رہتا ہے۔

ولام کلمہ را بر حالت خود بگزار تا ماضی مجہول گردد۔ یعنی لام کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ یعنی فتحہ آخر حرف کا باقی رکھ کہ مبنی ہے۔ تا کہ فعل ماضی مجہول ہو۔

تنبیہ جان تو کہ بعض کے نزدیک تمام مشتقات بلا واسطہ مصدر سے بنے ہیں لیکن جمہور کے نزدیک مصدر سے فقط ماضی معروف بنایا گیا اور مجہول فعل ماضی معروف سے بنایا گیا نہ مصدر سے۔ مصنف نے بھی اتباع جمہور کی کی ہے۔

سوال یہ قاعدہ کلیہ بنای ماضی مجہول کا مطلق نہیں بلکہ خاص ثلاثی مجرد میں جاری ہوگا نہ غیر میں پس چاہیے کہ ایسا قاعدہ بیان کیا جائے کہ ہر جگہ پایا جائے پس یوں کہنا چاہیے کہ ماقبل آخر را کسرہ دہ اگر نبود و پیش ازاں ہر متحرک را ضمہ دے تا ماضی مجہول گردو۔ پس یہ قاعدہ جاری ہے ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ وغیرہ میں بھی مثلاً "اِجْتَنَبَ" کہ ماضی معروف ہے جب مجہول اس کا بناویں تو ماقبل آخر کو یعنی نون کو کسرہ دے اور ماقبل نون کے حروف متحرک کہ ہمزہ و تا ہے ضمہ دے تا کہ صورت مجہول کی پیدا ہو مثل "اُجْتُنِبَ" کے۔

جواب مصنف اس جگہ محض درپے بیان معروف و مجہول ثلاثی مجرد کے ہے جیسا کہ ان کے صیغوں کی مثالیں اس پر دلالت کرتی ہیں۔

سوال معروف کو مجہول پر کیوں مقدم کیا؟

جواب اس لیے کہ معروف اصل ہے اور مجہول اس کی فرع ہے کہ اس سے بنایا گیا اور اصل مقدم ہوتا ہے فرع پر اس لیے مقدم کیا۔

سوال صیغے مجہول کے کس واسطے وضع ہوئے؟

جواب غرض وضع سے یہ ہے کہ جب کہ نامنظور ہو متکلم کو اظہار فاعل کا بوجہ خساست یا حقارت یا بالعکس یعنی عظمت کے یا واسطے شہرت کے یا واسطے نامعلوم ہونے فاعل کے تو اس طرح پر صیغوں کا استعمال کرے جیسا "شَتَمَ" سے "شُتِمَ الْاَمِيْرُ" اور "قَتَلَ" سے "قُتِلَ الْاَمِيْرُ" اور "سَرَقَ" سے "سُرِقَ الْمَالُ" اور "خَلَقَ" سے "خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا" کے۔

سوال ثلاثی مجرد میں یہ صیغہ "فُعِلَ" کا واسطے ماضی مجہول کے کس واسطے مخصوص کیا گیا؟

جواب اس لیے کہ معنی مجہول کے یعنی اسناد فعل طرف مفعول کے غیر معقول ہے پس صیغہ بھی اس کے واسطے غیر معقول مقرر کیا گیا اس لیے کہ اس وزن میں ضمہ سے کسرہ کی طرف خروج کی وجہ سے مکروہ و ثقیل ہے۔

سوال "فِعُلَ" بکسر اوّل وضم ثانی کو کس واسطے مقرر نہ کیا؟

جواب یہ وزن مستکرہ ہے اس لیے کہ "فِعُلَ" میں ہبوط ہے یعنی اوپر سے نیچے کو آتا ہے اور خفت مطلوب ہے مابعد ثقل کے

بخلاف "فِعُلَ" کے اس میں عروج ہے اور ہبوط افضل ہے عروج سے۔

سوال فعل بفتحہ اول وضمہ ثانی کو کیوں نہ مقرر کیا؟

جواب اس لیے کہ ملتبس ہوتا ہے ساتھ واحد مذکر غائب ماضی معروف مضموم العین کے مثلاً "کَرُمَ" کے۔

سوال فا کلمہ کو ضمہ کس واسطے دیتے ہیں؟

جواب مجہول فرع ہے معروف کا اور ضمہ بھی فرع ہے فتحہ کا۔

سوال ضمہ فرع فتحہ کا کیوں کر ہے؟

جواب پہلا: اس لیے کہ فتحہ کے تلفظ کے وقت لب اپنی حالت پر رہتے ہیں اور ضمہ کا تلفظ کرتے وقت اپنے حال پر نہیں رہتے اور بقائے حال اصل ہے بہ نسبت تغیر کے۔

جواب دوسرا: اس فقیر کے خیال میں بتوفیق اللہ القدیر یوں آتا ہے کہ رفع کے معنی صراح میں برداشتن وھو خلاف الوضع کے ہیں یعنی اٹھانا ایک چیز کا اس کی جگہ سے اور یہ ضد ہے وضع کی اور معنی وضع کے رکھنا کسی چیز کا اس کے محل میں۔ پس اصل نسبت فعل کی طرف فاعل کے موضوع ہے اس مجہول نے اس نسبت کو اٹھا کر خلاف وضع مفعول کی طرف کی۔ دوسرے معنی رفع کے گردانیدن کسے را با کسے کے بھی آتے ہیں یعنی نزدیک کرنا کسی چیز کو کسی کے ساتھ اور اس فعل مجہول نے بھی نزدیک کر دیا اثر فعل کو طرف مفعول کے اور نسبتِ فعل کو طرف مفعول کے اور اسی پر قیاس کر رفع بمعنی ضم کو اور کشف اللغات والا لکھتا ہے کہ رفع کے معنی کم عقل کے بھی آئے ہیں پس کم عقل اَدوَن بالرتبہ وغیر معقول صاحب عقل سے کہ عمدہ واعلیٰ ومعقول ہے۔ چونکہ اصل نسبت فعل معروف کی طرف فاعل کے کہ وہ عمدہ ہے اور وزن اس کا معقول ہے اور فعل مجہول منسوب ہے طرف اَدوَن کے یعنی فضلہ یعنی غیر معقول اور اوزان اس کے غیر معقول ہیں پس رفع اور مجہول میں مناسبت تامہ ہے دلالت کرتا ہے جمیع اوصاف مجہول پر اس واسطے لایا گیا اول کلام میں تاکہ مخاطب قبل سننے اور دیکھنے تصویر صیغہ مجہول کی اوصاف مجہول پر آگاہ ہو جائے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ رفع کے معنی بلندی کے بھی آئے ہیں پس رفع چاہتا ہے صدارت کو اس لیے حرف اول کو دیا۔

سوال کسرہ عین کو کیوں مقرر کیا؟

جواب پہلا: اگر ضمہ دیں تو کلمہ بہت ثقیل بلکہ اثقل ہو جائے گا۔

جواب دوسرا: اگر فتحہ دیا جائے تو حالت وقف میں ملتبس ہوتا ہے ساتھ ہدیٰ مصدر کے اور وزن فُعلا کے اور اگر ساکن

کریں تو ملتبس ہوتا ہے ساتھ "شُغُلٌ" مصدر کے اور بروزن "فُعُلٌ" کے پس ضرورت ہوئی طرف کسرہ کے۔

جواب تیسرا: یہ وجہ بھی خیال میں آتی ہے کہ کسرہ کے معنی شکستن کے آئے ہیں یعنی توڑنا یعنی شے واحد کو جز جز کرنا۔ ہر چیز کو جدا کرنا دوسری چیز سے۔ اس مجہول نے بھی نسبت فعل کی کہ اصل ہے طرف فاعل کے توڑ کر طرف مفعول کے کر دی اور یہ بھی وجہ ہے کہ استعمال کلامِ عرب میں اطلاق خفض کا اوپر جر کے بھی آیا ہے پس خفض کے معنی لغت میں آواز پست کرنا اور مجہول پست ہے معروف سے بالرتبہ اور بنسبت الفعل اور جر کرنا یعنی زیر کرنے کے معنی بھی آئے ہیں یہی معنی ظاہر ہے کہ رتبہ مفعول کا بہ نسبت فاعل کے زیر ہے اور نرم چلنے کے معنی بھی آئے ہیں یعنی ضعیف پس مجہول ضعیف ہے معروف سے بالرتبہ و بالا وزان اور پست ہونا اور درجہ سے گرنا۔ پس یہ سب مناسبات پائی جاتی ہیں مجہول میں اِسی واسطے کسرہ کو واسطے مجہول کے مقرر کیا چونکہ لانا کسرہ کا اول حرف میں ممکن نہ تھا کہ وہاں ضمہ ضروری تھا جیسا کہ مذکور ہوا اور آخر کلمہ جو مفتوح ہے وہاں بھی آنا کسرہ کا ممکن نہیں لہٰذا عین کے لیے قرار دیا۔

سوال اگر کہا جائے کہ کسرہ خاص ہے واسطے مجہول کے پس فتح مضارع مجہول میں کیوں مقرر کیا؟

جواب چونکہ ابتداء واسطے ماضی مجہول کے مقرر کر چکا اور ضمہ ثقیل تھا اس واسطے فتحہ اختیار کیا علاوہ یہ ہے کہ فتحہ کہتے ہیں زبر کو اور زبر کے معنی بلندی کے ہیں اگر چہ مضارع مجہول معروف اپنے سے مرتبہ انحطاط میں ہے مگر بلند ہے ماضی مجہول سے باعتبار زمانہ کے کہ اُس میں ایک زمانہ پایا جاتا ہے اور اِس میں دو۔ اس لیے فتحہ اختیار کیا اور قرار دینا عین کلمہ کا واسطے فتحہ کے اوپر مذکور ہو چکا ہے۔

سوال لام کلمہ کو مجہول میں کیوں برقرار رکھا؟ تغیر کیوں نہ دیا؟

جواب اس واسطے کہ آخر ماضی کا مبنی ہے اور مبنی تغیر قبول نہیں کرتا ہے۔

سوال مصنف نے ماضی مجہول ثلاثی مجرد کے بنانے کا طریقہ بیان کیا اس کے سوا مزید فیہ وغیرہ کے مجہول بنانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب جو حرف متحرک ماقبل آخر کے ہو اُس کو ضمہ دے اور ماقبل آخر کو کسرہ دے اگر نہ ہو اور حرف ساکن اور حرف آخر کو اپنے حال پر چھوڑ دے جیسا کہ "تَفَعَّلَ" سے "تُفُعِّلَ" اور "تَفَاعَلَ" سے "تُفُوْعِلَ" اور "اِفْتَعَلَ" سے "اُفْتُعِلَ" اور "اِنْفَعَلَ" سے "اُنْفُعِلَ" اور "اِسْتَفْعَلَ" سے "اُسْتُفْعِلَ" اور "اِفْعَلَّلَ" سے "اُفْعُلِّلَ" اور "اِفْعَوَّلَ" سے "اُفْعُوِّلَ"۔ ہمزہ ان اوزان کا تابع حرف ثالث کا ہے یعنی مضموم ہوگا اس واسطے کہ اگر بلحاظ اس کے کہ اصل ہمزہ وصل میں کسرہ

ہے اس کو مکسور ہی باقی رکھیں تو خروج کسرہ سے طرف ضمہ کے لازم آئے گا۔ اور یہ ثقیل ہے اور حرف دوم کہ ساکن مانع قوی نہیں بلکہ حکم میت میں ہے۔

سوال "تُفُعِّلَ وَ تُفُوْعِلَ" میں فا کو ضمہ کس واسطے دیا؟

جواب جس وقت کہ ماقبل آخر کا مکسور ہو اگر اول فا کو ضمہ نہ دیں تو مشابہ ہوتا ہے مضارع معروف "فَعَّلَ" یعنی "تُفَعِّلُ" کے اور اگر ثانی فا کو ضمہ نہ دیں تو مشابہ ہوتا ہے ساتھ مضارع معروف "فَاعَلَ" یعنی "تُفَاعِلُ" کے و بر تقدیر یکہ فتحہ ماقبل آخر کا باقی رکھیں تو فا کو ضمہ نہ دیں تو ملتبس ہوگا ساتھ مضارع مجہول "فَعَّلَ" اور "فَاعَلَ" کے اول ساتھ اول کے اور ثانی ساتھ ثانی کے۔

سوال "اُفْتُعِلَ" اور "اُسْتُفْعِلَ" میں ت کو ضمہ کیوں دیا؟

جواب اگر تا کو ضمہ نہ دیتے اور فتحہ باقی رکھتے بروقت وصل ہونے کسی چیز کے قبل ہمزہ کے اور وقف حرف آخر کے یہ کلمہ ماضی مجہول کا ملتبس امر کے ساتھ ہوگا اس واسطے کہ مثلاً "اُفْتُعِلَ" ہوگا اور باقی کو اس پر قیاس کر۔

سوال غیر سیبویہ کے نزدیک فعل لازم کا مجہول لازم نہیں آتا ہے پس باب انفعال کا مجہول کس طرح بنے گا جبکہ وہ لازم ہے؟

جواب سچ ہے اگر احتیاج پڑے باب افعال یا تفعیل میں لے جا کر مجہول بنائیں گے یا ساتھ با کے تقدیر کر کے مجہول بنائیں گے۔

سوال فعل لازم کیا ہے اور متعدی کیا ہے؟

جواب فعل لازم وہ ہے کہ فاعل پر تمام ہو جائے جیسا کہ "فَعَلَ زَیْدٌ" یعنی زید نے کیا۔ اور متعدی وہ جو فاعل پر پورا نہ ہو بلکہ محتاج مفعول کی طرف بھی ہو یعنی اثر فاعل کا طرف مفعول کے پہنچائے۔ جیسے "ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًوا"۔

فائدہ بعض نے قاعدہ مختصر مجہول کا یوں بیان کیا ہے کہ ماضی اگر زائد تین حرف سے ہو اور اول اس کے تا زائد ہو اس تا اور اس کے مابعد کو ضمہ دے اور ماقبل آخر کو کسرہ دے۔ مثل "تُعُهِّدَ وَ تُدُحْرِجَ" کے۔ اگر ہمزہ وصل کا ہو پس ضمہ دے ہمزہ کو اور حرف ثالث کو مثل "اُفْتُعِلَ وَ اُسْتُفْعِلَ" کے اور اگر ان دونوں سے کوئی نہ ہو پس اول حرف صیغہ کو ضمہ دے اور ماقبل آخر کے کسرہ دے مثل "اُکْرِمَ وَ اُخْرِجَ" کے۔

تمہید اب مصنف حسب ضابطہ مجہول مذکور بالا کے اوزان سے آگاہ کرتا ہے۔

بحث اثبات فعل ماضی مجہول

"فُعِلَ" کیا گیا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلَا" کیے گئے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ تثنیہ مذکر غائبین، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلُوْا" کیے گئے وہ سب مرد زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ جمع مذکر غائبین، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلَتْ" کی گئی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ واحدہ مونث غائبہ، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلَتَا" کی گئی وہ دو عورتیں، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ تثنیہ مونث غائبتین فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلْنَ" کی گئی وہ تمام عورتوں، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ جمع مونث غائبات، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلْتَ" کیا گیا تو ایک مرد، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ واحد مذکر مُخَاطَبْ، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلْتُمَا" کیے گئے تم دو مرد، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ تثنیہ مذکر مُخَاطَبَیْنِ، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلْتُمْ" کیے گئے تم سب مرد، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ جمع مذکر مُخَاطَبِین، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلْتِ" کی گئی تو ایک عورت، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ واحدہ مونث مُخَاطَبَہ، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلْتُمَا" کی گئیں تم دو عورتیں، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ تثنیہ مونث مُخَاطَبَتَیْنِ، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلْتُنَّ" کی گئیں تم تمام عورتیں، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ جمع مونث مُخَاطَبَات، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلْتُ" کیا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ واحد متکلم، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔ "فُعِلْنَا" کیے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ متکلم مع الغیر، فعل ماضی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ يَفْعَلُ"۔

تمہید جب مصنف فارغ ہوا ماضی معروف و مجہول مثبت کے بیان سے تو چاہا کہ اب بیان کرے دوسری قسم ان کی یعنی معروف منفی اور مجہول منفی کا علیحدہ فصل میں۔ پس کہا:

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی مجہول بود چوں خواہی کہ نفی بنا کنی ما ئے نفی در اوّل اودر آر۔ یعنی جو کچھ کہا گیا

بحث ماضی مثبت مجہول کی تھی جب کہ چاہے تو کہ فعل ماضی منفی مجہول بنائے تو "ما" حرف نفی کا اوّل فعل ماضی کے زیادہ کر۔ جان تو کہ اس جگہ میں نفی کے معنی منفی کے ہیں اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔

سوال کلام مصنف میں نفی کے معنی منفی کے کس واسطے لیے گئے ہیں؟

جواب کلام فعل ماضی میں ہے اس وجہ سے قبل لفظ نفی کے موصوف اس کا محذوف کیا گیا اور حمل نفی کا جو کہ مصدر ہے فعل پر نہیں ہو سکتا ہے اسی واسطے مفعول کے معنی میں لیا گیا تا کہ حمل صحیح ہو۔

سوال "ما" نافیہ کو اوّل ماضی میں کس واسطے زیادہ کرتے ہیں؟

جواب کلمہ "ما" نفی کے واسطے صدارت ہے یعنی شروع کلام میں آنا چاہتا ہے تا کہ پہلے سے سامع پر ظاہر ہو کہ یہ کلام منفی کا ہے۔

تمہید چونکہ شبہ ہوتا تھا کہ "ما" نفی کا عامل ہے شاید یہاں بھی اپنا عمل کرے پس واسطے دفع کرنے شبہ کے کہا: مائے نفی در لفظ ماضی ہیچ عمل نہ کند۔ یعنی "ما" نفی کا ماضی کے لفظوں میں کچھ عمل نہیں کرتا اس لیے کہ ماضی مبنی بر فتحہ ہے۔ آخر اس کا تغیر کو قبول نہیں کرتا۔ جیسا کہ لفظ ماضی کا "ما" نفی کے داخل ہونے سے پہلے تھا ویسا ہی رہے گا۔

تمہید چونکہ شبہ ہوتا تھا کہ "ما" نفی جیسا کہ لفظ میں عمل نہیں کرتا ایسا ہی معنی میں بھی عمل نہیں کرتا اس واسطے معنی فعل ماضی کے جیسے تھے باقی رہتے ہیں اور نفی کلمہ "ما" سے مستفاد ہے۔ پس جواب مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ اپنے اس قول کے کہ

"لکن عمل در معنی کند یعنی مثبت را بمعنی منفی گرداند" لیکن عمل معنی میں کرتا ہے۔ پس فعل ماضی مثبت کو ماضی منفی کے معنی میں کر دے گا۔ یعنی مراد ہماری اس سے مجاز ہے اس طور پر کہ پہلے اس صیغہ سے یعنی مثبت مستفاد ہوتے تھے اب مجموعہ صیغہ حرف نفی سے نفی مستفاد ہو گی۔ یہ مراد ہے کہ "ما" نافیہ اس کے معنی میں تغیر دیتا ہے۔

سوال مثبت کو منفی پر کیوں مقدم کیا؟

جواب اس واسطے کہ مثبت اصل اور منفی اس کی فرع ہے۔

سوال نفی ماضی کی جیسا کہ کلمہ "ما" سے حاصل ہوتی ہے ویسے ہی کلمہ "لا" سے بھی حاصل ہوتی ہے۔ مثل اللہ تعالیٰ کے قول کے "فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی" پس مصنف نے ذکر میں تخصیص "ما" کی کیوں کی؟

جواب اس واسطے کہ دخول کلمہ "لا" کا ماضی پر کمتر ہے بخلاف کلمہ "ما" کے کہ اکثر داخل ہوتا ہے اور کلمہ "لا" کے داخل

ہونے کی تین شرطیں ہیں۔

شرط پہلی: کلمہ "لا" آتا ہے اُس فعل ماضی پر کہ بعد اس کے دوسرا فعل ماضی ایسا آئے جس کو اوّل کے ساتھ ربط عاطفہ کا ہو اور اس پر بھی کلمہ "لا" کا آیا ہو تحقیقاً جیسا کہ "فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰی" یا تقدیراً جیسا کہ "فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ" اس واسطے کہ معنی اس کا "رقبہ" ہے کیونکہ یہ تفسیر ہے واسطے "عقبہ" کے۔

شرط دوسری: محل دعا میں مثل "لَا بَارَكَ اللهُ"۔

شرط تیسری: جواب قسم میں مثل "تَاللهِ لَا اُعَذِّبَنَّهُمْ"۔

تمہید: اب مصنف رحمۃ اللہ علیہ ان کی مثالوں کو بیان کرنے میں شروع ہوئے۔ اور کہا:

بحث نفی فعل ماضی معروف

"مَافَعَلَ" نہیں کیا اس ایک مرد نے، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی معروف، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔

"مَافَعَلَا، مَا فَعَلُوْا ، مَا فَعَلَتْ، مَا فَعَلَتَا، مَا فَعَلْنَ، مَافَعَلْتَ، مَافَعَلْتُمَا، مَافَعَلْتُمْ، مَا فَعَلْتِ، مَا فَعَلْتُمَا ، مَافَعَلْتُنَّ، مَا فَعَلْتُ ، مَا فَعَلْنَا" معنی ان کے گزشتہ صیغوں کے معنوں سے ظاہر ہوں گے۔

بحث نفی فعل ماضی مجہول

"مَافُعِلَ" نہیں کیا گیا وہ ایک مرد، زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی منفی مجہول، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔

"مَافُعِلَا، مَا فُعِلُوْا ، مَا فُعِلَتْ، مَا فُعِلَتَا، مَا فُعِلْنَ، مَافُعِلْتَ، مَافُعِلْتُمَا، مَافُعِلْتُمْ، مَا فُعِلْتِ، مَا فُعِلْتُمَا ، مَافُعِلْتُنَّ، مَا فُعِلْتُ ، مَا فُعِلْنَا" معنی ان کے گزشتہ صیغوں کے معنوں سے ظاہر ہوں گے۔

تمہید: مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب فعل ماضی کی تمام اقسام سے فارغ ہوا جو کہ فعل مضارع کا موقوف علیہ اور مبداء ہے باعتبار زمانے اور مادے کے نزدیک مصنف کے۔ تو اب فعل مضارع کا بیان علیحدہ فصل میں شروع کرتا ہے۔

(فوائد نافعہ) چھ ماضی بنانے کا طریقہ

ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث ماضی مطلق بود۔ چوں خواہی کہ ماضی قریب یا ماضی بعید یا استمراری وغیرہ بنا کنی پس اگر لفظِ "قَدْ" بر ماضی مطلق داخل کنی ماضی قریب گردد چوں "قَدْ ضَرَبَ" و اگر لفظِ "کَانَ" داخل کنی ماضی بعید شود نحو "کَانَ ضَرَبَ" و اگر آں را بر

مضارع داخل کنی ماضی استمراری گردد چوں "کَانَ یَفْعَلُ" واگر بر ماضی مطلق لفظِ "لَعَلَّمَا" در آری ماضی احتمالی گردد نحو لَعَلَّمَا فَعَلَ" وہمچناں اگر بجائے "لَعَلَّمَا" لفظِ "لَیْتَمَا" داخل کنی ماضی تمنائی گردد چوں "لَیْتَمَا ضَرَبَ"۔ باید دانست کہ از ہر یک ازیں ہا چہاردہ چہاردہ صیغہ برمی آیند چنانکہ در ماضی مطلق گذشت۔

ترجمہ:۔ یہ تمام جو کہا گیا ہے بحث ماضی مطلق کی تھی۔ جب تو چاہے کہ ماضی قریب یا ماضی بعید یا ماضی استمراری وغیرہ بنائے تو پھر اگر لفظِ "قَدْ" ماضی مطلق پر داخل کرے گا تُو تو ماضی قریب ہو جائے گی جیسے "قَدْ ضَرَبَ" واگر لفظِ "کَانَ" داخل کرے گا تُو تو ماضی بعید ہو جائے گی جیسے "کَانَ ضَرَبَ"۔ اور اگر اُس "لفظِ کَانَ" کو مضارع پر داخل کرے گا تُو تو ماضی استمراری ہو جائے گی جیسے "کَانَ یَفْعَلُ"۔ اور اگر ماضی مطلق پر لفظِ "لَعَلَّمَا" لائے گا تُو تو ماضی احتمالی ہو جائے گی جیسے "لَعَلَّمَا فَعَلَ"۔ اور ایسے ہی اگر بجائے "لَعَلَّمَا" کے لفظِ "لَیْتَمَا" (ماضی مطلق پر) داخل کرے گا تو ماضی تمنائی ہو جائے گی جیسے "لَیْتَمَا ضَرَبَ"۔ اب جاننا چاہیے کہ اِن ہر ایک (ماضی) سے چودہ چودہ صیغے نکلتے ہیں جیسا کہ ماضی مطلق میں گزر گیا ہے۔

ماضی مطلق وہ ہے جو بلا قید ولحاظ قُرب وبُعد وغیرہ کے زمانہ گذشتہ پر دلالت کرے۔ جیسے "ضَرَبَ" (مارا اُس ایک مرد نے)

ماضی قریب: وہ ہے جو ایسے زمانہ پر دلالت کرے جو کہ حال سے بالکل قریب ہو جیسے "قَدْ ضَرَبَ" (مارا ہے اُس ایک مرد نے)

ماضی قریب کو ماضی قریب اس لیے کہتے ہیں اس میں وہ گذرا ہوا زمانہ پایا جاتا ہے جو حال کے قریب ہوتا ہے جیسے "قَدْ ضَرَبَ" (مارا ہے اُس ایک مرد نے) لفظِ "قَدْ" بدلتا نہیں تمام صیغوں میں یکساں رہتا ہے۔

ماضی بعید: ماضی مطلق پر لفظ "کَانَ" داخل کرنے سے بنتی ہے۔ ماضی بعید وہ ماضی جس سے دُور کا گذرا ہوا زمانہ سمجھا جائے۔ جیسے "کَانَ ضَرَبَ" (مارا تھا اُس ایک مرد نے)

ماضی استمراری: مضارع پر لفظ "کَانَ" زیادہ کر کے بناتے ہیں جیسے "کَانَ یَضْرِبُ" (مارتا تھا وہ ایک مرد) اور ماضی استمراری وہ ماضی جس میں زمانہ گذشتہ میں کسی فعل کا لگاتار واقع ہونا ظاہر ہو۔ جیسے "کَانَ یَضْرِبُ" (مارتا تھا وہ ایک مرد)

ماضی احتمالی یا شکی: ماضی مطلق پر لفظ "لَعَلَّمَا" زیادہ کر کے بناتے ہیں جیسے "لَعَلَّمَا ضَرَبَ" (مارا ہوگا اُس ایک مرد نے) ماضی احتمالی اور شکی وہ ماضی جس سے گذشتہ زمانہ میں کسی فعل کے صادر ہونے کا احتمال یا شک ہو۔

ماضی تمنائی: ماضی مطلق پر لفظِ "لَیْتَمَا" بڑھا کر بناتے ہیں جیسے "لَیْتَمَا ضَرَبَ" (کاش کہ مارتا وہ ایک مرد) ماضی تمنائی وہ ماضی جس میں تمنا یا شرط پائی جائے۔

صرف کبیر فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

فَعَلَ	کیا اُس ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلَا	کیا اُن دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلُوْا	کیا اُن تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلَتْ	کیا اُس ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مؤنث غائبہ فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلَتَا	کیا اُن دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلْنَ	کیا اُن تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلْتَ	کیا تجھ ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلْتُمَا	کیا تم دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبین فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلْتُمْ	کیا تم تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلْتِ	کیا تجھ ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلْتُمَا	کیا تم دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلْتُنَّ	کیا تم تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلْتُ	کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فَعَلْنَا	کیا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا تمام مردوں یا تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی مطلق مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

فُعِلَ	کیا گیا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلَا	کیے گئے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلُوْا	کیے گئے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلَتْ	کی گئی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلَتَا	کی گئیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلْنَ	کی گئی وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلْتَ	کیا گیا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلْتُمَا	کیے گئے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلْتُمْ	کیے گئے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلْتِ	کی گئی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلْتُمَا	کی گئیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلْتُنَّ	کی گئیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلْتُ	کیا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
فُعِلْنَا	کیے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی مطلق مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

مَا فَعَلَ	نہیں کیا اُس ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلَا	نہیں کیا اُن دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلُوْا	نہیں کیا اُن تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلَتْ	نہیں کیا اُس ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلَتَا	نہیں کیا اُن دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلْنَ	نہیں کیا اُن تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلْتَ	نہیں کیا تجھ ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا تم دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلْتُمْ	نہیں کیا تم تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلْتِ	نہیں کیا تجھ ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا تم دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلْتُنَّ	نہیں کیا تم تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلْتُ	نہیں کیا میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا فَعَلْنَا	نہیں کیا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا تمام مردوں یا تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی مطلق منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

مَافُعِلَ	نہیں کیا گیا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلَا	نہیں کیے گئے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلُوْا	نہیں کیے گئے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلَتْ	نہیں کی گئی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلَتَا	نہیں کی گئیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلْنَ	نہیں کی گئی وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلْتَ	نہیں کیا گیا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلْتُمَا	نہیں کیے گئے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلْتُمْ	نہیں کیے گئے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلْتِ	نہیں کی گئی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلْتُمَا	نہیں کی گئیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلْتُنَّ	نہیں کی گئیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلْتُ	نہیں کیا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَافُعِلْنَا	نہیں کیے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی مطلق منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

قَدْ فَعَلَ	کیا ہے اُس ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلَا	کیا ہے اُن دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلُوْا	کیا ہے اُن تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلَتْ	کیا ہے اُس ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلَتَا	کیا ہے اُن دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلْنَ	کیا ہے اُن تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلْتَ	کیا ہے تجھ ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلْتُمَا	کیا ہے تم دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلْتُمْ	کیا ہے تم تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلْتِ	کیا ہے تجھ ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلْتُمَا	کیا ہے تم دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلْتُنَّ	کیا ہے تم تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلْتُ	کیا ہے میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فَعَلْنَا	کیا ہے ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا تمام مردوں یا تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی قریب مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

قَدْ فُعِلَ	کیا گیا ہے وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلَا	کیے گئے ہیں وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلُوْا	کیے گئے ہیں وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلَتْ	کی گئی ہے وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلَتَا	کی گئیں ہیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلْنَ	کی گئی ہے وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلْتَ	کیا گیا ہے تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلْتُمَا	کیے گئے ہیں دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلْتُمْ	کیے گئے ہیں تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلْتِ	کی گئی ہے تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلْتُمَا	کی گئیں ہیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلْتُنَّ	کی گئیں ہیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلْتُ	کیا گیا ہوں میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ فُعِلْنَا	کیے گئے ہیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی قریب مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

قَدْ مَا فَعَلَ	نہیں کیا ہے اُس ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلَا	نہیں کیا ہے اُن دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلُوْا	نہیں کیا ہے اُن تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلَتْ	نہیں کیا ہے اُس ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلَتَا	نہیں کیا ہے اُن دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلْنَ	نہیں کیا ہے اُن تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلْتَ	نہیں کیا ہے تجھ ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا ہے تم دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلْتُمْ	نہیں کیا ہے تم تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلْتِ	نہیں کیا ہے تجھ ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا ہے تم دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلْتُنَّ	نہیں کیا ہے تم تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلْتُ	نہیں کیا ہے میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فَعَلْنَا	نہیں کیا ہے ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا تمام مردوں یا تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی قریب منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

قَدْ مَا فُعِلَ	نہیں کیا گیا ہے وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلَا	نہیں کیے گئے ہیں وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلُوْا	نہیں کیے گئے ہیں وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلَتْ	نہیں کی گئی ہے وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلَتَا	نہیں کی گئیں ہیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلْنَ	نہیں کی گئی ہے وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلْتَ	نہیں کیا گیا ہے تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلْتُمَا	نہیں کیے گئے ہیں دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلْتُمْ	نہیں کیے گئے ہیں تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلْتِ	نہیں کی گئی ہے تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلْتُمَا	نہیں کی گئیں ہیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلْتُنَّ	نہیں کی گئیں ہیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلْتُ	نہیں کیا گیا ہوں میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
قَدْ مَا فُعِلْنَا	نہیں کیے گئے ہیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی قریب منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

کَانَ فَعَلَ	کیا تھا اُس ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانَا فَعَلَا	کیا تھا اُن دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانُوْا فَعَلُوْا	کیا تھا اُن تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانَتْ فَعَلَتْ	کیا تھا اُس ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانَتَا فَعَلَتَا	کیا تھا اُن دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنَّ فَعَلْنَ	کیا تھا اُن تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتَ فَعَلْتَ	کیا تھا تجھ ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	کیا تھا تم دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُمْ فَعَلْتُمْ	کیا تھا تم تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتِ فَعَلْتِ	کیا تھا تجھ ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُمَا فَعَلْتُمَا	کیا تھا تم دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُنَّ فَعَلْتُنَّ	کیا تھا تم تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُ فَعَلْتُ	کیا تھا میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنَّا فَعَلْنَا	کیا تھا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا تمام مردوں یا تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی بعید مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

كَانَ فُعِلَ	کیا گیا تھا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كَانَا فُعِلَا	کیے گئے تھے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كَانُوا فُعِلُوا	کیے گئے تھے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كَانَتْ فُعِلَتْ	کی گئی تھی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كَانَتَا فُعِلَتَا	کی گئی تھیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنَّ فُعِلْنَ	کی گئی تھی وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتَ فُعِلْتَ	کیا گیا تھا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	کیے گئے تھے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُمْ فُعِلْتُمْ	کیے گئے تھے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتِ فُعِلْتِ	کی گئی تھی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُمَا فُعِلْتُمَا	کی گئی تھیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُنَّ فُعِلْتُنَّ	کی گئی تھیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُ فُعِلْتُ	کیا گیا تھا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنَّا فُعِلْنَا	کیے گئے تھے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی بعید مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

کَانَ مَا فَعَلَ	نہیں کیا تھا اُس ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانَا مَا فَعَلَا	نہیں کیا تھا اُن دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانُوْا مَا فَعَلُوْا	نہیں کیا تھا اُن تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانَتْ مَا فَعَلَتْ	نہیں کیا تھا اُس ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانَتَا مَا فَعَلَتَا	نہیں کیا تھا اُن دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنَّ مَا فَعَلْنَ	نہیں کیا تھا اُن تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتَ مَا فَعَلْتَ	نہیں کیا تھا تجھ ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا تھا تم دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُمْ مَا فَعَلْتُمْ	نہیں کیا تھا تم تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتِ مَا فَعَلْتِ	نہیں کیا تھا تجھ ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُمَا مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا تھا تم دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُنَّ مَا فَعَلْتُنَّ	نہیں کیا تھا تم تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُ مَا فَعَلْتُ	نہیں کیا تھا میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنَّا مَا فَعَلْنَا	نہیں کیا تھا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا تمام مردوں یا تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی بعید منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

كَانَ مَا فُعِلَ	نہیں کیا گیا تھا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كَانَا مَا فُعِلَا	نہیں کیے گئے تھے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كَانُوْا مَا فُعِلُوْا	نہیں کیے گئے تھے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كَانَتْ مَا فُعِلَتْ	نہیں کی گئی تھی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كَانَتَا مَا فُعِلَتَا	نہیں کی گئی تھیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنَّ مَا فُعِلْنَ	نہیں کی گئی تھی وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتَ مَا فُعِلْتَ	نہیں کیا گیا تھا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُمَا مَا فُعِلْتُمَا	نہیں کیے گئے تھے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُمْ مَا فُعِلْتُمْ	نہیں کیے گئے تھے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتِ مَا فُعِلْتِ	نہیں کی گئی تھی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُمَا مَا فُعِلْتُمَا	نہیں کی گئی تھیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُنَّ مَا فُعِلْتُنَّ	نہیں کی گئی تھیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرو صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنْتُ مَا فُعِلْتُ	نہیں کیا گیا تھا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
كُنَّا مَا فُعِلْنَا	نہیں کیے گئے تھے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی بعید منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

كَانَ يَفْعَلُ	کرتا تھا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كَانَا يَفْعَلَانِ	کرتے تھے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كَانُوا يَفْعَلُوْنَ	کرتے تھے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كَانَتْ تَفْعَلُ	کرتی تھی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كَانَتَا تَفْعَلَانِ	کرتی تھیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كُنَّ يَفْعَلْنَ	کرتی تھیں وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كُنْتَ تَفْعَلُ	کرتا تھا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	کرتے تھے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ	کرتے تھے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كُنْتِ تَفْعَلِيْنَ	کرتی تھی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	کرتی تھیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	کرتی تھیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كُنْتُ أَفْعَلُ	کرتا تھا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ
كُنَّا نَفْعَلُ	کرتے تھے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی استمراری مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

کَانَ یُفْعَلُ	کیا جاتا تھا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانَا یُفْعَلَانِ	کیے جاتے تھے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانُوْا یُفْعَلُوْنَ	کیے جاتے تھے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانَتْ تُفْعَلُ	کی جاتی تھی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کَانَتَا تُفْعَلَانِ	کی جاتی تھیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنَّ یُفْعَلْنَ	کی جاتی تھیں وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتَ تُفْعَلُ	کیا جاتا تھا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	کیے جاتے تھے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُمْ تُفْعَلُوْنَ	کیے جاتے تھے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتِ تُفْعَلِیْنَ	کی جاتی تھی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	کی جاتی تھیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ	کی جاتی تھیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنْتُ اُفْعَلُ	کیا جاتا تھا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
کُنَّا نُفْعَلُ	کیے جاتے تھے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی استمراری مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

مَا کَانَ یَفْعَلُ	نہیں کرتا تھا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کَانَا یَفْعَلَانِ	نہیں کرتے تھے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کَانُوْا یَفْعَلُوْنَ	نہیں کرتے تھے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کَانَتْ تَفْعَلُ	نہیں کرتی تھی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کَانَتَا تَفْعَلَانِ	نہیں کرتی تھیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنَّ یَفْعَلْنَ	نہیں کرتی تھیں وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتَ تَفْعَلُ	نہیں کرتا تھا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	نہیں کرتے تھے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُمْ تَفْعَلُوْنَ	نہیں کرتے تھے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتِ تَفْعَلِیْنَ	نہیں کرتی تھی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُمَا تَفْعَلَانِ	نہیں کرتی تھیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُنَّ تَفْعَلْنَ	نہیں کرتی تھیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُ اَفْعَلُ	نہیں کرتا تھا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنَّا نَفْعَلُ	نہیں کرتے تھے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی استمراری منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

مَا کَانَ یُفْعَلُ	نہیں کیا جاتا تھا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کَانَا یُفْعَلَانِ	نہیں کیے جاتے تھے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کَانُوا یُفْعَلُوْنَ	نہیں کیے جاتے تھے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کَانَتْ تُفْعَلُ	نہیں کی جاتی تھی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کَانَتَا تُفْعَلَانِ	نہیں کی جاتی تھیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنَّ یُفْعَلْنَ	نہیں کی جاتی تھیں وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتَ تُفْعَلُ	نہیں کیا جاتا تھا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	نہیں کیے جاتے تھے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُمْ تُفْعَلُوْنَ	نہیں کیے جاتے تھے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتِ تُفْعَلِیْنَ	نہیں کی جاتی تھی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُمَا تُفْعَلَانِ	نہیں کی جاتی تھیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُنَّ تُفْعَلْنَ	نہیں کی جاتی تھیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنْتُ اُفْعَلُ	نہیں کیا جاتا تھا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
مَا کُنَّا نُفْعَلُ	نہیں کیے جاتے تھے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی استمراری منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

لَعَلَّمَا فَعَلَ	کیا ہوگا اُس ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلَا	کیا ہوگا اُن دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلُوْا	کیا ہوگا اُن تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلَتْ	کیا ہوگا اُس ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلَتَا	کیا ہوگا اُن دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلْنَ	کیا ہوگا اُن تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلْتَ	کیا ہوگا تجھ ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	کیا ہوگا تم دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلْتُمْ	کیا ہوگا تم تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلْتِ	کیا ہوگا تجھ ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلْتُمَا	کیا ہوگا تم دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلْتُنَّ	کیا ہوگا تم تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلْتُ	کیا ہوگا میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فَعَلْنَا	کیا ہوگا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا تمام مردوں یا تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی احتمالی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

لَعَلَّمَا فُعِلَ	کیا گیا ہوگا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلَا	کیے گئے ہوں گے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلُوْا	کیے گئے ہوں گے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلَتْ	کی گئی ہوگی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلَتَا	کی گئی ہوں گی وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلْنَ	کی گئی ہوں گی وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلْتَ	کیا گیا ہوگا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا	کیے گئے ہو گے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلْتُمْ	کیے گئے ہو گے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلْتِ	کی گئی ہوگی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلْتُمَا	کی گئی ہوگی تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلْتُنَّ	کی گئی ہوگی تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلْتُ	کیا گیا ہوں گا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا فُعِلْنَا	کیے گئے ہوں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

لَعَلَّمَا مَا فَعَلَ	نہیں کیا ہوگا اُس ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلَا	نہیں کیا ہوگا اُن دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلُوْا	نہیں کیا ہوگا اُن تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلَتْ	نہیں کیا ہوگا اُس ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلَتَا	نہیں کیا ہوگا اُن دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَ	نہیں کیا ہوگا اُن تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتَ	نہیں کیا ہوگا تجھ ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا ہوگا تم دو مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمْ	نہیں کیا ہوگا تم تمام مردوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتِ	نہیں کیا ہوگا تجھ ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُمَا	نہیں کیا ہوگا تم دو عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُنَّ	نہیں کیا ہوگا تم تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْتُ	نہیں کیا ہوگا میں ایک مرد یا ایک عورت نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فَعَلْنَا	نہیں کیا ہوگا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا تمام مردوں یا تمام عورتوں نے زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی احتمالی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

لَعَلَّمَا مَا فُعِلَ	نہیں کیا گیا ہوگا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلَا	نہیں کیے گئے ہوں گے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلُوْا	نہیں کیے گئے ہوں گے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتْ	نہیں کی گئی ہوگی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتَا	نہیں کی گئی ہوں گی وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَ	نہیں کی گئی ہوں گی وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتَ	نہیں کیا گیا ہوگا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا	نہیں کیے گئے ہو گے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمْ	نہیں کیے گئے ہو گے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتِ	نہیں کی گئی ہوگی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُمَا	نہیں کی گئی ہوگی تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُنَّ	نہیں کی گئی ہوگی تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْتُ	نہیں کیا گیا ہوں گا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلْنَا	نہیں کیے گئے ہوں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی احتمالی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

لَیْتَمَا فَعَلَ	کاش کرتا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلَا	کاش کرتے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلُوْا	کاش کرتے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلَتْ	کاش کرتی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلَتَا	کاش کرتیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلْنَ	کاش کرتیں وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلْتَ	کاش کرتا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	کاش کرتے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلْتُمْ	کاش کرتے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلْتِ	کاش کرتی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلْتُمَا	کاش کرتیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلْتُنَّ	کاش کرتیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلْتُ	کاش کرتا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فَعَلْنَا	کاش کرتے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی تمنائی مثبت معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

لَیْتَمَا فُعِلَ	کاش کیا جاتا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلَا	کاش کیے جاتے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلُوْا	کاش کیے جاتے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلَتْ	کاش کی جاتی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلَتَا	کاش کی جاتیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلْنَ	کاش کی جاتیں وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلْتَ	کاش کیا جاتا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلْتُمَا	کاش کیے جاتے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلْتُمْ	کاش کیے جاتے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلْتِ	کاش کی جاتی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلْتُمَا	کاش کی جاتیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلْتُنَّ	کاش کی جاتیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلْتُ	کاش کیا جاتا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا فُعِلْنَا	کاش کیے جاتے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

لَیْتَمَا مَا فَعَلَ	کاش نہ کرتا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلَا	کاش نہ کرتے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلُوْا	کاش نہ کرتے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلَتْ	کاش نہ کرتی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلَتَا	کاش نہ کرتیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلْنَ	کاش نہ کرتیں وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلْتَ	کاش نہ کرتا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا	کاش نہ کرتے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُمْ	کاش نہ کرتے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلْتِ	کاش نہ کرتی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُمَا	کاش نہ کرتیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُنَّ	کاش نہ کرتیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلْتُ	کاش نہ کرتا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فَعَلْنَا	کاش نہ کرتے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی تمنائی منفی معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

صرف کبیر فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

لَیْتَمَا مَا فُعِلَ	کاش نہ کیا جاتا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر غائب، فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلَا	کاش نہ کیے جاتے وہ دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلُوْا	کاش نہ کیے جاتے وہ تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر غائبین فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَعَلَّمَا مَا فُعِلَتْ	کاش نہ کی جاتی وہ ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلَتَا	کاش نہ کی جاتیں وہ دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلْنَ	کاش نہ کی جاتیں وہ تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلْتَ	کاش نہ کیا جاتا تو ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد مذکر مخاطب فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا	کاش نہ کیے جاتے تم دو مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُمْ	کاش نہ کیے جاتے تم تمام مرد زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مذکر مخاطبین فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلْتِ	کاش نہ کی جاتی تو ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُمَا	کاش نہ کی جاتیں تم دو عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُنَّ	کاش نہ کی جاتیں تم تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ جمع مؤنث مخاطبات فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلْتُ	کاش نہ کیا جاتا میں ایک مرد یا ایک عورت زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ واحد متکلم فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ
لَیْتَمَا مَا فُعِلْنَا	کاش نہ کیے جاتے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا تمام مرد یا تمام عورتیں زمانے گزرے ہوئے میں	صیغہ متکلم مع الغیر فعل ماضی تمنائی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی فعل ماضی بود چوں خواہی کہ مضارع بناکنی یکے را از علامت ہائے مضارع در اول او در آر۔ یہ سب کچھ جو کہا گیا ہے بحث فعل ماضی کی تھی۔ جب تو چاہے کہ فعل مضارع بنائے تو مضارع کی علامتوں میں سے ایک علامت کو فعل ماضی کے اول میں لا، اور یہ بات اس تقدیر پر ہے کہ جب فعل مضارع مشتق ہو فعل ماضی سے جیسا کہ کوفیوں کا مذہب ہے۔

تنبیہ جان تو کہ اشتقاق مضارع کا مصدر سے ہے نہ فعل ماضی سے۔ چنانچہ بعض صرفیوں نے کہا کہ "یَفْعَلُ فَعْلٌ" بسکون عین سے بنایا گیا نہ کہ "فَعَلَ" سے اور اسی کو صاحب فصول نے منہیہ میں کہا کہ یہی تحقیق ہے اور بنا فعل مضارع۔ مثبت معروف کی مصدر سے اس طور سے ہے کہ اگر مصدر سہ حرفی ہے تو علامت مضارع کی اول مصدر میں لاتے ہیں اور ماقبل اس کا کبھی مفتوح ہوتا ہے اور کبھی مکسور اور کبھی مضموم اور اگر مصدر چار حرفی ہو تو علامت مضارع کی مصدر کے اول میں لاتے ہیں اور ماقبل آخر کو کسرہ دیتے ہیں اور اگر مصدر سہ حرفی ہو چار حرفی نہ ہو تو علامت مضارع مفتوح اول مصدر میں لاتے ہیں پس اگر اول مصدر میں تا ہو تو صیغہ اپنے حال پر رہتا ہے اور اگر تا نہ ہو تو ماقبل آخر کو مکسور اور آخر مضارع مرفوع ہوتا ہے، اگر اول میں حرف ناصب یا جازم نہ ہو، اور اگر ہوگا تو نصب اور جزم کرے گا۔۔۔ انتہی۔

اور علامہ تفتازانی اور بعض محققین و متاخرین کہتے ہیں کہ تحقیق یہ ہے کہ فعل مضارع فعل ماضی سے بنایا گیا اور اس پر دلیل لاتے ہیں کہ مضارع فعل ہے اور ماضی بھی فعل ہے پس باہم مناسبت بہت ہے بخلاف مصدر کے کہ اسم ہے ساتھ مضارع کے مناسبت نہیں رکھتا ہے بخلاف ماضی کے کہ بجہت تعلیل، تغیر کے مناسبت ساتھ مصدر کے رکھتا ہے۔ اس واسطے مصدر سے مشتق ہوا بخلاف مضارع کے کہ اس میں تغیر بہت ہے اور بعض صرفی جواب دیتے ہیں کہ مصدر اصل ہے اور ماضی اس کی فرع ہے اور جس کی بنا اصل سے ممکن اور صحیح ہو اس کو فرع سے نکالنے کی حاجت نہیں کہ فرع میں معنی اصل کے اور مادہ اس کا باقی رہتا ہے اور ماضی میں زمانہ گزشتہ ماخوذ ہے اور یہ مضارع میں باقی نہیں رہتا ہے جان تو اے طالب علم "نَوَّرَ اللّٰهُ قَلْبَكَ وَ قَلْبَنَا" اگرچہ بحث ظاہر کلام مصنف سے اشتقاق مضارع کا ماضی سے اور امر و نہی کا مضارع سے معلوم ہوتا ہے یہ واسطے آسانی کے ہے۔ اور در حقیقت مصنف کو بھی رجحان اسی مذہب و تحقیق کی طرف ہے اس واسطے کہ تقسیم فعل میں کہ کہا جملہ افعال متصرفہ بر سہ گونہ است ماضی و مستقبل و حال۔ مضارع کو بھی قسم و مقابل ماضی کا گردانا ہے نہ قسم و فرع ماضی اور لفظ متصرفہ سے بھی یہی سمجھا جاتا ہے ہاں اگر یہ کوئی کہے کہ اس صورت میں امر خارج ہو جاتا ہے اشتقاق مصدر سے سوا ایسا نہیں بلکہ مشتق ہے مصدر سے اور نہ ذکر کرنا اس کا تقسیم

میں اس وجہ سے ہے کہ یہ داخل ہے مستقبل میں یعنی اگر مستقبل میں معنی اخبار کے ہیں تو مضارع ہے اور اگر معنی انشاء کے ہیں تو امر و نہی پس تقریر بالا سے معلوم ہوا کہ ضمیر کلمہ او کی واقع ہے تین میں در اول اور در آر راجع طرف مضارع کے اور یہ مثل اس کے جیسا کہ کہا جاتا ہے سورۂ فاتحۃ الکتاب اول قرآن کا ہے اگرچہ آپ بھی قرآن سے ہے یا کہ مضاف الیہ محذوف ہے یعنی در اول اصول مضارع در آر یا مضاف الیہ فعل مطلق پایا جائے یعنی در اول فعل مطلق در آر۔

سوال بعد ماضی کے مضارع کو کیوں ذکر کیا؟ امر و نہی کو کیوں ذکر نہیں کیا؟

جواب اس واسطے کہ اسم فاعل و اسم مفعول، امر و نہی ماخوذ ہیں مضارع سے۔

سوال علامت کس کو کہتے ہیں؟

جواب جس سے دوسری چیز پہچانی جائے جیسا کہ حروف اَتَیْنَ سے مضارع پہچانا جاتا ہے۔

سوال مستقبل کو بنایا ماضی سے ساتھ زیادہ کرنے حروف کے، حروف کو کم کر کے کیوں نہیں بنایا؟

جواب اس واسطے کہ صورت نقصان میں ثلاثی مجرد میں دو حرف باقی رہتے ہیں اور کلمہ معرب کم قدر مناسب سے نہیں ہوتا کہ ادنیٰ تین حرف ہیں۔

سوال اگر ماضی میں یہ حروف زیادہ ہوتے اور مضارع میں کم کرتے تو کچھ قباحت نہ تھی۔

جواب لائق زیادتی کے مضارع ہے اس واسطے کہ مزید علیہ و منقوص بعد اصل کے ہوتا ہے اور مضارع بعد ماضی کے ہے بحسب ذات و زمانہ کے۔

سوال حروف مضارع کو کس واسطے اول میں لاتے ہیں آخر میں کیوں نہیں لاتے؟

جواب پہلا: تا کہ اوّل کلام سے سامع کو معلوم ہو کہ یہ مضارع ہے بخلاف ترکیب دوسری کے سامع کو انتشار ہوگا کہ ماضی ہے یا مضارع۔

جواب دوسرا: اگر یا کو آخر میں زیادہ کریں تو مشابہ ہوگا اُس مصدر کے ساتھ جو مضاف ہو طرف یائے متکلم کے اور اگر الف و نون و تا کو زیادہ کریں تو مشابہ ہوگا ساتھ بعض ماضی کے صیغوں کے۔

سوال مضارع کے شروع میں یہ حرف کس لیے زیادہ کرتے ہیں؟

جواب چونکہ ماضی و مضارع کے درمیان اختلاف ہے چاہا کہ لفظ میں بھی مخالفت ہو۔

سوال حروف مضارع پر کون کون سی حرکت ہوتی ہے؟

جواب سب ابواب ثلاثی مجرد ومزید فیہ میں مفتوح ہے مگر چار ابواب میں مضموم ہوتا ہے۔ یعنی باب افعال وتفعیل ومفاعلۃ وفعللۃ مثل "اَکْرَمَ یُکْرِمُ، صَرَّفَ یُصَرِّفُ بالتشدید وَ قَاتَلَ یُقَاتِلُ ، بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ" ایسے ہی لکھا ہے صاحبِ صرف میر وغیرہ نے۔ ورنہ تحقیق یوں ہے اگر ماضی چہار حرف ہے خواہ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق برباعی ہو یا ملحق برباعی مجرد ہو یا رباعی ہو اور ہمزہ وصل اس میں نہ ہو اس صورت میں علامت مضارع مضموم ہوتی ہے اور ماقبل آخر مکسور مثل "اَکْرَمَ یُکْرِمُ وَ صَرَّفَ یُصَرِّفُ وَ قَاتَلَ یُقَاتِلُ وَ جَلْبَبَ وَ یُجَلْبِبُ وَ قَلْنَسَ یُقَلْنِسُ وَ جَوْرَبَ یُجَوْرِبُ وَ سَرْوَلَ یُسَرْوِلُ وَ خَیْعَلَ یُخَیْعِلُ وَ شَرْیَفَ یُشَرْیِفُ قَلْسٰی یُقَلْسِیْ بَعْثَرَ یُبَعْثِرُ" اور باقی میں مفتوح آتا ہے۔ اور تفصیل اس مقام کی ان شاء اللہ تعالیٰ شرح منشعب میں بیان ہوگی اور بعض کے نزدیک ثلاثی مجرد میں مکسور بھی آتا ہے مثل "اِعْلَمُ" بکسر ہمزہ صیغہ واحد متکلم۔

سوال ان چاروں باب مذکورہ میں مضموم کیوں ہیں؟

جواب چار حرفی فرع ثلاثی کی ہے کہ وجود اس کا بدوں اس کے متصور نہیں ہے۔ اور ضمہ بھی فرع فتحہ کا ہے پس فرع کو فرع دینا اولیٰ ہے۔

سوال ضمہ فرع فتحہ کا کیوں کر ہے؟

جواب پہلا: اس کی وجہ بحث مجہول ماضی میں مذکور ہے۔

جواب دوسرا: اگر "یُکْرِمُ" میں یا کو فتحہ دیں تو التباس ہوتا ہے مضارع ثلاثی مجرد کے ساتھ۔ پس دیا ضمہ اور حمل اس مضارع کو اُس باب پر جس کی ماضی میں چار حرف ہوں۔

سوال "یُدَحْرِجُ ویُقَاتِلُ ویُصَرِّفُ" میں اگر فتحہ دیں تو التباس کسی چیز کے ساتھ نہیں ہے۔ چاہیے کہ ان صیغوں میں فتحہ دیتے اور "یُکْرِمُ" کو ان پر حمل کرتے اس واسطے کہ حمل قلیل کا کثیر پر بہتر ہے عکس سے۔

جواب چونکہ حمل قلیل سے اوپر کثیر کے التباس لازم آتا ہے اگرچہ صورت وحدۃ میں ہے یعنی "یُکْرِمُ" اس واسطے حمل کثیر کا اوپر قلیل کا اولیٰ ہے اور اکثر ایسا حمل واقع ہے جیسا کہ "تَعِدُ وَ اَعِدُ وَ نَعِدُ" کو اوپر "یَعِدُ" کے حمل کرتے ہیں۔

فائدہ بعض لغات میں سوائے ان چار باب کے جن کا ذکر ہوا ہے جس وقت ماضی مکسور العین اور مکسور الہمزہ ہو واسطے دلالت کرنے اوپر کسرۂ ماضی کے حروف مضارع کو کسرہ دیتے ہیں مثل "یِعْلَمُ، یِسْتَنْصِرُ" کے اور بعض یا کو مستثنیٰ کرتے ہیں بوجہ ثقیل ہونے کسرہ کے اور یا کے۔

سوال کسرہ پہ دلالت کرنے کے لیے ماضی کا کسرہ کسی اور حرف کو سوائے حروف مضارع کے کیوں نہ دیا؟

جواب اول: اس واسطے کہ حروف مضارع کے زائد ہیں اور تصرف زائد میں بہتر ہے

جواب دوسرا: اس واسطے کہ کسرہ علامت مضارع کو دیتے ہیں تا کہ پہلے ہی دلالت کرے اوپر کسرہ ماضی کے اور اکثر نسخوں میں مابعد اس قول کے کہ در اول او در آر، یہ بھی عبارت پائی گئی ہے۔ وفا کلمہ را ساکن کن وعین کلمہ را برحالت خود بگزار ولام کلمہ را ضم کن۔ یعنی فا کلمہ کو ثلاثی مجرد میں ساکن کر اور رباعی مجرد میں اپنی اپنی حالت پر چھوڑ۔

سوال ثلاثی مجرد میں فا کو کیوں ساکن کرتے ہیں؟

جواب تا کہ اجتماع چار حرکت کا پے در پے لازم نہ آئے۔

سوال رباعی میں کس واسطے فا کو ساکن نہیں کرتے؟

جواب کسی طرح کی کراہت اس جگہ لازم نہیں آتی ہے پس ضرورت سکون کی نہیں۔

سوال اکثر ثلاثی مجرد میں عینِ فعل کو ساکن کرتے اور فائے فعل کو اپنی حالت پر چھوڑتے تا ہم قباحت نہیں ہوتی؟

جواب چار حرکت کا پے در پے آنا بوجہ داخل ہونے حرف مضارع کے لازم آیا چونکہ سکون حرف مضارع کو ممکن نہ تھا بوجہ ابتدائے سکون کے لہٰذا فا کلمہ کو ساکن کیا۔

قولہ: وعین کلمہ را برحالت خود بگزار یعنی ثلاثی مجرد اور رباعی مجرد میں بھی۔

وقولہ: لام کلمہ را ضم کن۔ یعنی لام کلمہ کو ضمہ دے دونوں صورتوں میں اور رباعی مجرد میں لام اول کو کسرہ دے۔

سوال مصنف کو مناسب تھا لانا لفظ رفع کا ضمہ کے مقام پر اس واسطے کہ مضارع معرب ہے۔؟

جواب یہ اس لیے لائے تا کہ یہ نہ سمجھا جائے کہ ضمہ کا اطلاق لفظ معرب پر نہیں ہوتا ہے حالانکہ ضمہ عام ہے اطلاق اس کا معرب ومبنی دونوں پر ہوتا ہے۔

تمہید اب منظور ہوا مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو یہاں علامت مضارع کی بیان کرے اور تقسیم اس کی کہ کون کس واسطے آتا ہے۔ پس کہا:

وعلامت مضارع چار حرف اند الف وتا ویا ونون کہ مجموعہ وے لفظ اتین باشد۔ یعنی علامت مضارع کے چار حرف ہیں الف وتا ویا ونون کہ مجموعہ وے بہیئت ترکیبی اس کے لفظ اتین ہوتا ہے۔

سوال یہ چار حرف واسطے زیادتی کے کیوں خاص ہوئے؟

جواب اس واسطے کہ مستحق زیادتی کے حرف علت ہیں یعنی واؤ یا الف بسبب کثرت دورانگی کے کلام عرب میں کہ کوئی کلمہ ان سے خالی نہیں یا بالا صالت پائے جاتے ہیں یا پیرایہ حرکت میں آتے ہیں کہ یہ خود اعراب بالحروف ہیں یا تو خود موجود ہے اور الف بھی موجود ہے چونکہ ابتداء سکون کا محال تھا لہٰذا اس کو حرکت دی اور بھی ہمزہ والف قریب المخرج ہیں واسطے ابتداء کے الف کو ہمزہ کے ساتھ بدلا گیا تا کہ ابتدائے سکون لازم نہ آئے اور واؤ خود موجود نہیں اس کے بدلے تا کو لائے۔

سوال واؤ کس واسطے بدلا گیا؟

جواب تا کہ لازم نہ آئے "نَبَاُ الْکَلْبِ" یعنی آواز کتے کی وقت جمع ہونے تین واؤ کے۔ ایک واؤ اصلی دوسرا واؤ علامت مضارع تیسرا واؤ عطف۔ چنانچہ اس ترکیب میں ہے "یَطْلُبُ زَیْدٌ دِرْھَمًا وَوَعَدَ بَکْرٌ اَقْضَاہُ عِنْدَ الْغَدِ" یعنی طلب کرتا ہے زید درہم کو اور وعدہ کرتا ہے بکر کہ کل دوں گا۔

سوال واؤ کو تا کے ساتھ بدلا گیا دوسرے حرف کے ساتھ کیوں نہ بدلا گیا؟

جواب پہلا: بسبب ترجیح مرجح کے کہ واؤ بدل ہوا ساتھ تا کے مثل "اِتَّقَدَ" کے۔

جواب دوسرا: چونکہ واؤ واسطے مخاطب کے معین ہوا اور لانا اس کا مستکرہ ہوا پس بدلا گیا ایسے حرف کے ساتھ کہ حروف ضمیر واؤ مخاطب مرفوع سے یعنی "اَنْتَ" سے واسطے مناسبت کے پس اگر الف یا نون کے ساتھ بدل کرتے اور مضارع مخاطب میں لاتے تو مشابہ ہوتا متکلم کے دونوں صیغوں کے ساتھ اس لیے تا کو اختیار کیا اور باقی جواب آگے مذکور ہوں گے۔

سوال نون خارج ہے حروف علت سے اس کو کیوں علامت مضارع میں شمار کیا؟

جواب بوجہ مناسبت حروف مدولین کے لایا گیا کہ نون بھی مدہ ہے خیشوم میں اور حرف مدولین مدہ ہے حلق میں یا یہ ہے کہ نون مشابہ ہے واؤ کے خیشوم میں۔

سوال مجموعہ ان حروف کا لفظ اَتَیْنَ سے کیوں تعبیر کیا گیا دوسرے کو کیوں نہ مقرر کیا مثل "انیت یا ناتی یا نایت" کے؟

جواب لفظ اَتَیْنَ میں ایک لطف حاصل ہے دوسرے میں وہ نہیں ہے اس لیے کہ اَتین صیغہ جمع مؤنث غائبات کا صفت حروف کی ہے یعنی آمدند حروف یعنی آئے حروف اول مضارع میں بخلاف دوسرے مجموعہ کے کہ کوئی ان سے صفت حروف کی واقع نہیں ہوسکتے ہیں۔

تمہید مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے مضارع کی علامات بیان کرنے کے بعد چاہا کہ بیان کرے تقسیم ان علامات کی جس جس

صیغہ کے واسطے موضوع ہوئی پس کہا:

الف برائے وحدان حکایت نفس متکلم مذکر و مؤنث راست۔ لفظ "را" کو اصل کہو یا بمعنی برائے کے بہر کیف یہ لفظ را کا زائد ہے ایسے ہی عبارت آئندہ میں بھی زائد ہے پس یہ معنی ہوئے الف واسطے واحد حکایت نفس متکلم کے ہے۔

وتا برائے ہشت کلمہ راست سہ ازاں مر مذکر حاضر راست۔ یعنی وحد، تثنیہ اور جمع۔

وسہ ازاں مر مؤنث حاضر راست۔ یعنی واحد، تثنیہ اور جمع۔ ودو ازاں مر واحد و تثنیہ مؤنث غائب راست ویا برائے چہار کلمہ راست سہ ازاں مر مذکر غائب راست۔ یعنی واحد، تثنیہ اور جمع۔ ویکے مر جمع مؤنث غائب راست ونون برائے تثنیہ وجمع حکایت متکلم مذکر و مؤنث راست۔ معنی اس عبارت کے ظاہر ہیں۔

فائدہ کبھی صیغہ واحد متکلم کی جگہ صیغہ متکلم مع الغیر لاتے ہیں بنظر تعظیم کے مثل قولہ تعالیٰ "نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ" یعنی ہم تمہیں سب سے اچھا بیان سناتے ہیں۔

سوال الف واسطے واحد کے کس لیے مقرر ہوا؟

جواب اس واسطے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور الف کلمہ میں پڑھنا ممکن نہ تھا الف کو ہمزہ کے ساتھ بدل کیا اس وجہ سے کہ مخرج دونوں کا اقصائے حلق ہے مناسبت متحقق ہوئی موافقت اَنا کے کہ ضمیر مرفوع واحد متکلم کی ہے ہمزہ اس کے ساتھ مختص ہے اور وجہ اختصاص کی یہ ہے کہ مخرج اس کا ابتدائے مخرج کا ہے۔ اور متکلم مقدم ہے اس نسبت سے کہ اس سے ابتدائے کلام کی ہے۔ پس مناسبت متحقق ہوئی۔

سوال تا کو واسطے حاضر کے کیوں مقرر کیا؟

جواب واؤ علامت خطاب کا ہے اس واسطے کہ واؤ منتہی مخارج کا ہے یعنی شفت اور کلام بھی تمام ہوتا ہے اور پر مخاطب کے پر مناسبت ثابت ہوئی۔ پس اس واؤ کو تا کیا اور وجہ سے اس کی اوپر مذکور ہو چکی ہے۔

فائدہ تتباعد میں ایک تا کو حذف کیا۔ واسطے اجتماع دو حرف کے جنس واحد سے۔ اور عدم امکان ادغام کے اس واسطے کہ ابتداء سکون ممکن نہیں ہے۔

سوال کون سی تا حذف کی جائے گی؟

جواب بعض تا ثانیہ کو حذف کرتے ہیں اس واسطے کہ تا اول علامت مضارع کی ہے اور علامت محذوف نہیں ہوتی ہے اور سیبوہ نے اسی کو اختیار کیا اور بعض تائے اول کو حذف کرتے ہیں اس وجہ سے کہ تائے ثانیہ علامت باب کی ہے اور

حذف اس کا مخل معنی باب کا ہے۔

سوال یاواسطے غائب کے کس لیے مقرر ہوئی؟

جواب یائے اوسط مخارج سے ہے اور غائب بھی متوسط ہے یعنی ذکر اُس کا دائر ہے درمیان متکلم اور مخاطب کے۔

سوال کلمہ غائب کو واسطے پروردگار کے مستعمل کرتے ہیں مثل "یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی" کے باوجود کہ اللہ تعالیٰ غائب نہیں ہے۔

جواب بسبب غائب ہونے اس کی ذات کے ہمارے ظاہری حواس کے اعتبار سے۔

سوال صیغہ مذکر کا لایا جاتا ہے نہ کہ صیغہ مؤنث کا حالانکہ وہ ذات پاک نہ مذکر ہے نہ مؤنث۔

جواب بوجہ شرافت مذکر کے، مذکر لاتے ہیں۔

سوال واحد وتثنیہ مؤنث غائب میں کیوں تاء لاتے ہیں؟

جواب پہلا: مؤنث غائبہ میں دو اعتبار ہیں۔ ایک ذات کا یعنی تانیث کا دوسرا صفات کا یعنی غیبوبیت کا پس لانا ان دو صیغوں پر باعتبار ذات کے ہے اور اعتبار ذات کا مؤنث غائبہ میں راجح ہے صفات سے۔

جواب دوسرا: اس واسطے کہ واحد وتثنیہ غائبہ ماضی میں تا ہے۔

سوال واحدہ مؤنث ماضی میں تا ساکن ہے یہاں کیوں نہ ہوئی؟

جواب تاکہ ابتدائے سکون لازم نہ آئے۔

سوال پس فتح کس واسطے دیا؟ ضمہ وکسرہ کیوں نہ دیا؟

جواب واسطے موافقت دوسرے حروف کے کہ وہ مفتوح ہیں۔

سوال جمع مؤنث غائبات میں تا کو کیوں نہ لائے؟

جواب اول: اس واسطے کہ جمع مؤنث غائبات کا ماضی میں تا نہیں ہے پس رجوع طرف اصل کے ہے۔

جواب دوسرا: یا ثقیل ہے اور جمع قلیل پس ثقیل قلیل کو عطا کیا تاکہ رعایت وصف یعنی غیبوبیت متروک نہ ہو۔ پس اگر یا کو جمع میں بھی نہ لاتے تو کوئی نشانی ان صیغوں کی غائب ہونے پر نہ ہوتی۔

سوال نون کو واسطے متکلم مع الغیر کے کیوں مقرر کیا؟

جواب اول: اس واسطے کہ نون متعین ہو چکا واسطے متکلم کے ماضی میں کہ "فَعَلْنَا" ہے اس واسطے مضارع میں دیا۔

جواب دوسرا: واسطے مناسبت نون "نَحْنُ" کے کہ ضمیر مرفوع متکلم مع الغیر کی۔

سوال زیادتی حروف علت کی اولی ہے؟

جواب کوئی حروف حرف علت سے باقی نہ رہا اور نون قریب حرف علت کے ہے اور وجہ اس کی گزر چکی۔

سوال کس واسطے زیادہ کیا الف تثنیہ میں مثل "تَفْعَلَانِ" کے اور واؤ جمع مذکر غائب اور حاضر میں مثل "یَفْعَلُوْنَ و تَفْعَلُوْنَ" کے۔

جواب پہلا: واسطے موافقت تثنیہ و جمع اسم مذکر کے مثل "مُسْلِمَانِ مُسْلِمُوْنَ" کے اس واسطے کہ اسم میں الف اور واؤ علامت رفع کی ہے اور جمع اور تمام حرکات میں رفع عمدہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اسم کی فاعلیت و ابتدائیت پر۔ اور فاعل اور مبتدا عمدہ ہیں اس لیے کہ قیام فعل کا ساتھ فاعل کے ہے اور قیام خبر کا ساتھ مبتداء کے ہے اور دال اوپر عمدہ کے عمدہ ہے۔ اور اولاد آدم علیہ السلام جمیع مخلوق سے عمدہ و اشرف ہے۔ جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے "لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ" یعنی بے شک ہم نے بزرگی دی ہے بنی آدم کو۔ اور اس کے تکریم کا سبب یہ ہے کہ واسطے انتفاع اس کے جمیع موجودات ہے۔ اس دلیل سے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے عموماً "خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا" یعنی پیدا کیا ہم نے واسطے تمہارے وہ سب کچھ جو کہ زمین میں ہے۔ یہ عام واسطے ہر بنی آدم کے۔ اور فرمایا خصوصاً کہ مشہور ہے حدیث قدسی سے: "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" یعنی اگر آپ نہ ہوتے تو میں نہ پیدا کرتا زمین و آسمان۔ اور بنی نوع انسان سے مرد عمدہ ہے عورت سے۔ اس لیے کہ حواء علیہا السلام بعد آدم علیہ السلام کے رفع حوائج آدم کے پیدا ہوئیں اسی واسطے عمدہ کو عمدہ دیا۔

جواب دوسرا: الف تثنیہ کا واسطے مناسبت ھما کے اور واؤ جمع کا واسطے "ھُمْوْا" کے۔

جواب تیسرا: واسطے موافقت جمع و تثنیہ ماضی کے۔

تمہید چونکہ فعل مضارع کو رفع لازم ہے اور بعض صیغوں میں کسی وجہ سے رفع کا لانا دشوار ہے تو اس میں کیا طریقہ جاری کیا جائے۔ پس مصنف درپے ہوا بیان طریقہ اور اشارہ کرنے طرف تقسیم اعراب کے بالحرکت و بالحروف کے پس کہا: ودر ہفت محل نون اعرابی را در آر۔ یعنی سات جگہ یعنی آخر سات صیغوں میں نون جو کہ اعراب کے عوض ہے، لا تو۔

سوال نون اعرابی کو سات محل میں کس واسطے لاتے ہیں؟

جواب اوّل: اس لیے کہ اصل اعراب بالحرکت ہے اور فرع اس کا بالحروف چونکہ بسبب لحوق ضمائر متصل کے ساتھ مذکورہ صیغوں کے اصل اعراب رفع کا لانا ممکن نہ تھا اس واسطے کہ ضمائر تمام مبنی ہیں اور الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور رفع واؤ

پر ثقیل ہے اس لیے اعراب فرعی جو کہ نون ہے متعین کیا۔ اور اسی لیے اسے نون اعرابی کہتے ہیں کیونکہ رفع کے بدلے میں آیا ہے۔ جیسا کہ اسماء میں الف وواؤ حالت رفع میں اور یا حالت نصب وجر میں آتے ہیں۔ مثلاً " جَآءَ الزَّیْدَانِ وَ جَآءَ الزَّیْدُوْنَ وَ رَأَیْتُ الزَّیْدِیْنَ "

جواب دوسرا: بسبب زیادہ متصل ہونے ضمائر کے مثل واؤ کے جمع مذکر غائب وحاضر کے اور یا واحد مؤنث حاضر میں اور الف تثنیہ چار غائبین وحاضرین میں آخر فعل کا بمنزلہ وسط کلمہ کے ہے اور فعل مضارع معرب ہے اور اس کو اعراب دینا بھی ضروری ہے پس اگر اعراب قبل ضمائر کے لاتے ہیں تو باعتبار ظاہر کے گویا کہ اوسط میں ہوتا ہے اور اگر ضمائر پر داخل کرتے ہیں تو حقیقت میں دوسرے کلمہ میں داخل ہونا اعراب کا پایا جاتا ہے۔ اسی لیے عوض اعراب کے نون کو قرار دیا۔

سوال حرف زائد بہت ہیں وجہ تعین نون کی کیا ہے؟

جواب اس لیے کہ اس کو مشابہت ہے واؤ کے ساتھ۔

سوال مشابہت حرف علت کے ساتھ کس واسطے اعتبار کی؟

جواب پہلا: اس واسطے کہ علامت مضارع کی یہی ہیں حرف علت کی چوتھا نون بنا پر مشابہت مذکور کے۔

جواب دوسرا: سوال اول کا رفع اقوی اعراب کا ہے اور ثبوت نون حذف نون سے قوی ہے پس اقوی کو اقوی دیا۔

جواب تیسرا: لائق زیادہ کرنے کے حروف علت کے ہیں چونکہ زیادتی ان کے اوائل فعل میں ہو چکی تھی کہ نون کو یہ بھی حروف زیادت سے ہے اور ساتھ حرف علت کے مناسبت تامہ رکھتا ہے یعنی قریب المخرج ہے۔ اس واسطے عوض میں لایا گیا۔

جواب چوتھا: اس واسطے کہ مناسبت واؤ کی ہے اور واؤ دو ضمہ سے پیدا ہوتا ہے اور اعراب مضارع کا بھی ضمہ ہے اس لیے عوض میں لایا گیا۔

جواب پانچواں: نون تنوین سے پیدا ہوتا ہے یعنی دو ضمہ یا دو کسرہ یا دو فتحہ سے۔ اس واسطے کہا جاتا ہے کہ تنوین نون ساکن کا نام ہے۔ پس بجہت کمال مناسبت بلکہ بجہت کمال اتحاد کے گویا کہ یہ خود اعراب ہے۔ اس واسطے مقرر کیا۔

تمہید چونکہ کلام بالا میں اجمال تھا تفصیل محل وطرز استعمال نون سے کہ بالسکون یا بالحرکت ہے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کو تفصیل اس اجمال کی منظور ہوئی۔ پس کہا:

چہار تثنیہ کہ نون اعرابی در۔ینہا مکسور باشد و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکے واحد مؤنث حاضر کہ نون اعرابی در۔ینہا مفتوح باشد۔

یعنی وہ سات محل جس میں نون اعرابی آتا ہے یہ ہیں: چار تثنیہ وحاضرین کے کہ نون اعرابی اس میں مکسور ہوتا ہے اور دو جمع؛ ایک جمع مذکر غائب اور دوسرا جمع مذکر حاضر اور ساتواں واحد مؤنث حاضر، ان تینوں صیغوں میں نون اعرابی مفتوح ہوتا ہے۔

سوال تثنیہ کے چار صیغوں میں نون مکسور اور باقی تین صیغوں میں مفتوح کیوں ہوتا ہے؟

جواب پہلا: جمع مذکر غائب و حاضر میں ماقبل نون کے واؤ ہے اور واحدہ مؤنث مخاطبہ میں ماقبل نون کے یا ہے اور واؤ و یا دونوں ثقیل ہیں پس اگر ان تینوں جگہ نون کو کسرہ یا ضمہ دیتے تو ثقل زیادہ ہوتا۔ اس لیے نون کو فتحہ دیا گیا جو کہ اخف الحرکات ہے تا کہ اعتدال ہو جائے۔ اور تثنیہ میں چونکہ ماقبل نون کے الف ہے پس نون متحمل ہر اعراب کا ہے اور حال یہ ہے کہ نون اصل میں حرف ساکن تھا اس قاعدہ سے "اَلسَّاكِنُ اِذَا حُرِّكَ حُرِّكَ بِالْكَسْرِ" مرجح کسرہ کے ہوا۔ اس لیے کسرہ دیا۔

جواب دوسرا: تثنیہ کے باب میں کسرہ متوسط ہے ضمہ وفتحہ کے درمیان اور تثنیہ بھی متوسط ہے واحد و جمع میں پس دینا متوسط کو متوسط اولیٰ ہے۔

جواب تیسرا: مشابہت رکھنے ساتھ تثنیہ اسم کے مثل "رَجُلَانِ یا قَائِمَانِ" کے۔

جواب چوتھا: فتحہ جمع میں واسطے فرق تثنیہ کے ہے۔

فائدہ کبھی نون تثنیہ کو فتحہ و ضمہ دے دیتے ہیں جیسا کہ "اَتَعِدَانِنِیْ" ساتھ فتحہ نون کے، "وَ تُرْزَقَانِهٖ" بضم نون کے قراءت شاذہ سے ہے۔

سوال نون اعرابی کو آخر مستقبل میں کس واسطے لاتے ہیں۔

جواب نون اعرابی بدل اعراب سے ہے اور محل اعراب آخر کلمہ ہے۔

سوال محل اعراب کا آخر کلمہ کیوں قرار دیا؟

جواب اس لیے کہ اعراب دال ہے صفتِ کلمہ پر یعنی فاعلیت یا مفعولیت پر اور صفت کا رتبہ موصوف کے بعد ہوتا ہے اس لیے اعراب کو آخر کلمہ پر لایا گیا۔

سوال جب نون اعرابی بدل اعراب رفع کے ہے تو "یَفْعَلُوْنَ وَ تَفْعَلُوْنَ" میں باوجود حرکت رفع لام کے نون اعرابی کو کس واسطے لاتے ہیں؟

جواب یہ رفع واحد کا نہیں ہے بلکہ وہ ضمہ ہے کہ بسبب مناسبت واؤ کے لایا گیا۔

تمہید جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ تعریف مضارع اوراس کے بنانے کے طریقہ سے فارغ ہوا تو شروع ہوا بیانِ اوزان یعنی موزون پہ اس کی ہر ایک قسم کے۔ علیحدہ علیحدہ ساتھ بحث جداگانہ کے۔ پس کہا:

بحث اثبات فعل مضارع معروف

"یَفْعَلُ" کرتا ہے یا کرے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔ "یَفْعَلَانِ" کرتے ہیں یا کریں گے وہ دومرد زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ تثنیہ مذکر غائبین، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔ "یَفْعَلُوْنَ" کرتے ہیں یا کریں گے وہ سب مرد زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ جمع مذکر غائبین، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔

"تَفْعَلُ" کرتی ہے یا کرے گی وہ ایک عورت زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ بحث فعل مضارع مثبت معروف۔ "تَفْعَلَانِ" کرتی ہیں یا کریں گی وہ دوعورتیں زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین بحث فعل مضارع مثبت معروف۔ "یَفْعَلْنَ" کرتی ہیں یا کریں گی وہ سب عورتیں زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ جمع مؤنث غائبات بحث فعل مضارع مثبت معروف۔

"تَفْعَلُ" کرتا ہے یا کرے گا تو ایک مرد، زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ واحد مذکر مُخَاطَب، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔ "تَفْعَلَانِ" کرتے ہو یا کرو گے تم دومرد، زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ تثنیہ مذکر مُخَاطَبَیْن، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔ "تَفْعَلُوْنَ" کرتے ہو یا کرو گے تم سب مرد، زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ واحد مذکر مُخَاطَبِیْن، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔

"تَفْعَلِیْنَ" کرتی ہو یا کرو گی تو ایک عورت، زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ واحدہ مؤنث مُخَاطَبَہ، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔ "تَفْعَلَانِ" کرتی ہو یا کرو گی تم دوعورتیں،، زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ تثنیہ مؤنث مُخَاطَبَتَیْن، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔ "تَفْعَلْنَ" کرتی ہو یا کرو گی تم سب عورتیں،، زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ جمع مؤنث مُخَاطَبَات، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔

"اَفْعَلُ" کرتا ہوں یا کروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت، زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ واحد متکلم، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔ "نَفْعَلُ" کرتے ہیں یا کریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں، زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ متکلم مع الغیر، بحث فعل مضارع مثبت معروف۔

تمہید چونکہ مجہول فرع معروف کا ہے اس لیے مصنف نے پیچھے معروف کا بیان کیا۔

فصل: ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع معروف بود چوں خواہی کہ فعل مضارع مجہول بنائی۔

یعنی یہ جو کچھ کہا گیا بحث اثبات فعل مضارع معروف سے متعلق تھا۔ جب تو فعل مضارع مجہول بنانا چاہے تو طریقہ اُس کا یہ ہے۔

علامت مضارع راضمہ دہ۔ یعنی علامت مضارع کو ضمہ دے اگر ضمہ نہ ہو بلکہ فتح ہو اور برائے جمہور کے یا کسرہ ہو بنا بر لغت بعض کے جیسا کہ گزرا اور اگر ضمہ ہو تو اپنے حال پر رہے گا۔

وعین کلمہ رافتحہ دہ در دو حال۔ اور عین کلمہ کو فتحہ دے دو صورت میں یعنی اگر عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو اور اگر مفتوح ہو بدستور باقی رہے گا۔ قول مصنف کا در دو حال از روئے تقریر بالا بحسب اختلاف جمہور اور بعض کے متعلق ضمہ علامت مضارع وفتحہ عین کلمہ کا ہے۔

ولام کلمہ را بر حالت خود بگذار تا مضارع مجہول گردد۔ یعنی لام کلمہ کو اپنی حالت پر چھوڑ دے اس لیے کہ کوئی تغیر دینے والا رفع کا نہیں پایا گیا۔ پس یہ سب طریقہ اس واسطے ہے تا کہ فعل مضارع مجہول بن جائے۔

سوال یہ قاعدہ مجہول فقط ثلاثی مجرد میں پایا جاتا ہے نہ کہ ثلاثی مزید فیہ ورباعی مجرد ورباعی مزید فیہ میں۔ پس چاہیے کہ ایسا قاعدہ بیان کیا جائے جو شامل ہو فعل کے تمام صیغوں کو پس یوں کہا جائے کہ علامت مضارع کو ضمہ دے اور ماقبل آخر کو فتحہ دے تا کہ مضارع مجہول بن جائے۔ پس یہ قاعدہ مطرد ہے جمیع افعال میں ثلاثی ہو یا رباعی ہو مجرد ہو یا مزید فیہ جیسے "یُضْرَبُ، یُسْتَنْصَرُ وَیُکْرَمُ وَیُدَحْرَجُ" اور ان کی مثل۔

جواب پہلا: مجہول فرع ہے معروف کا اور ضمہ بھی فرع ہے فتحہ کا۔ اس کی وجہ اوپر گزر چکی ہے۔

جواب دوسرا: ماضی مجہول کی مناسبت سے کہ اوّل اس کا بھی مضموم ہے اور باقی اسولہ واجوبہ بحث ماضی مجہول میں مذکور ہو چکی

سوال عین کلمہ کو فتحہ کس واسطے دیا؟

جواب تا کہ ضمہ اول ساتھ فتحہ عین کے معتدل ہو جائے۔ اس لیے کہ مضارع ثقیل ہے ماضی سے بسبب زیادتی حروف اتین کے۔ پس لحاظ اعتدال کا ضرور ہے۔ بعض نے صرفیوں کا قول نقل کیا کہ صیغہ "یُفْعَلُ مثل فُعْلَلُ" کے ہے

حرکات وسکنات میں اوراس وزن پر کوئی کلمہ کلام عرب میں نہیں آیا ہے الا نادر پس یہ وزن غیر معقول ہوئے اور مجہول بھی غیر معقول ہے اس لیے اختیار کیا گیا۔

تمہید اب مصنف رحمۃ اللہ علیہ حسب ضابطہ مجہول بالا کی اوزان سے آگاہ کرتا ہے۔

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

"یُفْعَلُ" کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع مثبت مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ۔

"یُفْعَلَانِ یُفْعَلُوْنَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ یُفْعَلْنَ تُفْعَلُ تُفْعَلَانِ تُفْعَلُوْنَ تُفْعَلِیْنَ تُفْعَلَانِ تُفْعَلْنَ اُفْعَلُ نُفْعَلُ" ان کے معانی اور کہنے کا طریقہ مع قیود ظاہر کے حاجت بیان کی نہیں۔

تمہید مصنف رحمۃ اللہ علیہ معروف ومجہول کے بیان سے فارغ ہوا تو چاہا کہ کوئی ایسی قسم بیان کرے جو مخالف ہو اس کے یعنی معروف ومجہول کے جو ساتھ "لا" کے ہے، علیحدہ فصل میں۔ پس کہا:

فصل ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل مضارع مجہول بود چوں خواہی کہ نفی بلا بنا کنی لائے نفی۔ یعنی وہ "لا" جو فعل نفی پر دلالت کرتا ہے۔ در اوّل او در آر۔ یعنی جو کچھ کہا گیا بحث اثبات فعل مضارع مجہول مثبت کے متعلق تھی جب تو چاہے کہ فعل مضارع منفی حرف "لا" کے ساتھ بنائے فقط حرف "لا" کو تو فعل مضارع کے اوّل میں لا۔

فائدہ اے مخاطب تو جان کہ "لا" چار قسم پر ہے۔ اوّل واسطے نفی کے مطلقاً۔ دوسرا واسطے نفی جنس شئے کے۔ تیسرا جو مشابہ لیس کے۔ چوتھا واسطے انشاء منفی کے۔ جبکہ اوّل عامل اور آخری تین غیر عامل ہیں۔ چونکہ مصنف کی غرض اس مقام پر ایسے "لا" کی ہے جو منفی مطلق کے لیے مفید ہے۔ یعنی غیر عاملہ تھا اس لیے کہا لائے نفی در اول او در آر و لائے نفی در لفظ مضارع ہیچ عمل نہ کند۔

سوال مبحث لائے نفی کو مبحث مثبت کے بعد کیوں ذکر کیا؟

جواب اس لیے کہ منفی مثبت کی فرع ہے۔

سوال لائے نفی کو اوّل مضارع میں کیوں لاتے ہیں؟

جواب تا کہ ابتدائے کلام سے سامع آگاہ ہو جائے کہ یہ کلام منفی ہے۔

ولا نفی در لفظ مضارع ہیچ عمل نہ کند بقیاس مائے نفی کے چنانچہ بود۔ یعنی لائے نفی کا لفظ مضارع میں کچھ عمل نہیں کرتا ہے جیسا

کہ تھا اسی طریق پر رہتا ہے۔

تمہید اس سے یہ خدشہ ہوتا ہے کہ لائے نفی جس طرح لفظِ مضارع میں عمل نہیں کرتا ویسا ہی اس کے معنی میں بھی عمل نہیں کرتا ہے اس لیے کہ معنی فعل مضارع کے جیسے تھے ویسے ہی باقی رہتے ہیں اور نفی کلمہ "لا" سے مستفاد ہے پس جواب دیا مصنف نے ساتھ اپنے قول کے: لیکن درمعنی کند۔ لیکن عمل معنی میں کرتا ہے یعنی فعل مضارع مثبت را بمعنی فعل مضارع منفی گرداند۔ یعنی اس قول (لیکن عمل درمعنی کند) سے مراد یہ ہے کہ فعل مضارع کے مثبت معنی کو منفی میں بدل دیتا ہے اور تفصیل اس معنی کی مبحث ماضی منفی میں بیان کی گئی ہے۔

سوال جس طرح فعل مضارع کی نفی "لَا" سے ہوتی ہے اسی طرح کلمہ "مَا" سے بھی ہوتی ہے جیسے "مَا یُضِلُّ بِهٖ اِلَّا الْفَاسِقِیْنَ" تو وجہ تخصیص "لَا" سے کیوں کی؟

جواب کثرتِ استعمال کی وجہ سے یعنی "لَا" نفی کا فعل مضارع پر اکثر آتا ہے بخلاف مائے نفی کے۔

سوال فعل مضارع پر "مَا و لَا" کے داخل ہونے کے بعد اس کا معنی حال واستقبال کا برقرار رہتا ہے یا دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ خاص ہوجاتا ہے؟

جواب رضی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ "مَا" کے داخل ہونے سے مختص معنی حال کے ہوتے ہیں جیسے "مَا یَقُوْمُ زَیْدٌ" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ سیبویہ کے نزدیک "لَا" کے داخل ہونے سے مستقبل کے معنی ہوتے ہیں اور ابن مالک کہتے ہیں کہ صلاحیت حال کی بھی رکھتا ہے۔ ابن مالک کا قول مستحسن معلوم ہوتا ہے۔ بقولہ تعالیٰ: "قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ" بعض کہتے ہیں کہ مذہب سیبویہ کا بھی بعید نہیں جیسے بقولہ تعالیٰ "لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ"۔

بحث نفی فعل مضارع معروف

"لَا یَفْعَلُ" نہیں کرتا ہے یا نہیں کرے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع منفی معروف، ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔

"لَا یَفْعَلَانِ لَا یَفْعَلُوْنَ لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَانِ لَا یَفْعَلْنَ لَا تَفْعَلُ لَا تَفْعَلَانِ لَا تَفْعَلُوْنَ لَا تَفْعَلِیْنَ لَا تَفْعَلَانِ لَا تَفْعَلْنَ لَا اَفْعَلُ لَا نَفْعَلُ" معانی ان کے اور طریقہ کہنے کا ساتھ قیود کے ظاہر ہے حاجت بیان کی نہیں۔

تمہید جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ بحث فعل مضارع منفی معروف سے فارغ ہوا تو فعل مضارع منفی مجہول کی بحث شروع کی۔ پس کہا:

بحث نفی فعل مضارع مجہول

"لَا یُفْعَلُ" نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ حال یا استقبال میں، صیغہ واحد مذکر غائب، بحث فعل مضارع منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔

"لَا یُفْعَلَانِ لَا یُفْعَلُوْنَ لَا تُفْعَلُ لَا تُفْعَلَانِ لَا یُفْعَلْنَ لَا تُفْعَلُ لَا تُفْعَلَانِ لَا تُفْعَلُوْنَ لَا تُفْعَلِیْنَ لَا تُفْعَلَانِ لَا تُفْعَلْنَ لَا اُفْعَلُ لَا نُفْعَلُ" ان صیغوں کے معانی اوپر متذکر کے روشن ہیں۔

تمہید جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ نفی کی ایک قسم سے فارغ ہوا تو اُس نے چاہا کہ فعل مضارع منفی کی اقسام میں سے نفی کی دوسری قسم بھی بیان کرے۔ پس کہا:

این ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی فعل مضارع معروف و مجہول بلا بود چون خواہی کہ نفی تاکید بلن بنا کنی در اوّل فعل مضارع معروف یا مجہول در آر۔ یعنی جو کچھ کہا گیا بحث نفی فعل مضارع ساتھ "لا" کے تھا جو چاہے تو کہ فعل مضارع منفی ساتھ "لَنْ" کے بنائے تو حرف "لَنْ" اوّل مضارع میں لا تو۔

سوال بحث نفی "بِلَنْ" کو بحث نفی "بِلَا" سے بعد میں کیوں ذکر کیا؟

جواب پہلا: اس لیے کہ لائے نفی کا لفظ مضارع میں کچھ تغیر نہیں دیتا ہے اور "لَنْ" متغیر کرتا ہے اور جو چیز کہ تغیر نہ دے بحال خود باقی رہے وہ اشرف ہے اور اشرف لائق تقدیم کے ہے۔

جواب دوسرا: نفی "بِلَا" مطلق ہے اور نفی "بِلَنْ" مقید ہے بتاکید اور مطلق مقدم ہے مقید پر۔

سوال "لَنْ" کو اوّل مضارع میں لاتے ہیں آخر میں کیوں نہیں لاتے؟

جواب تاکہ سامع ابتدائے کلام متکلم کے اسباب پر آگاہ ہو کہ یہ نفی بلن ہے۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے در اول فعل مضارع کہا و در اوّل او کیوں نہ کہا باوجودیکہ مختصر ہے۔

جواب پہلا: اگر مصنف در اوّل او کہتا تو شبہ ہوتا کہ ضمیر او کی راجع ہے طرف نفی فعل مضارع کے کہ مرجع قریب ہے پس لازم آتا کہ "لَنْ" کو اوّل نفی فعل مضارع پر لاؤ حالانکہ واقع میں ایسا نہیں ہے اس لیے تصریح کی در اول فعل مضارع کہا تا کہ وہم دُور ہو جائے۔

وایں نفی را نفی تاکید بلن گویند۔ یعنی اس نفی کا نام نفی تاکید بلن رکھتے ہیں۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بحث نفی میں نا مزد نفی بلانہ کیا اور اس کو نا مزد کیا۔ کیا وجہ ہے؟

جواب واسطے امتیاز ما بین نفیین کے۔ دوسرے یہ ہے کہ اکثر غیر ذو العقول میں اسم اور مسمّٰی میں باہم مناسبت ظاہری کا لحاظ ہوتا ہے اور نفی لا اور فعل میں کوئی مناسبت نہیں پائی جاتی ہے کیونکہ لفظ میں کسی چیز کی نفی نہیں کی مسمی اپنی صورت اصلی پر ہے بخلاف لن کے کہ وہ رفع نون اعرابی کو فنا کرتا ہے۔ تیسری یہ ہے کہ اس میں باعتبار لا کے اہتمام زیادہ ہے اس لیے اس کی نفی ضعیف ہے اور اس کی نفی بجہت تاکید کے قوی ہے اور لا عمل میں ناقص ہے اور لن عمل میں تام کیونکہ یہ لفظ و معنی دونوں میں عمل کرتا ہے۔

تمہید چونکہ شبہ ہوتا تھا جیسا کہ لائے نفی کے ساتھ لفظ مضارع کا متغیر نہیں ہوتا ویسے ہی لن کے ساتھ بھی نہیں ہونا چاہیے تو مصنف نے شبہ دور کرنے کے لیے کہا:

ولن در فعل مستقبل در پنج محل نصب کند۔ یعنی "لَنْ" پانچ محل میں رفع کو دور کر کے اس کے عوض نصب دیتا ہے۔

سوال "لَنْ" کس واسطے نصب کرتا ہے؟

جواب پہلا: اس کا عمل سماعی ہے نہ قیاسی تا کہ دلیل اس پر لائی جائے ایسے ہی حکم امر ولام تاکید با نون تاکید میں۔

جواب دوسرا: "اَنْ" بفتحہ ہمزہ اصل ہے حروف ناصبہ فعل میں اور "لَنْ" مشابہ اَن کے حروف و حرکت و سکون و معنی استقبال میں ہے۔ پس بجہت مشابہت کے نصب کیا۔

سوال "اَنْ" کس واسطے نصب کرتا ہے؟

جواب یہ مشابہ ہے "اَنَّ" کے کہ مشبہ بفعل ہے کہ وہ ناصب اسم کا ہے لیکن مشابہت اس لفظ کی صورۃً ظاہر ہے اور مشابہت معنی اس لیے کہ مدخول دونوں کا بتاویل مصدر کے ہوتا ہے و آں پنج محل اینست واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائبہ، واحد مذکر مخاطب و دو صیغہ حکایت نفس متکلم اور وہ پانچ محل جس میں لن نصب کرتا ہے وہ یہ ہیں واحد مذکر غائب واحدہ مؤنث غائبہ واحد مذکر مخاطب اور دو صیغے ایک صیغہ واحد متکلم دوسرا صیغہ متکلم مع الغیر کا۔

و در ہفت محل نون اعرابی را ساقط گرداند۔ یعنی سات محل میں اس نون کو جو عوض اعراب رفع کے ہے دُور کرتا ہے۔

سوال "لَنْ" نون اعرابی کو کس واسطے دُور کرتا ہے؟

جواب اس لیے کہ نون اعرابی بدل ہے رفع سے اور جب کہ لن رفع کو ساقط کر کے نصب کرتا ہے اور نون عوض رفع کے ہے تو اس کو بھی ساقط کرے گا۔

سوال خاصہ لَن کا یہ ہے کہ رفع کو دور کرتا ہے اور اس کے عوض میں نصب لاتا ہے پس یہاں بعد دور کرنے نون کے نصب کہاں ہوا؟

جواب جس وقت ضمائر فعل کے ساتھ متصل ہوں تو اس میں دو اعتبار ہیں۔ اتصال وانفصال۔ پس بلحاظ اتصال کے مثل جزء کلمہ کے ہے اور الاّ ور حقیقت کلمہ دوسرا ہے پس چونکہ اس میں تردد ہے محل اعراب کا نہ ٹھہرا۔ اسی لیے حرکت رفع کی بھی نہیں دی جاتی اس کے بدل نون اعرابی زیادہ کیا جاتا ہے پس اس وقت میں دور کرنا نون کا بھی عمل نصب ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے مضارع میں کہ خالی ہونا عوامل لفظی سے یہی عامل رافع ہے یا یوں کہو کہ لام کلمہ فعل میں نصب تقدیری ہے اظہار اس کا بجہت اتصال ضمائر۔ اوپر چاہیے ان کے حرکت مناسب ماقبل اپنی کو نہ ہوا اور وہ سات محل یہ ہیں۔

چار تثنیہ و دو جمع مذکر غائب وحاضر و یکے واحدہ مؤنث مخاطبہ یعنی چار تثنیہ یہ ہیں تثنیہ مذکر غائب و مؤنث غائبہ و تثنیہ مذکر مخاطب و مؤنث مخاطبہ اور دو جمع؛ ایک جمع مذکر غائب دوسرا جمع مذکر مخاطبین اور ایک واحد مؤنث مخاطبہ۔

و در دو کلمہ یعنی جمع مؤنث غائب وحاضر در لفظ ہیچ عمل نہ کند۔ یعنی "لَنْ" دو کلمہ میں یعنی جمع مؤنث غائب و جمع مؤنث مخاطب میں کچھ عمل نہیں کرتا ہے۔ اس لیے کہ آخر ان دونوں میں نہ رفع ہے کہ دور کر کے نصب دے اور نہ نون اعرابی ہے کہ عمل لَن سے گر پڑے بلکہ ان دونوں کے آخر میں نون ضمیر جمع کا ہے۔

ولَن مضارع را بمعنی مستقبل منفی گرداند۔ یعنی مضارع مشترک ہے معنی حال واستقبال میں جس وقت لَن داخل ہوتا ہے تو مضارع کے معانی کو مستقبل منفی میں کرتا ہے یعنی حال کے معنی نہیں لیے جاتے ہیں۔ اس لیے کہ لَن موضوع ہے واسطے تاکید نفی مستقبل کے نہ کہ واسطے مطلق نفی کے جیسا کہ لا ہے۔

تنبیہ جان تو کہ لن میں تین قول ہیں:

قول اوّل: مشہور ہے کہ تاکید نفی مستقبل۔

قول دوسرا: تاکید کے معنی ہمیشہ بدلیل قولہ تعالیٰ: "اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَهُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّلَوِ افْتَدٰى بِهٖ" بعض کے نزدیک تابید مخصوص بدنیا ہے اور بعض کے نزدیک عام تر ہے اور یہی مذہب معتزلہ کا ہے۔ اسی واسطے روایت کی نفی کی ہے اس لیے کہ حق تعالیٰ کہتا ہے "لَنْ تَرَانِیْ" پس بنا بر اس کے تناقض لازم آتا ہے اس آیت میں "فَمَنْ کَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا" ہو سکتا ہے اگر کوئی کہے کہ تابید عدم قبول توبہ مذکور دوسری جا سے مستفاد ہے نہ اس آیہ سے۔ دوسرے یہ کہ اگر لَن واسطے تابید نفی

مستقبل کے ہوتا تو تخصیص الیوم کی اللہ تعالیٰ کے قول میں "فَلَنْ اُکَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا" درست نہ ہوتی۔

قول تیسرا: بعض کہتے ہیں کہ لَن نفی مستقبل کے لیے موضوع ہے نہ کہ مستقبل کی نفی اور نہ ہی تاکید و تابید کی نفی کے۔ کبھی تاکید میں مستعمل ہے اور کبھی تابید میں اور یہ شامل ہے تجدید اور تابید کو اور یہی مسلک ہے اشاعرہ کا اور کبھی دُعاء کے لیے بھی آتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے "فَلَنْ اَکُوْنَ ظَهِیْرًا لِّلْمُجْرِمِیْنَ" یعنی "اِجْعَلْنِیْ لَا اَکُوْنَ ظَهِیْرًا لَّهُمْ"

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف

"لَنْ یَّفْعَلَ" ہرگز نہ کرے گا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی معلوم مؤکد بالَنْ ناصبہ ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔

"لَنْ یَّفْعَلَا لَنْ یَّفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَا لَنْ یَّفْعَلْنَ لَنْ تَفْعَلَ لَنْ تَفْعَلَا لَنْ تَفْعَلُوْا لَنْ تَفْعَلِیْ لَنْ تَفْعَلَا لَنْ تَفْعَلْنَ لَنْ اَفْعَلَ لَنْ نَّفْعَلَ" معانی صیغوں کے ظاہر ہیں۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجہول

"لَنْ یُّفْعَلَ" ہرگز نہ کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل مضارع منفی مجہول مؤکد بالَنْ ناصبہ ثلاثی مجرد صحیح از باب "فَعَلَ یَفْعَلُ"۔

"لَنْ یُّفْعَلَا لَنْ یُّفْعَلُوْا لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلَا لَنْ یُّفْعَلْنَ لَنْ تُفْعَلَ لَنْ تُفْعَلَا لَنْ تُفْعَلُوْا لَنْ تُفْعَلِیْ لَنْ تُفْعَلَا لَنْ تُفْعَلْنَ لَنْ اُفْعَلَ لَنْ نُّفْعَلَ" معانی صیغوں کے ظاہر ہیں بیان کی حاجت نہیں۔

تمہید جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ دوسری قسم مضارع نفی جسے نفی تاکید بلن کہتے ہیں، سے فارغ ہوا تو چاہا کہ بیان کرے منفی مضارع کی اقسام میں سے تیسری قسم کو پس کہا:

فصل ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف و مجہول بود چوں خواہی کہ مضارع بمعنی جحد بلم بنا کنی لَمْ در اوّل فعل مضارع درآر۔

یعنی یہ جو کچھ کہا گیا مبحث نفی تاکید بلن فعل مستقبل معروف و مجہول سے متعلق تھا۔ اگر تو چاہے کہ مضارع منفی ساتھ نفی جحد لم سے بنائے تو حرف "لَمْ" اوّل فعل مضارع میں لاؤ۔

سوال اس نفی کو نفی جحد بلم کس واسطے کہتے ہیں؟

جواب جحد بفتح اوّل وسکون ثانی جحود سے بمعنی دانستہ انکار کرنا یعنی ایک چیز کو جان بوجھ کر پھر اس سے انکار کرنا اور یہ انکار حاصل نہیں ہوتا مگر جب تک وقوع اس چیز کا یعنی فعل کا تحقق نہ ہوا اور عدم صدور فعل اکثر متعلق ساتھ زمانہ ماضی کے ہوتا ہے کہ ماضی محقق الوقوع ہے اس واسطے اس نفی کا جحد نام رکھتے ہیں اور اضافت نفی کی طرف جحد کے لامیہ ہے جیسے علم الفقہ ہے یعنی اضافت عام کی طرف خاص کے مفید تخصیص کو ہے لہٰذا ذکر جحد کا ساتھ نفی لم کے مناسب ہوا اس واسطے کہ "لَمْ" بھی واسطے انکار فعل زمانہ گذشتہ کے آتا ہے اور فرق نفی "مَا و لَا و لَنْ وَ لَمَّا و لَمْ" میں یہ ہے کہ مَا کبھی واسطے نفی زمان حال کے آتا ہے جیسے "مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً۔۔ الاٰیة" کبھی بمعنی لیس کے یعنی واسطے استمرار کے آتا ہے جیسے "مَا هٰذَا اِلَّا بَشَرًا" اور کبھی واسطے نفی زمانہ ماضی کے آتا ہے جیسے "مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ" بخلاف "لَمْ" کے کہ مختص ہے واسطے نفی زمانہ ماضی کے اس لیے زیادہ کیا "لَمْ" میں لفظ جحد کا تا کہ اوپر اختصاص نفی ماضی کے دلالت کرے اور "لَا" جس وقت داخل ہو فعل مضارع پر تو مختص ہے زمانہ استقبال اور اگر ماضی پر آئے تو دلالت کرے گا نفی زمانہ ماضی پر اور فرق "لَا و لَنْ" میں یہ ہے کہ "لَنْ" تاکید کا فائدہ دیتا ہے بخلاف "لَا" کے کہ یہ ماضی پر داخل ہوتا ہے بخلاف "لَنْ" اور "لَمَّا" کے اور "لَمَّا" مثل لَمْ کے ہے یعنی واسطے نفی زمانہ ماضی کے مگر یہ کہ "لَمَّا" میں تاکید واستغراق ہے بخلاف لَمْ کے مثل "بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ۔۔۔ الاٰیة"۔

سوال مبحث لن کو مبحث لم پر کیوں مقدم کیا؟

جواب اس لیے کہ "لَنْ" آخر فعل مضارع کو حرکت سے باز نہیں رکھتا ہے بخلاف "لَمْ" کے کہ وہ آخر کو جزم دیتا ہے اور "لَنْ" زمانہ کو بھی تبدیل نہیں کرتا بخلاف "لَمْ" کے کہ وہ زمانہ کو متغیر کرتا ہے یعنی زمانہ مستقبل کو ماضی کی طرف پھیر دیتا ہے۔ پس شرافت "لَنْ" کو ہے اس لیے مقدم کیا۔

سوال "لَمْ" اوّل فعل میں کیوں آتا ہے؟

جواب تاکہ سامع بروقت کہنے متکلم کے سمجھے کہ یہ نفی جحد بلم ہے۔

سوال کلمہ "لَمْ" فعل ماضی پر کیوں نہیں داخل ہوتا ہے؟

جواب اس لیے کہ عمل "لَمْ" کا یہ ہے کہ زمانہ مستقبل کو زمانہ ماضی میں بدل دیتا ہے اور جس وقت ماضی پر "لَمْ" داخل ہو تو یہ معنی حاصل نہیں ہوتے۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے در اوّل فعل مضارع کہا در اول او کیوں نہ کہا؟

جواب: اگر مصنف رحمۃ اللہ علیہ دراول او کہتا تو وہم ہوتا کہ ضمیر او کی راجع ہے طرف نفی تاکید بلن کے حالانکہ لَمْ نفی تاکید بلن پر داخل نہیں ہوتا۔ لہٰذا مصنف نے صراحۃً بیان کیا۔

ولم در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر او حرف علت نباشد۔ یعنی لم فعل مضارع میں پانچ محل میں جزم کرتا ہے بشرطیکہ فعل مضارع کا آخر حرف علت کا نہ ہو۔ وہ پانچ محل یہ ہیں: واحد مذکر غائب و واحدہ مؤنث غائبہ و واحد مذکر مخاطب و دو صیغے حکایت نفس متکلم۔

تنبیہ: کبھی بضرورت شعر کے کلمہ "لَمْ" کا جزم نہیں کرتا ہے اور حذف مجزوم کا بعد لم کے بھی بضرورت درست ہے اور واسطے ضرورت کے فصل درمیان لم و مجزوم کے بھی درست ہے۔

واگر باشد ساقط گرداند۔ یعنی اگر آخر فعل مضارع میں حرف علت ہو تو لم ساقط کرتا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ چونکہ ضمہ و کسرہ حرف علت پر ثقیل ہے اس لیے جب آخر فعل مضارع میں واقع ہو تو ساقط ہوگا تاکہ خفت پیدا ہو۔

تمہید: جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے حروف علت میں "لَمْ" کا عمل بیان کیا تو چاہا کہ مبتدی کو سمجھانے کے لیے مثالیں بھی لائے۔ پس لایا مثال واؤ کی جیسے "لَمْ یَدْعُ" باب "نَصَرَ یَنْصُرُ" سے یعنی نہیں طلب کیا اس ایک مرد نے۔ اصل اس کی "یَدْعُوُ" تھی۔ ضمہ اوپر واؤ کے دشوار و ثقیل تھا ساکن کیا تو "یَدْعُوْ" بسکون واؤ ہوا۔ جب "لَمْ" اول میں داخل ہوا تو بعلامت جزمی حرف علت ساقط ہوا تو "لَمْ یَدْعُ" بن گیا۔

مثال یا کی جیسے "وَلَمْ یَرْمِ" باب "ضَرَبَ یَضْرِبُ" سے یعنی نہیں تیر پھینکا اس ایک مرد نے۔ اصل اس کی "یَرْمِیُ" بضم یا تھی ضمہ اوپر یا کے ثقیل تھا ساکن کیا تو "یَرْمِیْ" بسکون یا ہوا۔ جس وقت "لَمْ" اول میں داخل ہوا بعلامت جزمی تو حرف علت ساقط ہوا پس "لَمْ یَرْمِ" بن گیا۔

مثال الف کی "وَلَمْ یَخْشَ" باب "سَمِعَ یَسْمَعُ" سے۔ یعنی نہ ڈرا وہ ایک مرد۔ اصل اس کی "یَخْشَیُ" تھی بضم یا۔ چونکہ یا متحرک و ماقبل اس کے مفتوح ہے یا بدل الف سے ہوئی جس وقت لم اول میں آیا تو الف کو دور کر دیا "لَمْ یَخْشَ" ہوا۔

تنبیہ: حرف علت ساقط ہونے کے بعد عین کلمہ اپنے حال پر رہتا ہے اور یہ اکثر ہے اور کبھی عین کلمہ کو آخر کلمہ اعتبار کر کے سکون تجویز کیا جاتا ہے مثل "یَتَّقِیْ" کے۔ جب اس پر "لَمْ" لائیں گے تو یا کو حذف اور قاف کو ساکن کر کے "لَمْ یَتَّقْ" کہتے ہیں۔

وحرف علت سہ است واؤ الف یا۔ یعنی حروف علت کے تین ہیں: واؔو، الف اور یاؔ۔

سوال ان حروف کا نام حروفِ علت کیوں رکھا؟

جواب اس لیے کہ یہ حروف اعلال قبول کرتے ہیں یعنی حذف ہونا و بدل ہونا و ساکن ہونا۔ پس یہ مانند شخص علیل کے ہیں جیسا کہ علیل تغیر مزاجی رکھتا ہے ویسا ہی ان حروف کو تغیر ہوتا ہے۔ وجہ دوسری علت بالکسر بمعنی بیمار کے ہیں جیسا کہ صراح میں ہے۔ وجہ تیسری مجموعہ ان کا کہ وآئے ہے۔ اکثر بیمار کی زبان پر جاری ہوتا ہے چنانچہ شاعر نے کہا:

حرف علت نام کردند واؤ الف و یائے را
ہر کہ رادردے رسد ناچار گوید وائے را

کہ مجموعہ وے وائے باشد۔ یعنی جمع کیے جائیں یہ حروف تو لفظ وائے کا پیدا ہوتا ہے۔

سوال مجموعہ ان حرفوں کا سوائے وائے کے اور بھی لفظ متصور ہے مثل اویؔ، یاؔو، ویاؔ اور ایوؔ کے۔ پس مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے وائے کو کس واسطے خاص کیا؟

جواب تا کہ اشارہ ہو طرف اسم با مسمّٰی کے کہ یہ کلمہ اکثر زبان علیل سے جاری ہوتا ہے نہ کہ دوسرے مجموعات کہ اویؔ بضم اول بکسر ثانی پناہ گرفتن۔ پس یہ معنی خلاف وصف حرف کے ہے۔ اس لیے اس ترکیب کا اعتبار نہ کیا اور دیگر ترکیبات بے معنی ہیں۔

تنبیہ جان تو کہ حرف علت ساکن اور حرکت ماقبل کی موافق ہو تو اس کو مدہ کہتے ہیں جیسے واؔو ساکن ماقبل مضموم اور یاؔ ساکن ماقبل مکسور اور الفؔ ماقبل مفتوح اور حرف لینؔ واؔو، الفؔ، یاؔ ہیں۔

مدہ کو مدہ اس واسطے کہتے ہیں کہ درازگی حرکت سے وقت تلفظ کے پیدا ہوتی ہے اسی واسطے الف مدہ فتحہ سے پیدا ہوتا ہے اور واؤ ضمہ سے اور یا کسرہ سے۔ اسی وجہ سے الف کو اخت فتحہ اور واؤ کو اخت ضمہ اور یا کو اخت کسرہ کہتے ہیں۔ اور اس کو لین اس سبب سے کہتے ہیں کہ خروج ان کا مخرج اپنے سے ساتھ نرمی و سہولت کے ہوتا ہے۔

سوال اُخت کہتے ہیں لفظ اخ کیوں نہیں کہتے؟

جواب اس لیے کہ حرف حکم تانیث کا رکھتا ہے۔

ودر ہفت محل نون اعرابی را ساقط گرداند۔ یعنی سات محل میں نون اعرابی کو دور کرتا ہے۔ وہ سات محل یہ ہیں: تثنیہ مذکر غائب وغائبہ ومخاطب ومخاطبہ اور جمع مذکر غائبین ومخاطبین اور واحد مؤنث حاضر۔ چونکہ نون عوض اعراب کے ہے پس ساقط

کیا تا کہ دلالت کرے اوپر سقوط اعراب اور اُن کے عمل کے۔

و در دو محل در لفظ ہیچ عمل نہ کند۔ یعنی دو محل میں لفظ میں کچھ عمل نہیں کرتا یعنی جمع مونث غائبات و مخاطبات میں اور عمل نہ کرنا "لَمْ" کا اس واسطے ہے کہ نہ یہاں رفع ہے نہ نون اعرابی بدل اس کے بلکہ یہ نون علامت جمع مؤنث و ضمیر فاعل کی ہے اور یہ بھی کہ یہ دونوں مبنی ہیں۔

و آں دو محل اینست جمع مؤنث غائبہ و جمع مؤنث حاضرہ۔ یعنی وہ دونوں صیغے جن میں عمل نہیں کرتا ہے یہ ہیں ایک جمع مؤنث غائبات دوسرا جمع مؤنث مخاطبات

و در ہمہ کلمات عمل و رمعنی کند ای "لَمْ" یعنی لم صیغہ فعل مضارع را بمعنی ماضی منفی گرداند۔ یعنی "لم" تمام کلمات کے معنی میں عمل کرتا ہے یعنی صیغہ فعل مضارع کو ساتھ معنی ماضی منفی کے کرتا ہے۔

سوال لم مضارع کو بمعنی ماضی منفی کے کیوں کرتا ہے؟

جواب بسبب مشابہ ہونے اس کے ساتھ "اِنْ" شرطیہ کے کہ اصل ہے حرفِ جازمہ میں یعنی جیسا کہ اِن جازمہ ماضی وحال کو بمعنی مستقبل کے کرتا ہے۔ ایسا ہی "لَمْ" مستقبل کو بمعنی ماضی کے کر دیتا ہے۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف

"لَمْ یَفْعَلْ" یعنی نہیں کیا اُس ایک مرد نے زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل جحد ماضی منفی معروف ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ۔

"لَمْ یَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ یَفْعَلْنَ لَمْ تَفْعَلْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلُوْا لَمْ تَفْعَلِیْ لَمْ تَفْعَلَا لَمْ تَفْعَلْنَ لَمْ اَفْعَلْ لَمْ نَفْعَلْ" معانی ان صیغوں کے اوپر کے صیغہ سے معلوم کر لیں۔

بحث نفی جحد بلم در فعل مضارع مجہول

"لَمْ یُفْعَلْ" یعنی نہیں کیا گیا وہ ایک مرد زمانے گزرے ہوئے میں، صیغہ واحد مذکر غائب، فعل جحد ماضی منفی مجہول ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ۔

"لَمْ یُفْعَلَا لَمْ یُفْعَلُوْا لَمْ تُفْعَلْ لَمْ تُفْعَلَا لَمْ یُفْعَلْنَ لَمْ تُفْعَلْ لَمْ تُفْعَلَا لَمْ تُفْعَلُوْا لَمْ تُفْعَلِیْ لَمْ تُفْعَلَا لَمْ تُفْعَلْنَ لَمْ اُفْعَلْ لَمْ نُفْعَلْ" معانی ان صیغوں کے اول صیغہ سے ظاہر ہیں۔

تمہید مصنف رحمۃ اللہ علیہ جب مثبت مطلق، نفی مطلق ونفی مقید بتاکید سے فارغ ہوا تو درپے ہوا بیان مثبت مقید میں۔ چونکہ مثبت مرتبہ میں عالی ہے منفی سے اور منظور ومطلوب ہے اس لیے کہ اصل ہے۔ اگر مقید کیا جائے تو چاہتا ہے زیادتی قید کو بحسب رتبہ اسی واسطے مقید کیا ساتھ دو تاکید کے۔ پس کہا:

فصل این ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی جحد بلم در فعل مستقبل بود چوں خواہی کہ لام تاکید با نون تاکید بنا کنی۔ یعنی یہ سب کچھ جو کہا گیا بحث نفی جحد بلم سے متعلق تھا۔ اگر تو چاہے کہ لام تاکید یعنی وہ لام جو معنی میں تاکید کا افادہ رکھتا ہو، اور خالی ہو معنی حالیت سے۔ اس واسطے کہ اگر معنی حالیت کے رکھتا ہو اس صورت میں اجتماع اس کا ساتھ نون تاکید کے کہ افادہ تاکید معنی مستقبل کے پیدا کرتا ہے دشوار ہے۔ با نون تاکید بنا کنی۔ یعنی ساتھ نون تاکید کے وہ نون کہ افادہ معنی تاکید کے کرتا ہے فعل مستقبل میں۔ جمع کنی۔ یعنی جمع کرے تو۔ لام تاکید در اول فعل مستقبل در آر ونون تاکید در آخر او زیادہ کن ولام تاکید ہمیشہ مفتوح باشد۔ یعنی لام تاکید کا اول صیغہ مستقبل میں لا تو اور نون تاکید آخر صیغہ مستقبل میں زیادہ کر اور لام تاکید کا ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

سوال نون تاکید بغیر لام تاکید کے مستقبل میں آتا ہے یا نہیں؟

جواب البتہ اس مستقبل میں کہ جس میں معنی طلب کے ہوتے ہیں مثل امر کے جیسے "اِضْرِبَنَّ" اور نہی کے جیسے "لَا تَضْرِبَنَّ" اور تمنی کے جیسے "لَيْتَكَ تَضْرِبَنَّ" اور استفہام کے جیسے "هَلْ تَضْرِبَنَّ" اس لیے کہ بسبب پائے جانے معنی کے انھوں میں مناسب ہوئی تاکید ان کی۔ اور وہ مستقبل جس میں خبر محض ہو نون تاکید کا نہیں آتا مگر بعد داخل ہونے لام تاکید کے۔ اور شرح صراح میں لکھا ہے کہ سیبویہ کے نزدیک جائز ہے داخل ہونا نون تاکید کا اس مضارع پر جو طلب سے خالی ہو واسطے ضرورت کے۔ اور نزدیک محققین کے نون مذکور مختص ہے اس مستقبل میں جس میں معنی طلب کے ہوں مثل امر و نہی وغیرہ کے اور وہ مستقبل جس میں خبر محض ہو داخل نہ ہوگا مگر بعد داخل ہونے لام تاکید کے۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے در اول مستقبل کہا در اول مضارع کیوں نہ کہا؟

جواب اس بات پر تنبیہ کے لیے کہا کہ وقت دخول لام تاکید کے فقط معنی استقبال کے لیے جاتے ہیں۔

سوال لام تاکید کو اول فعل مستقبل و نون تاکید کو آخر میں کس واسطے خاص کیا؟

جواب اس لیے کہ لام واسطے تاکید اسم کے بھی آتا ہے اور نون نہیں آتا ہے مگر واسطے تاکید فعل کے اور اسم مقدم وقوی ہے پس حرف تاکید اس کے لیے مناسب ہوا کیونکہ اول ومقدم ہوا اور فعل متاخر وضعیف ہے پس حرف تاکید اس کے کا

مناسب ہوا کہ مؤخر ہو واسطے فرق کرنے کے درمیان تاکید اسم و تاکید فعل کے اور یہ بھی کہ اگر نون تاکید کو اول میں لائیں تو ابتداء بسکون لازم آتا ہے اور یہ ممتنع ہے اور یہ بھی کہ نون تاکید مشابہ نون تنوین کے ہے اور محل تنوین کا آخر کلمہ ہے۔

ونون تاکید دو نون است یکے نون ثقیلہ دوم نون خفیفہ۔ یعنی نون تاکید کے دو نون ہیں ایک نون ثقیلہ اور دوسرا نون خفیفہ۔

دونوں نون افادہ معنی تاکید مستقبل میں برابر ہیں مگر اکثر کوفی نون ثقیلہ کو اصل و نون خفیفہ کو مخفف و فرع ثقیلہ کا جانتے ہیں اور بصری ہر ایک کو اصل قرار دیتے ہیں اور بعض کے نزدیک نون ثقیلہ میں تاکید زیادہ ہے بہ نسبت نون خفیفہ کے۔

نون ثقیلہ نون مشدد را گویند و نون خفیفہ نون ساکن را۔ یعنی نون ثقیلہ نون مشدد کو کہتے ہیں اور نون خفیفہ نون ساکن کو کہتے ہیں۔

سوال نون مشدد کو ثقیلہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب اس واسطے کہ مشدد اس اعتبار سے کہ دو حرف ایک جنس کے اس میں جمع ہوئے ثقل رکھتا ہے۔

سوال نون ساکن کو نون خفیفہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب اس لیے کہ ساکن و واحد خفیف ہوتا ہے دو اور متحرک سے۔

سوال نون حرف ہے اور اصل حرف میں مبنی ہے اور اصل مبنی میں سکون ہے پس نون ثقیلہ کس واسطے متحرک ہوا؟

جواب پہلا: اگر حرکت نہ دیتے اجتماع ساکنین علی غیر حدہ لازم آتا ہے اور یہ منع ہے

جواب دوسرا: واسطے دور ہونے التباس کے ساتھ نون خفیفہ کے کیونکہ نون ثقیلہ اصل میں دو نون ساکن تھے۔ نون دوسرے کو فتحہ دیا اول کو دوسرے میں ادغام کیا۔

سوال سب حرکتوں میں فتحہ کو کیوں خاص کیا؟

جواب فتحہ اخف حرکات کا ہے۔

نون ثقیلہ در چاردہ کلمہ در آید۔ یعنی نون ثقیلہ چودہ کلمہ میں آتا ہے بسبب نہ ہونے مانع کے و نون خفیفہ در ہشت کلمہ در آید۔ یعنی نون خفیفہ آٹھ کلمہ میں آتا ہے اور چھ باقی میں بجہت مانع کے نہیں آتا۔ چنانچہ واضح ہوگا اور وہ آٹھ کلمہ یہ ہیں:

واحد مذکر غائب و مخاطب و واحد مؤنث غائبہ و مخاطبہ و جمع مذکر غائبین و مخاطبین و واحد متکلم و متکلم مع الغیر۔

و ماقبل نون ثقیلہ در پنج محل مفتوح باشد۔ یعنی ماقبل نون ثقیلہ کے پانچ محل میں فتحہ ہوتا ہے اور دو محل میں ضمہ اور ایک محل میں کسرہ اور چھ محل میں ساکن جیسا کہ آگے آتا ہے۔

وآں پنج محل اینست واحد مذکر غائب وواحد مؤنث غائب وواحد مذکر حاضر ودو صیغۂ حکایت نفس متکلم۔ یعنی وہ پانچ محل جس میں ماقبل نون ثقیلہ کے فتحہ ہوتا ہے وہ یہ ہیں واحد مذکر غائب وواحدہ مؤنث غائبہ اور چوتھا واحد متکلم اور پانچواں متکلم مع الغیر۔

سوال ماقبل نون ثقیلہ کا ان پانچ محل میں ساکن کیوں نہ کیا؟

جواب تاکہ اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ لازم نہ آئے۔

سوال منجملہ حرکات سے فتحہ کیوں دیا؟

جواب فتحہ خفیف ہے ونون ثقیلہ ثقیل پس مناسب ہوا کہ ماقبل اس کے فتحہ دیا جائے تاکہ ثقل پر ثقل لازم نہ آئے۔

ودر جمع مونث غائبہ وحاضرہ الف فاصل درآید۔ یعنی جمع مؤنث غائبات اور جمع مؤنث مخاطبات میں درمیان نون جمع ونون ثقیلہ کے الف فاصل یعنی فصل کرنے والا ان دونوں نون کا آتا ہے۔

سوال حاجت الف کے لانے کی کیا ہے؟

جواب تاکہ اجتماع تین نون کا لازم نہ آئے۔ ایک نون جمع کا دوسرا نون ثقیلہ کا بمنزلہ دو نون کے ہے اس لیے کہ اجتماع تین نون کا مکروہ ہے۔

سوال اللہ تعالیٰ کے قول "لَنُمَكِّنَنِّي" میں اجتماع تین نون کا ہوا ہے؟

جواب چونکہ نون وقایہ معنی پر دلالت نہیں کرتا ہے یہ اعتبار لفظ سے ساقط ہے۔

سوال نون وقایہ کس نون کو کہتے ہیں؟

جواب جب یائے ضمیر متصل فعل کے ہو بسبب مناسبت اس کے کسرہ ماقبل میں لازم ہوتا ہے اس لیے درمیان فعل ویائے ضمیر کے نون کو لاتے ہیں کہ وقایہ یعنی حفاظت کرتا ہے آخر فعل کو قبول کسرہ سے۔

سوال "لَيَكُونَنَّ" میں تین نون جمع ہیں؟

جواب یہ تینوں نون زائد نہیں بلکہ اوّل اصلی ہے۔

سوال الف کو واسطے فصل کے کیوں خاص کیا؟

جواب بنظر خفیف ہونے الف کے۔

جواب حاجت فاصل کے لانے کی نہ تھی اگر نون جمع کو حذف کرتے تو اجتماع تین نون کا لازم نہ آتا۔

جواب اول: نون جمع علامت تانیث و ضمیر فاعل کی ہے اگر اس کو حذف کرتے تو معلوم نہ ہوتا کہ فاعل اس کا مذکر ہے یا مؤنث پس فاعل مجہول رہتا۔

جواب دوسرا: اجتماع ساکنین کا لازم آتا ہے میان لام کے کہ ماقبل نون جمع کے ہے اور نون اول کے نون ثقیلہ سے۔

سوال اگر لام کو حرکت دیں تو اجتماع ساکنین لازم نہ ہوگا۔؟

جواب کسرہ ثقیل ہے اور نون ثقیلہ بھی ثقیل اور اگر فتحہ دیتے تو جمع مؤنث غائبات ساتھ واحد مذکر غائب کے اور جمع مونث مخاطبہ ساتھ واحد مذکر مخاطب کے مشتبہ ہوتا او اگر ضمہ دیتے ہیں تو جمع مؤنث غائبات ساتھ جمع مذکر غائب اور جمع مؤنث مخاطبہ ساتھ جمع مذکر مخاطبین کے مشتبہ ہوتا ہے۔

سوال اگر الف فاصل نہ دیں اور ایک نون ثقیلہ سے حذف کریں تو اجتماع تین نون کا لازم نہیں آتا ہے؟

جواب پہلا اگر نون ثقیلہ کو دور کریں تو نون خفیفہ باقی رہتا ہے اس لیے کہ نون ثقیلہ نون مشدد کو کہتے ہیں۔

جواب دوسرا: اگر ایک نون ثقیلہ سے حذف کریں تو نون جمع نون دوم و ثقیلہ میں مدغم ہوتا ہے پس جہالت فاعل کے لازم آتی ہے معلوم نہ ہوگا کہ مذکر ہے یا مؤنث یا اجتماع ساکنین کا درمیان لام و نون اول مدغم کے لازم ہوگا اور یہ ممتنع ہے یعنی اگر حرکت نون فاعل عندالادغام ماقبل (لام) کو دیں تو مشابہ واحد مذکر غائب کے ہوتا ہے اور اگر نون فاعل کو بغیر نقل حرکت ماقبل کے سکون کر کے مدغم کریں تو لام و نون اول مدغم کے درمیان اجتماع ساکنین لازم آتا ہے جب کہ دونوں میں قباحت لازم نہیں آتی ہے۔

ودر جمع مذکر غائب و حاضر واؤ دور کردہ شود۔ یعنی جمع مذکر غائبین و مخاطبین میں واؤ دور کیا جاتا ہے بجہت لازم ہونے اجتماع ساکنین درمیان واؤ جمع و نون مدغم کے۔

وماقبل یعنی نون ثقیلہ جمع مذکر میں ضمہ گذاشتہ شود تا دلالت کند اے ضمہ بر حذف واؤ۔ حاصل معنی جمع مذکر غائبین و جمع مذکر مخاطبین میں واؤ دور کیا جاتا ہے ماقبل نون ثقیلہ کے ضمہ بدستور رکھا جاتا ہے تاکہ یہ ضمہ دلالت کرے حذف واؤ پر۔

سوال اس جگہ حذف فاعل کا لازم آتا ہے؟ اس لیے کہ واؤ ضمیر فاعل کی ہے اور یہ ممنوع ہے۔

جواب ضمہ قائم مقام اس کے موجود ہے اور ایسا حذف جائز ہے۔

واز صیغہ واحد مؤنث حاضر یا دور کردہ شود۔ یعنی بجہت لزوم اجتماع ساکنین کے یائے تانیث اور نون مدغم کے درمیان۔ وماقبل اویعنی نون ثقیلہ صیغہ واحد مونث مخاطبہ میں۔ کسرہ گذاشتہ آید تا دلالت کند یعنی کسرہ بر حذف یا یعنی صیغہ واحد

مؤنث مخاطبہ سے یا دور کی جاتی ہے اور ماقبل نون ثقیلہ کے کسرہ برقرار رکھا جاتا ہے تاکہ دلالت کرے یا کے حذف ہونے پر۔

سوال جمع مذکر غائبین وجمع مذکر مخاطبین وواحد مؤنث مخاطبہ میں اگرچہ اجتماع ساکنین کا ہوا ہے مگر علی حدہٖ ساکن اول مدہ ہے وساکن دوم مدغم ہے اور ایسا اجتماع ساکنین جائز ہے پس کس واسطے واؤ ویا کو حذف کیا؟

جواب اول: اجتماع ساکنین علی حدہٖ جائز ہے نہ یہ کہ باقی رکھنا دو ساکن واجب ہے پس ان صیغوں میں جب بھی کلمہ ثقیل ہوا اور طوالت کلمہ کی لازم آئی اور دال واؤ پر یعنی ضمہ اور دال یا پر یعنی کسرہ موجود تھا اس لیے تخفیف کی واؤ ویا کو حذف کیا۔

جواب دوسرا: اجتماع ساکنین علی حدہٖ کلمہ واحد میں درست ہے اور ان صیغوں میں دو کلمہ ہیں۔ اس واسطے کہ ضمائر کلمہ دوسرا ہے اور نون کلمہ دوسرا ہے پس یہ وجہ ہے کہ واؤ ویا کو نون ثقیلہ میں حذف کیا ایسے ہی حذف واؤ ویا کا نون خفیفہ میں۔ پس وقت داخل ہونے اس کے کے اجتماع ساکنین کا علی غیر حدہٖ لازم آتا ہے اس واسطے حذف کیا جائے گا۔

سوال الف کو تثنیہ میں کیوں نہ حذف کیا؟ باوجودیکہ اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ یعنی الف ونون دو کلمہ میں واقع ہوا و دال یعنی فتحہ بھی موجود ہے۔

جواب اس جگہ حذف الف میں ایک مانع ہے وہ یہ ہے کہ التباس اس کا ساتھ واحد کے ہوتا ہے اور بقائے الف میں ثقل بھی نہیں پیدا ہوتا اور ایسے ہی الف جمع مؤنث غائبات وحاضرہ کا حذف کریں تو اجتماع تین نون کا موجب ثقالت کا ہے اسی واسطے نون اعرابی ساتھ نون تاکید کے جمع نہیں ہوتا ہے۔

تنبیہ جان تو کہ حذف واؤ جمع مذکر سے اور حذف یا واحد مؤنث مخاطبہ سے مشروط ہے بایں شرط کہ واؤ ویا مدہ ہو ورنہ واؤ ویا کو حذف نہ کریں گے واسطے فقدان ضمہ کے کہ دال ہے واؤ پر اور فقدان کسرہ کے کہ دال ہے یا پر بلکہ واسطے دفع التقائے ساکنین کے بلحاظ مناسبت کے واؤ کو حرکت ضمہ کی دیتے ہیں جیسے "اِخْشَوُنَّ" اور یا کو حرکت کسرہ کی جیسے "اِخْشَیِنَّ"۔

سوال اجتماع ساکنین کہ اول مدہ وثانی مدغم ہو کس واسطے جائز ہوا؟

جواب اس وجہ سے کہ ساکن دوم کہ مدغم ہے اس کا تلفظ نہیں ہوتا مگر بہ تبعیتِ مدغم فیہ کے نہ استقلالاً پس گویا کلام میں نہیں مگر ایک۔

ونون ثقیلہ در شش محل یعنی اس جگہ جہاں الف ہوتا ہے مکسور باشد چہار تثنیہ ودو جمع۔ یعنی جمع مؤنث غائبات وجمع مؤنث

مخاطبات۔ یعنی نون ثقیلہ چھ محل میں جہاں کہ الف ہوتا ہے مکسور ہوتا ہے چار تثنیہ یعنی تثنیہ مذکر غائبین وغائبتین ومذکر مخاطبین ومخاطبتین اور دو جمع یعنی جمع مؤنث غائبات وجمع مؤنث مخاطبات۔

سوال ان چھ محل میں نون ثقیلہ مکسور کیوں ہوتا ہے؟

جواب پہلا: اس سبب سے کہ نون ثقیلہ ان صیغوں میں مشابہ نون تثنیہ کے ہے اس لیے کہ نون ثقیلہ زائد ہے اور بعد الف کے واقع ہوا پس مثل نون تثنیہ مکسور کے ہوا۔

جواب دوسرا: اس لیے کہ الف حکم دو فتحہ کا رکھتا ہے اگر نون مفتوح ہو تو اجتماع اربعہ فتحات کا لازم آتا ہے ایک فتحہ ماقبل الف دو فتحہ جو الف سے پیدا ہوتے ہیں چوتھا فتحہ نون ثقیلہ کا اور یہ اجتماع مکروہ ہے اس لیے مثل اجتماع دو الف کے ہے۔

ودر باقی ہشت محل مفتوح یعنی باقی آٹھ محل میں جہاں نون ثقیلہ الف کے بعد نہیں آتا ہے یعنی واحد مذکر غائب ومؤنث غائبہ وواحد مذکر مخاطب ومخاطبہ وجمع مذکر غائبین وغائبات اور واحد متکلم میں مفتوح ہوتا ہے۔

سوال ان آٹھ محل میں نون ثقیلہ کس واسطے مفتوح ہوتا ہے؟

جواب پہلا: اس لیے کہ فتح اخف حرکات کا ہے اور نون ثقیلہ ثقیل ہے اور مشابہ نون تثنیہ کے ساتھ بھی نہیں پس مناسب ہوا کہ فتحہ دیا جائے۔

جواب دوسرا: نون ثقیلہ مثل لام تاکید کے معنی تاکید پر دلالت کرتا ہے اس لیے مثل لام تاکید کے مفتوح ہوا۔

ونون خفیفہ در محلیکہ الف باشد در نیاید۔ یعنی جس جگہ الف ہو وہاں نون خفیفہ نہیں آتا اور وہ چھ محل ہیں چار تثنیہ یعنی تثنیہ مذکر غائبین وغائبتین ومذکر مخاطبین ومخاطبتین اور دو جمع یعنی جمع مؤنث غائبات وجمع مؤنث مخاطبات۔

فائدہ یونس اور بعض کوفیوں سے لانا نون خفیفہ کا ان چھ صیغوں میں جائز کہا ہے اور یونس اس کو اپنے اصل پر ساکن رکھتے ہیں اور دوسرے اس کو کسرہ دیتے ہیں وعلامہ تفتازانی نے کہا کہ یہ مذہب قابل اعتماد کے نہیں اس لیے کہ مخالف قیاس واستعمال فصحاء کے ہے اور جواب دیتے ہیں یونس التقائے ساکنین سے اس وجہ سے کہ الف جو قبل نون کے بمنزلہ عدم کے ہے اس لیے کہ ضعیف ہے اور قبل اس کے فتحہ ہے پس گویا کہ اجتماع ساکنین کے نہیں ہے اور صفی بن نصیر نے مذہب یونس کو پسند کیا۔

سوال ان چھ محل میں نون خفیفہ کس واسطے نہیں آتا ہے؟

جواب اس واسطے کہ لزوم اجتماع ساکنین کا علی غیر حدہٖ درمیان الف ونون خفیفہ کے ہے

سوال الف کو یا نون خفیفہ کو حرکت کیوں نہیں دیتے ہیں تا کہ اجتماع ساکنین لازم نہ آئے؟

جواب اگر الف خواہ نون خفیفہ کو حرکت دیتے تو خلاف وضع ہر ایک کے لازم آتا۔

سوال الف یا نون کو کیوں نہ حذف کیا؟

جواب اگر نون خفیفہ کو حذف کرتے ہیں پس فائدہ الحاق کا مترتب نہ ہوتا اگر الف کو حذف کرتے مشابہ واحد کے ساتھ ہوتا ہے۔

سوال یہ مشابہ چار تثنیہ میں ہوتے ہیں لیکن جمع مؤنث غائبات ومخاطبات میں اگر الف فاصل نہ ہو اور نون خفیفہ داخل ہو تو کچھ قباحت لازم نہیں آتی؟

جواب اول: اس صورت میں لازم آتا ہے اجتماع دو نون زائد کا اور یہ بھی مکروہ ہے۔

جواب دوم: جس وقت کہ ان دو صیغوں میں وقت دخول نون ثقیلہ کے واسطے دفع اجتماع نونات کے الف فاصل لایا جاتا ہے اور نون ثقیلہ اصل ہے اور خفیفہ فرع اس کی اور حکم فرع مطابق حکم اصل کے ہوتا ہے پس وقت دخول نون خفیفہ کے ناچار متابعت واسطے حکم اصل کے الف لایا جائے گا۔ پس بعد آنے الف کے اگر نون کو داخل کریں اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ لازم آئے گا۔ جواب بنا بر مذہب کوفیین کے ہے کہ نون ثقیلہ کو اصل کہتے ہیں اور خفیفہ کو فرع کہتے ہیں۔

سوال اجتماع ساکنین علی غیر حدہٖ "آلْآنَ وَالْحَسَنَ" میں لازم آتا ہے؟

جواب یہ اجتماع ساکنین درست ہے اس لیے کہ ان دونوں مثالوں میں اصل میں دو ہمزہ تھے ایک ہمزہ استفہام اور دوسرا ہمزہ تعریف اور اجتماع دو ہمزہ موجب ثقل کا ہے اور حذف کسی ہمزہ کا ان دونوں سے ممکن نہیں اس واسطے کہ اگر حذف کیا جائے ان دونوں سے تو کہا جائے گا مثلاً "آلْحَسَنُ عِنْدَكَ" ایک ہمزہ کے ساتھ اس وقت میں وہم ہوگا کہ کلام جملہ خبریہ ہے حالانکہ مقصود استفہام ہے۔

ودر باقی محل بیاید۔ یعنی باقی محل میں (جس میں ماقبل نون کے الف نہ ہو جو آٹھ محل ہیں) نون خفیفہ آتا ہے۔ اس واسطے کہ کوئی مانع دخول نون خفیفہ کا پایا نہیں جاتا ہے۔

ولام تاکید ہمیشہ مفتوح باشد۔ یعنی لام تاکید کا ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے کہ مشابہ لام امر کے نہ ہو کہ وہ مکسور ہے اور مضموم اس واسطے نہ ہوا کہ ضمہ ثقیل ہے اور فتحہ اخف الحرکات کا ہے۔ ونون اعرابی با نون تاکید جمع نشود۔ یعنی نون اعرابی ساتھ نون تاکید کے جمع نہیں ہوتا ہے اس لیے کہ نون اعرابی بدل اعراب (رفع) کا ہے اور ماقبل نون تاکید کا مبنی ہے یا

یوں کہیے کہ فعل ساتھ نون ثقیلہ کے مل کر مبنی ہوتا ہے پس جگہ اعراب کی باقی نہ رہے اس واسطے حذف کر دیا یا بسبب استکراہ اجتماع نونات کے ہے اور یہ تقریر اس کی طرف سے ہے جو قائل ہے کہ ماقبل نون ثقیلہ کے معرب ہے۔

تمہید جب مصنف رحمۃ اللہ علیہ تاکیدات کو بنانے کا طریقہ بیان کر چکا تو چاہا کہ بیان کرے ان کی مثالیں پس کہا:

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ درفعل مستقبل معروف

لَيَفْعَلَنَّ "ضرور بضرور کرے گا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث فعل مستقبل معروف مؤکد بالام تاکید ونون تاکید ثقیلہ ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعَلُ

"لَيَفْعَلَانِّ لَيَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَيَفْعَلْنَانِّ لَتَفْعَلَنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلُنَّ لَتَفْعَلِنَّ لَتَفْعَلَانِّ لَتَفْعَلْنَانِّ لَأَفْعَلَنَّ لَنَفْعَلَنَّ" معانی ان صیغوں کے متعلم پر پوشیدہ نہیں ہیں۔

بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ درفعل مستقبل مجہول

لَيُفْعَلَنَّ "ضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث لام تاکید بانون تاکید ثقیلہ درفعل مستقبل مجہول۔

"لَيُفْعَلَانِّ لَيُفْعَلُنَّ لَتُفْعَلَنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَيُفْعَلْنَانِّ لَتُفْعَلَنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَتُفْعَلُنَّ لَتُفْعَلِنَّ لَتُفْعَلَانِّ لَتُفْعَلْنَانِّ لَأُفْعَلَنَّ لَنُفْعَلَنَّ" معانی ان صیغوں کے ظاہر ہیں۔

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ درفعل مستقبل معروف

لَيَفْعَلَنْ "ضرور بضرور کرے گا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف۔

لَيَفْعَلُنْ "صیغہ جمع مذکر غائبین۔ "لَتَفْعَلَنْ "صیغہ واحد مؤنث غائبہ "لَتَفْعَلَنْ "صیغہ واحد مذکر مخاطب "لَتَفْعَلُنْ "صیغہ جمع مذکر مخاطبین "لَتَفْعَلِنْ "صیغہ واحد مؤنث مخاطبہ "لَأَفْعَلَنْ "صیغہ واحد متکلم "لَنَفْعَلَنْ "صیغہ متکلم مع الغیر۔ ان صیغوں کے معانی ظاہر ہیں۔

بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ درفعل مستقبل مجہول

"لَيُفْعَلَنْ "ضرور بضرور کیا جائے گا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث لام تاکید بانون تاکید خفیفہ

ور فعل مستقبل مجہول۔

لَیُفْعَلُنَّ "صیغہ جمع مذکر غائبین۔ "لَتُفْعَلَنَّ "صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ "لَتُفْعَلَنَّ "صیغہ واحد مذکر مخاطب لَتُفْعَلُنَّ "صیغہ جمع مذکر مخاطبین "لَتُفْعَلِنَّ "صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ "لَأُفْعَلَنَّ "صیغہ واحد متکلم، "لَنُفْعَلَنَّ "صیغہ متکلم مع الغیر۔ ان صیغوں کے معانی ظاہر ہیں۔

تنبیہ جانو! کہ یہ جو کچھ کہا گیا بحث اثبات لام تاکید ساتھ نون تاکید فعل مستقبل معروف ومجہول کا تھا۔ جو چاہے تو کہ مستقبل نفی ساتھ نون تاکید ثقیلہ یا خفیفہ بنائے تو نون تاکید کو آخر صیغہ منفی میں لا تو تا کہ نفی فعل مستقبل معروف یا مجہول بہ "لا" یا بہ "ما" ساتھ نون ثقیلہ یا خفیفہ کے ہو اور جو چیز ہوتی ہے بحث نون ثقیلہ میں ساتھ اثبات کے وہی ہوتی ہے نفی کے ساتھ اور جس صیغہ میں نون خفیفہ اثبات میں نہیں آتا ہے اس کے نفی میں بھی نہیں آتا ہے اور باقی احکام مثل اختلاف حرکت ونون وماقبل اس کے کی سب بدستور رہیں گی اور گردان اس کی قیاس کر تو اور پر گردان مثبت کے ساتھ زیادتی حرف نفی کے بغیر لام تاکید کے جیسے "لَا یَفْعَلَنَّ" ہرگز نہ کرے گا وہ ایک مرد زمانہ استقبال میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث نفی با نون تاکید ثقیلہ فعل مستقبل معروف اس پر مجہول اور سب صیغوں کو قیاس کر اور ابن حاجب نے کہا کہ اتصال نون تاکید کا ساتھ نفی کے کم تر ہے۔

سوال نفی میں لام تاکید کو کیوں نہیں لاتے؟

جواب یہ فاصل ہوگا نفی ومنفی کے درمیان اور عامل ومعمول میں۔

سوال قائل نے تاکید نفی ساتھ "لا و ما" کے بیان کیا ساتھ "لم" کے کیوں نہ بیان کیا؟

جواب پہلا: نون تاکید صورت نفی میں واسطے تاکید نفی فعل مستقبل کے ہے اور "لَمْ" واسطے نفی فعل ماضی کے ہے۔

جواب دوسرا: نون تاکید اپنے ماقبل کو کہ لام کلمہ ہے حرکت چاہتا ہے اور "لم" آخر فعل کا سکون چاہتا ہے۔

سوال "لَنْ" واسطے تاکید نفی فعل مستقبل کے ہے اس کو کیوں نہ ذکر کیا؟

جواب "لَنْ" ونون تاکید کے عمل میں تعارض ہے مثلاً نون دور کرتا ہے واؤ و یا کو اور "لَن" باقی رکھتا ہے۔

تمہید جب مصنف فارغ ہوا مبحث دو قسم مشتقات مصدر سے تو چاہا کہ بیان کرے تیسری قسم اس کی یا بعد بیان کرنے بحث اصل کے چاہا کہ بیان کرے فرع کو یعنی امر کو پس کہا:

ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث فعل مضارع بود چوں خواہی کہ امر بنا کنی امر گرفتہ میشود از فعل مضارع۔ یہ جو کچھ کہا گیا بحث فعل

معروف و مجہول مثبت و منفی مؤکد و غیر مؤکد کا تھا، اگر تو امر بنانا چاہے تو امر بنایا جاتا ہے فعل مضارع سے۔

سوال تعریف امر کی کیا ہے؟

جواب امر وہ صیغہ ہے جس میں فاعل سے فعل طلب کیا جائے یا یوں کہو کہ امر اس فعل کو کہتے ہیں جو موضوع ہو واسطے طلب فعل کے عام ہے اس بات سے کہ متکلم اپنے آپ کو عالی سمجھے یا عاجز یا مساوی مخاطب سے یہی ہے اصطلاح اہل عرب کی اور نزدیک ارباب اصول کی امر میں استعلاء معتبر ہے اور جو کہ بروجہ استعلاء نہ ہو بلکہ بروجہ خضوع کے ہو تو اس کا دعاء نام رکھتے ہیں اور ساتھ تساوی کے ہو تو اس کو التماس کہتے ہیں۔

سوال ایسے افعال کا نام امر کیوں رکھتے ہیں؟

جواب اس لیے کہ لغت میں امر کے معنی فرمودن یعنی فرمانے کے ہیں پس مناسبت درمیان معنی لغوی و اصطلاحی کے پیدا ہوئی۔

سوال امر کو مضارع سے بناتے ہیں ماضی سے کیوں نہیں بناتے؟

جواب بسبب مناسبت استقبالیت کے کہ امر میں زمانہ مستقبل کا مستفاد ہے اس لیے کہ امر نہیں کیا جاتا ہے فعل گزشتہ پر کہ اس امر میں تکلیف مالایطاق ہے اور ایسے ہی نہیں امر کیا جاتا ہے ساتھ موجود فی الحال کے کہ محال ہے۔

سوال مبحث امر کو فعل مضارع سے کس واسطے ذکر میں مؤخر کیا؟

جواب اس لیے کہ امر ماخوذ ہے مضارع سے اور ماخوذ منہ احق ہے تقدیم میں بنا بر مذہب کوفیین کے نہ بصریین کے صاحب فصول اکبری نے کہا کہ امر مضارع سے مشتق نہیں اس لیے کہ تائے تفعل امر میں باقی نہیں اور اشتقاق میں بقائے مادہ و معنی ضروری ہے بلکہ امر مشتق ہے مصدر سے یہ قسم جداگانہ ہے قسیم ہے مضارع سے۔

غائب از غائب حاضر از حاضر معروف از معروف مجہول از مجہول متکلم از متکلم۔

یعنی فعل امر غائب فعل مضارع غائب سے اور فعل امر حاضر فعل مضارع حاضر سے اور فعل امر معروف فعل مضارع معروف سے اور فعل امر مجہول فعل مضارع مجہول سے اور فعل امر متکلم فعل مضارع متکلم سے بنایا جاتا ہے۔ یہ تخریج بجہت مناسبت کے درمیان فرع و اصل کے ہے۔

چوں خواہی کہ امر حاضر معروف بنا کنی علامت مضارع را حذف کن۔ یعنی جب تو چاہے کہ امر حاضر معروف بنائے تو مضارع حاضر معروف سے اولاً علامت مضارع کو دور کر۔

سوال امر حاضر معروف میں علامت مضارع کو کیوں حذف کیا؟

جواب اول: تا کہ التباس نہ ہو ساتھ مضارع کے حالت وقف میں۔

جواب دوسرا: اس لیے کہ فعل مضارع سے تغییر منظور ہے پس علامت کو باقی رکھنا بے محل ہے۔

سوال امر باللام بھی ملتبس ہوتا ہے مضارع ذی اللام سے حالت وقف میں پس اس میں علامت کیوں نہ حذف ہوئی۔؟

جواب اول: لام مضارع مفتوح ہوتا ہے اور لام امر مکسور ہے پس التباس لازم نہ آئے گا۔

جواب دوم: اس لیے کہ امر باللام داخل ہے مضارع میں جیسا کہ ذکر اس کا سابق میں ہو چکا۔

سوال علامت حذف کرنا امر حاضر معروف میں کیوں متعین ہوا؟

جواب استعمال امر حاضر معروف کا کثیر ہے غائب سے پس حذف علامت کا مخاطب میں اولیٰ ہے واسطے تخفیف کے اسی واسطے امر حاضر مجہول میں حذف نہیں کرتے بسبب اس کے کم استعمال ہونے کے۔

سوال بعد حذف علامت مضارع کے ہمزہ لاتے ہیں پس تخفیف کہاں ہوئی؟

جواب آنا ہمزہ کا امر میں ضروری نہیں مثل "عِدْ و ضَعْ" کے اور جن صیغوں میں آتا ہے حالت وصل میں گر پڑتا ہے۔ پس اعتبار اس کا نہ چاہیے۔

سوال مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے امر حاضر بنانے کا طریقہ ذکر میں کیوں مقدم کیا؟

جواب اس واسطے کہ سوائے حاضر کے نزدیک بعض داخل مضارع میں ہیں اور امر درحقیقت امر حاضر معروف ہے اسی واسطے تعبیر ان کی یوں کی جاتی ہے:

مضارع معروف یا مجہول بلام امر بعدہ بنگر متحرک می ماند یا ساکن اگر متحرک می ماند آخر را ساکن کن اگر حرف علت نباشد۔

یعنی بعد حذف علامت مضارع کے دیکھو تو کہ مابعد علامت کے حرف اول مضارع کا متحرک رہتا ہے یا ساکن اگر متحرک رہے آخر یعنی لام کلمہ کو ساکن کرو جب کہ آخر میں حرف علت نہ ہو۔

سوال امر حاضر معروف میں سکون کہاں سے آیا؟

جواب اصل افعال میں بسبب فقدان معانی موجبہ اعراب کے بنا ہے اور مضارع بسبب مشابہت تامہ کے ساتھ اسم فاعل کے معرب کیا گیا جس وقت کہ علامت مضارع کی حذف ہوئی ہو۔ مشابہت تامہ ساتھ اسم فاعل کے باقی نہ رہی پس اسی بنائے اصلی نے عود کیا اور اصل بنا میں سکون ہے اس لیے ساکن کیا گیا جیسے "تَعِدُ" مضارع حاضر معروف سے

"عِدْ" بنایا گیا۔اور"تَضَعُ" مضارع معروف ہے اس سے"ضَعْ" بنایا گیا۔صراح میں"وَعَدَ" کے معنی نوید دینے کے اور"وَضَعَ" کا معنی رکھنا کسی چیز کا کسی جگہ پر۔یعنی خاص کرنا ایک شے کا ساتھ دوسری شے کے۔جان تو کہ "یَعِدُ" اصل میں"یَوْعِدُ" تھا باب"ضَرَبَ یَضْرِبُ" سے واؤ واقع ہوا درمیان یائے مفتوح وکسرہ لازمی کے واؤ کو حذف کیا گیا"یَعِدُ" ہوا اور"تَعِدُ" اصل میں"تَوْعِدُ" تھا اگرچہ بیان قاعدہ نہ پایا گیا لیکن طرد اللباب واؤ کو حذف کیا"تَعِدُ" ہوا اور قیاس کر تو اوپر اس کے"اَعِدُ و نَعِدُ" کو جس وقت امر بنایا و تائے علامت مضارع کو دور کیا بعد اس کے متحرک ہے آخر کو ساکن کیا"عِدْ" ہوا۔

سوال "یُوْعَدُ" کہ مضارع مجہول ہے کس واسطے بہ تبعیت"یَعِدُ" کے واؤ کو حذف نہ کیا؟

جواب مجہول مغائر معروف کا ہے بخلاف"تَعِدُ و یَعِدُ واَعِدُ" کے اور"یَضَعُ" اصل میں"یَوْضِعُ" بکسر ضاد تھا واؤ درمیان یائے مفتوحہ وکسرہ لازمی کے پڑا واؤ حذف ہوا"یَضِعُ" ہوا۔"یَضَعُ اَضَعُ نَضَعُ" میں اگرچہ قاعدہ نہیں پایا گیا مگر طرد اللباب واؤ کو حذف کیا من بعد واسطے رعایت حرف حلق کے ثقیل ہے کسرہ ضاد کو فتحہ سے بدل کیا"یَضَعُ تَضَعُ اَضَعُ نَضَعُ" بفتح ضاد ہوا۔جس وقت امر بنایا تو تائے علامت مضارع کو دور کیا بعد اس کے کہ متحرک ہے آخر کو ساکن کیا"ضَعْ" ہوا۔

سوال "یَعِدُ" اور اخوات"یَعِدُ" میں کس واسطے برعایت حرف حلق کے فتحہ نہ دیا؟

جواب اول:فتحہ دینا برعایت حرف حلق کے سماعی ہے نہ قیاسی۔

جواب دوم:حرف حلق واسطے فتحہ کے علت مجوزہ ہے نہ موجبہ۔

سوال "یَذَرُ" میں باوجودیکہ حرف حلق نہیں کس واسطے فتحہ دیا؟

جواب اس لحاظ سے کہ یہ معنیٰ"یَدَعُ" میں ہے۔

واگر باشد ساقط شود۔یعنی اگر آخر میں حرف علت کا ہو تو دور ہوگا۔اس واسطے کہ اگر ساقط نہ ہو تو معلوم نہ ہوگا کہ یہ سکون بجہت بنائے امر کے ہوا یا وہ سکون ہے کہ پہلے سے حاصل ہے۔چوں از تقی ق۔جیسا کہ"تَقِیْ" صیغہ مضارع حاضر سے"قِ" امر بنایا۔"قِ" اصل میں"تَوْقِیْ" تھا واؤ درمیان یائے مفتوحہ وکسرہ لازمی میں پڑا حذف کیا گیا اور ضمہ یا پر دشوار رکھ کر ساکن کیا"تَقِیْ" ہوا اور تقی میں"تَوْقِیْ" تھا طرد اللباب واؤ حذف ہوا اور یا کو ساکن کیا"تَقِیْ" ہوا چاہا کہ امر حاضر معروف بنا دیں تائے علامت مضارع کو حذف کیا بعد اس کے متحرک پایا اور آخر کلمہ میں حرف علت ہے اس

کوحذف کیا علامت جزمی سقوط حرف علت سے یا حذف ہوئی "بِیْ" رہ گیا۔

واگر ساکن می ماند نظر کن در عین کلمہ اگر عین کلمہ مکسور باشد یا مفتوح ہمزہ وصل مکسور در اول او در آر۔ یعنی اگر بعد حذف علامت مضارع کے ساکن ہے دیکھ تو عین کلمہ کو اگر عین کلمہ مکسور ہو خواہ مفتوح ہمزہ وصل مکسور اول صیغہ کے عوض علامت مضارع کی لاتو۔

سوال بعد حذف علامت مضارع کے اگر ساکن ہو ہمزہ وصل کس واسطے لاتے ہیں۔

جواب تا کہ ابتداء بسکون لازم نہ آئے۔

سوال ہمزہ کو واسطے زیادتی کے کیوں خاص کیا؟ دوسرے حرف کو کیوں نہ زائد کیا؟

جواب اس لیے کہ ہمزہ حرف حلق ہے اور حروف حلقیہ اور حروف پر مقدم ہیں بجہت قوت وشرافت کے۔

سوال حروف حلق سے ہمزہ کو کیوں خاص کیا؟

جواب اس لیے کہ وہ الف کے ساتھ بدلتا ہے اور الف حرف علت وزیادت سے ہے پس ہمزہ کو مناسبت ہوئی ساتھ حروف علت کے کہ مستحق زیادت کے ہیں اس لیے زیادہ کرنا اس کا مناسب ہوا۔

سوال اس ہمزہ کو ہمزہ وصل کیوں کہتے ہیں؟

جواب اس لیے کہ یہ ہمزہ ماقبل اپنے کو ساتھ مابعد اپنے کے ملاتا ہے اور خود درمیان سے باہر آتا ہے یا یہ کہ متکلم بسبب تعذر ابتدا بسکون کے اپنے مطلب پر نہیں پہنچتا ہے جب کہ ہمزہ زیادہ کیا گیا تو ساتھ مطلب اپنے کے واصل ہوگا اور مقابل اس کے ہمزہ قطع ہے کہ مابعد اپنے کو ماقبل اپنے سے قطع کرتا ہے جیسا کہ ہمزہ باب افعال کا۔

سوال فاکلمہ کو حرکت کیوں نہ دی؟ تا کہ یہ محذور یعنی ابتداء سکون سے لازم نہ آتی اور حاجت ہمزہ کی نہ پڑتی؟

جواب اگر فتحہ دیتے تو حالت وقف میں التباس ماضی کے ساتھ ہوتا ہے اور اگر کسرہ دیتے ہیں تو صیغہ مضموم العین میں خروج کسرہ سے طرف ضمہ کے لازم آتا ہے اور اگر ضمہ دیتے ہیں تو صیغہ مکسور العین میں خروج ضمہ سے طرف کسرہ کے لازم آتا ہے۔ اس لیے فاکلمہ کو حرکت نہ دی۔

سوال ہمزہ وصل کو کسرہ کس واسطے ہوا؟

جواب اس واسطے کہ ہمزہ وصل حرف ہے اور حرف مبنی الاصل ہے اور اصل بنا میں سکون ہے اور ساکن جس وقت حرکت دیا جاتا ہے تو کسرہ کی حرکت دیا جاتا ہے۔

سوال جس وقت ساکن کو حرکت دیتے ہیں تو حرکتِ کسرہ کیوں دیتے ہیں؟

جواب پہلا: سکون عدم ہے اور کسرہ بھی بمنزلہ عدم کے ہے اس لیے کہ فعل پر مطلق اور اسم غیر منصرف میں داخل نہیں ہوتا پس بمنزلہ عدم کے ہوا۔ اسی مناسبت سے ساکن کو حرکت کسرہ کی دیتے ہیں۔

جواب دوسرا: فتح اخف ہے اور ضمہ اثقل جبکہ کسرہ متوسط ہے اور حسب مثال "خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُھَا" کسرہ اختیار کیا گیا۔

سوال "اِفْعَلْ" مفتوح العین میں ہمزہ کو فتحہ کیوں نہ دیا؟

جواب پہلا: چونکہ ترک اصل پر کہ کسرہ ہے ہمزہ وصل کو کوئی وجہ وجیہ نہ پائی گئی اس لیے اپنے اصل پر رہا۔

جواب دوسرا: بجہت التباس کے ساتھ مضارع معروف متکلم کے حالت وقف میں اور اگر ضمہ دیں تو التباس ہوگا ساتھ متکلم مجہول کے حالت وقف میں لازماً مکسور رہا۔

سوال "اُکْرِمْ" میں کس واسطے ہمزہ کو فتحہ دیا باوجود یکہ عین کلمہ مکسور ہے۔؟

جواب یہ ہمزہ امر کا نہیں ہے بلکہ الف قطع ہے اس لیے کہ "تُکْرِمُ" اصل میں "تُؤَکْرِمُ" تھا۔

سوال "تُکْرِمُ" سے جب کہ امر حاضر معروف بنایا تا کو حذف کیا ہمزہ محذوفہ کو پھر لائے اور آخر کو ساکن کیا "اُکْرِمْ" ہوا پس امر حاضر بنانے کے وقت "تَعِدُ" سے بعد حذف تا کے واؤ محذوفہ کو کس واسطے پھر نہ لائے؟

جواب اگر واؤ کو پھر لائیں تو بجہت اس کے سکون کے حاجت لانے ہمزہ وصل کی ہوگی یعنی "اِوْعِدْ" ہوگا۔ پھر اس سے تعلیل کی جائے گی۔ پس عود کرنا واؤ کا ضائع ہوگا۔

سوال "اِعْلَمْ" میں ہمزہ وصل کا خط میں وقت ملنے کسی کلمہ کے اوپر سے کیوں نہیں محذوف ہوتا ہے؟

جواب تا کہ شبیہ نہ ہو ساتھ امر "عَلِّمْ" کے کہ "عَلِّمْ" ہے۔

سوال اعراب سے بھی التباس رفع ہوتا ہے؟

جواب کبھی اعراب کو ترک کرتے ہیں اسی جہت سے واسطے فرق کرنے کے درمیان عُمَر بضم عین وفتحہ میم کے اور عَمْرو بفتح عین وسکون میم واؤ لکھتے ہیں۔ اگر اعتماد واسطے رفع التباس کے حرکت پر ہوتا حاجت اس فرق کرنے کی نہ ہوتی۔

سوال واؤ کو کس واسطے "عَمْرو" بفتح عین وسکون میم میں زیادہ کیا نہ کہ "عُمَر" بضم عین وفتح میم میں؟

جواب اس لیے کہ "عَمْرو" بفتح عین وسکون میم میں اول حرف مفتوح ہے اور بعد اس کے ساکن پس زیادتی واؤ کی اس جگہ موجب ثقل کا نہیں بخلاف عُمر بالضم کے۔

تنبیہ اختلاف کیا ہے صرفیوں نے اس بات میں کہ ہمزہ حرکت ہے یا حرف؟ بعض کہتے ہیں کہ حرکت ہے اگر حرف ہوتا تو اس کی کوئی صورت معین خط میں ہوتی حالانکہ کوئی صورت معین نہیں اور اکثر قائل ہیں کہ حرف ہے اس واسطے کہ کبھی ساکن بھی ہوتا ہے پس اگر حرکت ہو تو لازم آتا ہے اجتماع نقیضین کا یعنی حرکت سکون جیسا کہ بعض کتب میں موجود ہے۔

وآخر را ساکن کن اگر حرف علت نباشد چوں از تَسْمَعُ اِسْمَعْ از تَضْرِبُ اِضْرِبْ

اور آخر کو ساکن کر جیسا کہ سابق میں گزرا بشرطیکہ آخر میں حرف علت کا نہ ہو جیسا کہ "تَسْمَعُ" سے "اِسْمَعْ" اور "تَضْرِبُ" سے "اِضْرِبْ" بنایا جب تو چاہے کہ "تَسْمَعُ و تَضْرِبُ" سے امر حاضر معروف بنائے تو تائے علامت مضارع کو حذف کر بعد اس کے سین وضاد ساکن رہا نظر کی عین کلمہ میں کہ "تَسْمَعُ" میں مفتوح ہے اور "تَضْرِبُ" میں مکسور ہے ہمزہ وصل مکسور اول کلمہ میں لائے اور آخر کو ساکن کیا "اِسْمَعْ اِضْرِبْ" ہوا۔

اگر باشد ساقط شود چوں از تَرْمِیْ اِرْمِ۔ یعنی اگر آخر اس کلمہ میں حرف علت ہو تو ساقط ہوگا جیسا کہ "تَرْمِیْ" سے "اِرْمِ" بنایا "تَرْمِیْ" اصل میں "تَرْمِیُ" تھی باب "ضَرَبَ یَضْرِبُ" سے ضمہ یا پر دشوار جان کر ساکن کیا "تَرْمِیْ" ہوا۔ جب کہ امر حاضر معروف بنانا چاہا تو علامت مضارع کو حذف کر کے مابعد کو ساکن پایا اور عین کلمہ کو مکسور۔ ہمزہ وصل اول کلمہ میں لائے اور یا جو کہ حرف علت ہے دور ہوئی "اِرْمِ" ہوا۔ واز "تَخْشٰی اِخْشَ" "تَخْشٰی" اصل میں "تَخْشَیُ" تھا باب "سَمِعَ یَسْمَعُ" سے یا متحرک ماقبل اس کا مفتوح یا کو الف کیا "تَخْشٰی" ہوا جب امر حاضر معروف بنانا چاہا تو تا کو حذف کیا "اِخْشَ" ہوا۔

واگر عین کلمہ مضموم باشد ہمزہ وصل مضموم در اول اودر آرو آخر را ساکن کن اگر حرف علت نباشد چوں از "تَنْصُرُ اُنْصُرْ" واگر در آخر او حرف علت باشد ساقط شود چوں از "تَدْعُوْ اُدْعُ" چوں خواہی کہ امر حاضر مجہول وامر غائب معروف یا مجہول بنا کنی لام امر مکسور در اول او در آر آخر او جزم کن اگر حرف علت در آخر کلمہ نباشد واگر باشد ساقط شود "لِیَدْعُ وَلِیُرْمَ وَ لِیَخْشَ" ونون تاکید ثقیلہ وخفیفہ چنانکہ در مضارع می آید درامر نیز می آید ودر امر نون اعرابی ہم ساقط شود۔

ترجمہ: اگر عین کلمہ مضارع کا مضموم ہو تو ہمزہ وصل کا مضموم اول مضارع میں لا تو اور اس کے آخر کو ساکن کر اگر حرف علت نہ ہو جیسے "تَنْصُرُ" سے "اُنْصُرْ" اور اگر اس کے آخر حرف علت ہو تو گرا دے جیسے "تَدْعُوْ" سے "اُدْعُ"۔ اور جب تو امر حاضر مجہول اور امر غائب معروف یا مجہول بنانے چاہے تو لام امر مکسور اس کے شروع میں لا تو اور آخر کو جزم کر اگر حرف علت آخر کلمہ میں نہ ہو۔ اور اگر ہو تو گر جائے گا۔ جیسے "لِیَدْعُ و لِیُرْمَ وَ لِیَخْشَ" اور نون تاکید ثقیلہ وخفیفہ کا جیسا

کہ مضارع میں آتا ہے امر میں بھی آتا ہے اور امر میں نون اعرابی بھی گر جاتا ہے۔

سوال صیغہ "اُكْتُبْ" جو مضمون العین ہے اس کے ہمزہ وصلی کو بجائے ضمہ کے کسرہ کیوں نہیں دیتے جبکہ ہمزہ وصلی میں کسرہ اصل ہے۔؟

جواب ہمزہ کو کسرہ دینے کی صورت میں کسرہ سے ضمہ کی طرف نکلنا لازم آتا ہے اور یہ مکروہ ہے۔

سوال درمیان میں کاف فاصل موجود ہے لہٰذا کسرہ سے ضمہ کی طرف نکلنا لازم نہیں آتا؟

جواب حرف ساکن قوی مانع اور فاصل ہونے کا اعتبار نہیں رکھتا اسی لیے "قِنْوَةٌ" کے واؤ کو یا سے بدل کر "قُنْيَةٌ" بولتے ہیں کیونکہ نون ساکن معدوم کی طرح ہے۔ تو واؤ بسبب کسرۂ ماقبل یعنی قاف کے یا ہو گیا۔

سوال ہمزہ کو فتحہ کیوں نہیں دیتے جبکہ فتحہ بہت خفیف ہے؟

جواب عین کلمہ کی موافقت کی وجہ سے فتحہ نہیں دیتے اور پھر اگر فتحہ دیتے تو صیغہ واحد متکلم فعل مضارع معلوم کے ساتھ وقف کی حالت میں التباس واقع ہوتا۔

سوال امر غائب معروف اور امر مجہول کے صیغوں سے علامتِ مضارع کو کیوں حذف نہیں کیا جاتا ہے؟

جواب ۔بسبب قلتِ استعمال کے پس زیادتِ حروف ان صیغوں میں کوئی مضائقہ نہیں رکھتا۔

سوال امر غائب میں لام کیوں زیادہ کرتے ہیں؟

جواب اس مناسبت سے کہ لام وسط مخارج سے نکلتا ہے اور غائب بھی متوسط ہے متکلم اور مخاطب کے درمیان۔

سوال لام امر حاضر معروف میں نہیں آتا ہے امر حاضر مجہول میں کیوں زیادہ کیا جاتا ہے؟

جواب امر حاضر معروف بسبب کثرتِ استعمال خفت چاہتا ہے۔ امر حاضر مجہول قلیل الاستعمال ہونے کی وجہ سے خفت کا مقتضی نہیں۔

سوال امر کا لام مکسور کیوں ہوتا ہے؟

جواب اس کی مشابہت لام جارہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے جس وقت کہ لام جارہ اسم مظہر پر داخل ہوتا ہے جیسے "لِزَيْدٍ" کیونکہ جزم لام امر کا عمل ہے جو افعال کے ساتھ مخصوص ہے۔ ایسے ہی جر جو لام جارہ کا عمل ہے مخصوص ہے اسماء کے ساتھ۔

سوال جزم کیوں فعل کے ساتھ خاص ہے؟

جواب اس لیے کہ فعل ثقیل ہے پس خفت کا محتاج ہوا اس لیے جزم فعل کے ساتھ خاص ہے۔

سوال امر غائب معروف اور امر غائب مجہول میں عاملِ جزم کونسا ہے؟

جواب ان میں عاملِ جزم لامِ امر ہے جو کہ مشابہت رکھتا ہے حرفِ شرط کے ساتھ جیسا کہ حرف شرط معنی استقبال کا پیدا کرتا ہے ایسے ہی لام امر معنی استقبال کا پیدا کرتا ہے۔ اسی مناسبت کی بنیاد پر لام امر حرف شرط کا عمل کرتا ہے۔

سوال امر سے نون اعرابی کو کیوں گرا دیا جاتا ہے؟

جواب ۔اس لیے کہ وہ اعرابِ رفع کا بدل ہے امر کے مبنی ہونے کی وجہ سے۔ جب اعراب ہی گر جاتا ہے تو نون اعرابی جو اعراب کے بدلے ہے اس کو بھی گرنا ہی چاہیے۔

سوال نون اعرابی کی طرح نون جمع مؤنث کو کیوں حذف نہیں کرتے؟

جواب اس لیے کہ یہ علامت جمع مؤنث اور ضمیر فاعل کی ہے اور علامت تغیر کو قبول نہیں کرتی نیز حذفِ فاعل لازم آتا جو جائز نہیں۔

فصل این ہمہ کہ گفتہ شد بحث امر بود چوں خواہی کہ نہی بنا کنی پس لائے نہی در اول فعل مستقبل در آر و لائے نہی در آخر فعل مضارع در ہیچ محل جزم کند مثل لم۔ اگر در آخر او حرفِ علت نباشد و اگر باشد ساقط گرداند چوں "لَا تَدْعُ وَلَا تَرْمِ وَلَا تَخْشَ"۔ واز ہفت محل نون اعرابی را ہم دور نماید و در دو محل در لفظ مضارع ہیچ عمل نکند و نون تاکید چنانچہ در فعل مضارع می آید ہم بر اں طریق در نہی نیز می آید۔

سوال نہی کی تعریف کیا ہے؟

جواب: نہی ایسا فعل ہے جو وضع کیا گیا ہے معنی طلبِ ترکِ فعل کے لیے۔

سوال ایسے افعال کا نام نہی کیوں رکھتے ہیں؟

جواب اس لیے کہ لغت میں نہی کا معنی باز داشتن از کارے ہے۔ یعنی کسی کام سے باز رکھنا بس معنی لغوی و اصطلاحی میں مناسبت ظاہر ہے۔

سوال امر کی بحث کو نہی کی بحث پر کیوں مقدم کیا ہے؟

جواب اوّل: اس رعایت کی وجہ سے کہ امر شرعاً نہی پر مقدم ہوتا ہے۔ انسان کو اوّلاً امر جو ایمان سے متعلق ہے اس کی تکلیف دی جاتی ہے اور ایمان لانے کے بعد اجتناب از نواہی کے بارے میں کہا جاتا ہے۔

جواب دوم: نہی پر حرف نہی "لا" داخل ہے جو مفید عدم ہے۔ اور امر میں ایسا نہیں اور وجود مقدم ہوتا ہے عدم پر باعتبار شرف کے اس لیے امر کی بحث کو مقدم کیا نہی کی بحث پر۔

سوال کلمہ "لا" کو لفظ نہی سے کیوں مقید کیا؟

جواب لائے نفی کو نکالنے کے لیے۔

سوال نہی کو مضارع سے کیوں بناتے ہیں؟ ماضی سے کیوں نہیں بناتے؟

جواب معنیٔ استقبال کی مناسبت کی وجہ سے جو نہی میں بھی مستفاد ہے۔

سوال لائے نہی کو مضارع کے شروع میں کیوں نہیں لاتے ہیں؟

جواب اس لیے تاکہ ابتداءِ تکلم ہی سے معلوم ہو جائے کہ یہ کلام کی دوسری قسم ہے۔

سوال لائے نہی کیوں جزم کرتا ہے؟

جواب اول: اس لیے کہ اس کی مشابہت حرف شرط کے ساتھ ہے۔ جیسے حرف شرط مضارع کو معنیٔ استقبال کی طرف پھیر دیتا ہے ایسے ہی لائے نہی بھی منتقل کر دیتا ہے اور جب حرف شرط جازم ہے تو لائے نہی بھی جزم کرے گا۔

جواب دوم: اس لیے کہ لائے نہی لام امر کے مشابہ ہے اس لیے کہ لام امر طلب فعل کے لیے ہے اور لائے نہی ترک طلب فعل کے لیے ہے پس دونوں طلب میں شریک ہوئے۔ لہٰذا عمل میں بھی شریک رہیں گے۔

سوال نہی معرب ہے یا مبنی ہے؟

جواب نہی معرب ہے اس لیے کہ اعراب کی علت یعنی مشابہت تامہ اسم فاعل کے ساتھ موجود ہے معرب کی جانب تنبیہ کرنے کے لیے مصنف نے لفظِ جزم اختیار کیا نہ کہ لفظِ سکون ووقف۔

فصل بحث اسم فاعل

این ہمہ کہ گفتہ شد بحث نہی بود چوں خواہی کہ اسم فاعل بنائی اسم فاعل گرفتہ می شود از فعل مضارع معروف۔ پس علامت مضارع را حذف کن بعد ازاں فا کلمہ را فتحہ دہ و میان فا وعین الف فاعل در آر و عین کلمہ را کسرہ دہ و لام کلمہ را تنوین زیادہ کن تا اسم فاعل گردد۔

ترجمہ:۔ یہ تمام جو کہا گیا ہے نہی کی بحث تھی جب تو چاہے کہ اسم فاعل بنائے تو اسم فاعل بنایا جاتا ہے فعل مضارع معروف سے پس علامت مضارع کو حذف کر اس کے بعد فاء کلمہ کو فتحہ دے اور فاء اور عین کے درمیان الف فاعل کا لا تو اور عین

کلمہ کو کسرہ دے اور لام کلمہ کو تنوین زیادہ کرتا کہ اسم فاعل ہو جائے۔

سوال اسم فاعل کی تعریف کیا ہے؟

جواب اسم فاعل وہ اسم ہے جو مشتق ہوتا ہے فعل مضارع سے تا کہ دلالت کرے ایسی ذات پر کہ قائم ہو اس ذات کے ساتھ فعل یعنی حدث بغیر لحاظ کیے اس کی زیادتی اور فضیلت او پر دوسری چیز کے۔

سوال اسم فاعل مضارع سے کیوں مشتق ہوتا ہے مصدر اور ماضی سے کیوں مشتق نہیں ہوتا؟

جواب اسم فاعل کی فعل مضارع سے مناسبت تامّہ ہونے کی وجہ سے۔ حرکات وسکنات اور عددِ حروف میں اور ہر دو کا واقع ہونا صفت نکرہ کی جیسا کہ گزر چکا۔

سوال نہی کی بحث کو اسم فاعل پر کیوں مقدم کیا؟

جواب اس لیے کہ نہی فعل ہے اور امر سے فعلیت اور انشائیت میں مناسبت رکھتا ہے بخلاف اسم فاعل کے کہ وہ مخالفِ امر ہے۔

سوال اسم فاعل میں علامتِ مضارع کیوں حذف کرتے ہیں؟

جواب اس لیے کہ اسم فاعل مضارع نہیں لہٰذا علامتِ مضارع بھی اس میں نہیں رکھی جا سکتی ہے۔

سوال اسم فاعل میں الف کو کیوں زیادہ کرتے ہیں؟

جواب اگر زائد نہ کریں اور فاء کلمہ کو فتحہ دیں تو ماضی کے واحد مذکر غائب سے التباس لازم آئے گا اور اگر فاء کلمہ کو ضمہ دیں تو مضارع مکسور العین میں ماضی مجہول کے واحد مذکر غائب سے مشابہ ہو جائے گا۔ اور اگر کسرہ دیں تو مضارع مضموم العین میں خروج کسرہ سے ضمہ کی طرف لازم آئے گا اور اگر فاء کلمہ کو فتحہ دیں اور عین کلمہ کو ساکن کریں تو مصدر سے ملتبس ہو جائے گا۔

سوال الف کو زیادتی کے لیے کیوں چنا گیا؟

جواب الف ابجد کا پہلا حرف ہے اور پھر زیادتی کے حرف علت اولیٰ ہے اور الف خفیف بھی ہے اس لیے اس کو چنا گیا ہے۔

سوال الف اسم فاعل کے آخر میں کیوں نہیں لائے؟

جواب اگر الف کو آخر میں لاتے تو اس صورت میں فعل ماضی کے تثنیہ مذکر غائبین سے مشابہت ہوتی۔

سوال اسم فاعل کے عین کلمہ کو کسرہ کیوں دیتے ہیں؟

جواب اس لیے کہ اگر فتحہ دیتے تو باب مفاعلت کے ماضی کے ساتھ حالتِ وقف میں مشابہ ہوتا اور اگر ضمہ دیتے تو ثقیل ہو جاتا اس لیے کسرہ دیا گیا۔

سوال اسم فاعل معرب ہے یا مبنی؟

جواب معرب ہے۔

غیر ثلاثی مجرد سے اسمِ فاعل بنانے کی بحث

سوال غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل بنانے کا کیا ضابطہ اور طریقہ ہے؟

جواب غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کے صیغے بنانے کا ضابطہ یہ ہے کہ علامت مضارع کی جگہ میم مضموم لائیں اور آخر کے ماقبل کو کسرہ دے دیں اگر مکسور نہ ہو جیسے "یُکْرِمُ" سے "مُکْرِمٌ" اور "یُدَحْرِجُ" سے "مُدَحْرِجٌ"۔

سوال علامتِ مضارع کو حذف کرنے کے بعد کوئی حرفِ علت کیوں نہیں لے آتے؟ جو زیادتی کے لیے مناسب ہے

جواب اگر الف لائیں تو ابتداء بسکون لازم آئے گا اور واؤ اول کلمہ میں زائد ہوتا نہیں ہے۔ اور اگر یاء لائیں تو مضارع سے مشتبہ ہوگا۔

سوال میم کی وجہ تخصیص کیا ہے؟

جواب میم کی وجہ تخصیص یہ ہے کہ میم اور واؤ متحد المخرج ہیں۔ کیونکہ دونوں شفوی ہیں۔

سوال میم کو ضمہ کیوں دیتے ہیں؟

جواب اس لیے کہ اگر میم کو فتحہ دیں تو اس وقت اسم فاعل، اسم ظرف مکسور العین والے سے مشابہ ہو جائے گا۔ باقی رہا کسرہ اور ضمہ تو ضمہ اقوی اور شروع کلام اس کا متحمل ہے اس لیے ضمہ دیتے ہیں۔ پھر ضمہ میم کے مناسب بھی ہے اس لیے کہ ضمہ بھی شفوی اور میم بھی شفوی ہے۔

سوال آخر کے ماقبل کو کسرہ کیوں دیتے ہیں؟

جواب تاکہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے درمیان فرق ہو جائے کیونکہ اسم مفعول کے آخر کا ماقبل مفتوح ہوتا ہے۔

سوال یہ ضابطہ مخدوش ہے اس لیے کہ اسم فاعل ثلاثی مزید فیہ سے اس وزن کے علاوہ بھی آتا ہے۔ جیسے "اَسْهَبَ" سے "مُسْهَبٌ" اور "اَحْصَنَ" سے "مُحْصَنٌ" وغیرہ۔

جواب یہ ایسے الفاظ شاذ ہیں اور الشاذ کالمعدوم۔ شاذ کا کوئی اعتبار نہیں۔

فصل اسم مفعول بنانے کا طریقہ

یہ جو کچھ کہا گیا اسم فاعل کی بحث تھی جب اسم مفعول بنانا چاہے تو اسم مفعول فعل مضارع مجہول سے بنایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ فعل مضارع مجہول سے علامتِ مضارع کو حذف کریں اس کے بعد میم مفتوح اس کے اول میں لائیں اور عین کلمہ کو ضمہ دیں اور عین اور لام کے درمیان واؤ مفعول کا لے آئیں اور لام کلمہ کو تنوین دیں کیونکہ تنوین اسم کا خاصہ ہے تا کہ اسم مفعول ہو جائے۔

سوال اسم مفعول کی بحث کو اسم فاعل کی بحث سے مؤخر کیوں کیا ہے؟

جواب اس وجہ سے کہ اسم فاعل فعل پر دلالت کرتا ہے اور اسم مفعول مفعول پر دلالت کرتا ہے اور فاعل مفعول سے زیادہ افضل ہوتا ہے بوجہ صادر ہونے فعل کے فاعل سے نہ کہ مفعول سے۔ نیز فاعل کلام میں عمدہ ہے کہ مسند الیہ ہونا اور جملہ فعلیہ کا پورا ہونا اس پر موقوف ہے بخلاف مفعول کے یہ فضلہ ہے۔

سوال اسم مفعول کی تعریف کیا ہے؟

جواب اسم مفعول وہ اسم ہے جو مشتق ہو مضارع مجہول سے تا کہ دلالت کرے ایسی چیز پر جس پر فاعل کا فعل واقع ہو بغیر لحاظ افضلیت کے۔

سوال اسم مفعول کو فعل مضارع سے کیوں بناتے ہیں؟

جواب بسبب مناسبت فاعل کے کیونکہ یہ فاعل کا لازم ہے اور اسم فاعل کو مضارع سے بناتے ہیں تو اس لیے اس کو بھی مضارع سے بنایا گیا ہے۔

سوال اسم مفعول کو فعل مضارع مجہول سے کیوں بناتے ہیں؟

جواب اس مفعول اور فعل مضارع مجہول کے درمیان مناسبت کی وجہ سے اسے فعل مضارع مجہول سے بناتے ہیں کیونکہ یہ دونوں مبنی للمفعول ہیں۔

سوال میم کو فتحہ کیوں دیتے ہیں؟

جواب اس لیے کہ فتحہ تمام حرکات میں خفیف ہے۔

سوال اسم مفعول کا صیغہ غیر ثلاثی مجرد سے کس طرح بنایا جاتا ہے؟

جواب جیسے کہ اسم فاعل کا صیغہ بنایا جاتا ہے۔ مگر یہ کہ آخر کے ماقبل کو فتحہ دیں گے تا کہ اسم فاعل اور اسم مفعول کے درمیان

فرق ہو جائے اور یہ فتحہ لفظاً ہو جیسے "مُسْتَطْرِجٌ" یا اصلاً ہو جیسے "مُخْتَارٌ" کہ اصل میں "مُخْتَیَرٌ" یائے تحتانیہ کے فتحہ کے ساتھ تھا۔ "قَالَ" کے قاعدہ سے الف ہو گیا۔

سوال اگر اسم فاعل میں آخر کے ماقبل کو فتحہ اور اسم مفعول کے ماقبل آخر کو کسرہ دیتے تو بھی فرق حاصل ہو جاتا؟

جواب جب مضارع مجہول میں ماقبل آخر مفتوح ہے تو اسم مفعول میں بھی ماقبل آخر فتحہ ہی مناسب ہے نہ کہ اسم فاعل میں

سوال اسم مفعول غیر ثلاثی مجرد میں کوئی زیادہ تغیر نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ میم مضموم کو حرفِ مضارع سے بدلنے کا اضافہ کرتے ہیں تو اسم مفعول ثلاثی مجرد میں زیادہ تغیر کیوں واقع ہوا؟

جواب اس لیے کہ اسم فاعل اور اسم مفعول میں ان دونوں کے فعل مضارع سے مشتق ہونے کے سبب سے آپس میں مواخاۃ (بھائی چارہ) ہے تو جب اسم فاعل ثلاثی مجرد میں زیادہ تغیر پایا گیا کہ "یَفْعَلُ" سے "فَاعِلٌ" بکسرہ عین بنایا گیا تو مناسب ہوا کہ یہ اسم مفعول ثلاثی مجرد میں بھی کافی تغیر واقع ہو۔

فائدہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اسم فاعل غیر فاعل کے وزن پر اور اسم مفعول غیر مفعول کے وزن پر آتا ہے جیسے "نَصِیْرٌ" بمعنی مدد کرنے والا "قَتِیْلٌ" بمعنی مقتول۔

فائدہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ لفظِ فاعل بمعنی مفعول اور لفظِ مفعول بمعنی فاعل آتا ہے جیسے "مَآءٍ دَافِقٍ" یعنی "مَدْفُوْقٍ" "وَكَانَ وَعْدُهٗ مَاْتِیًّا اَیْ اٰتِیًا"۔

فائدہ۔ اسم فاعل اور اسم مفعول میں اصل وضع کے اعتبار سے زمانہ نہیں پایا جاتا ہاں استعمال کے اعتبار سے پایا جاتا ہے اور اس بحث کی تفصیل علمِ نحو میں ہے۔

تتمہ میزان الصرف

جب اسم ظرف بنانا چاہے تو علامتِ مضارع کو حذف کر دے اور میم مفتوح اس کے اول میں لے آ اور عین کلمہ کو فتحہ دے اگر مضموم ہو تو ورنہ اس کے حال پر ہی چھوڑ دے اور لام کلمہ کو تنوین دے دے تاکہ اسم ظرف ہو جائے۔

پھر ظرف دو قسم ہے　ظرفِ زماں اور ظرفِ مکاں

سوال جب ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرفِ زماں اور ظرفِ مکاں اور صیغہ دونوں کا ایک ہی ہے تو یہ کیسے معلوم ہو گا کہ یہ ظرفِ زماں ہے اور یہ ظرفِ مکاں ہے؟ ان میں تمیز کیسے ہو گی؟

جواب جو "مَتٰی" کے سوال کے جواب میں واقع ہوگا وہ ظرفِ زماں ہوگا جیسے کہا جائے "مَتٰی قِتَالٌ" جنگ کب ہوگی؟" اَیْ فِیْ رَجَبٍ" یعنی رجب میں۔

اور جو "اَیْنَ" کے سوال کے جواب میں واقع ہوگا وہ ظرفِ مکاں ہوگا جیسے "اَیْنَ زَیْدٌ" یعنی زید کہاں ہے؟ تو کہا جائے "اَیْ فِی السُّوْقِ" یعنی بازار میں۔

سوال اسم ظرف کی تعریف کیا ہے؟

جواب اسم ظرف وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جائے تا کہ دلالت کرے فعل کے کسی زمانے یا مکان میں واقع ہونے پر۔

سوال اس کو فعل سے کیوں بناتے ہیں؟

جواب فعل اور ظرف کے درمیان مناسبت ہونے کی وجہ سے اس لیے کہ فعل ظرف میں واقع ہوتا ہے۔

سوال اس کو فعل مضارع سے کیوں بناتے ہیں؟

جواب ان دونوں میں حرکات وسکنات کی مناسبت کی وجہ سے۔

سوال ظرفِ زماں اور ظرفِ مکاں دونوں کے لیے ایک ہی صیغہ کیوں مقرر کیا؟

جواب اول: دونوں کے لیے اصل کی تابعداری کی وجہ سے کیونکہ مضارع بھی مشترک ہے درمیان حال اور استقبال کے۔

جواب دوم: اس لیے کہ کوئی بھی فعل بندوں کے فعلوں میں سے ایسا نہیں جو کسی زمانے یا مکان میں نہ ہو تو ظرفِ زماں اور ظرفِ مکاں کے آپس میں لازم وملزوم ہونے کی رعایت کی وجہ سے ایک ہی صیغہ پر اتفاق کیا گیا۔

سوال ظرف میں میم مفتوح کیوں لاتے ہیں؟

جواب اسم ظرف اور اسم مفعول کے درمیان مناسبت ہونے کی وجہ سے کیوں کہ اسم ظرف دال ہے ظرف پر اور اسم مفعول دال ہے مفعول پر تو ظرف میں فعل واقع ہوتا ہے جس طرح مفعول پر واقع ہوتا ہے۔

سوال اسم مفعول کی مناسبت کے لیے اسم ظرف میں واؤ زائد کیوں نہیں کرتے؟

جواب واؤ زائد اس لیے نہیں کرتے تا کہ اسم مفعول کے ساتھ التباس نہ ہو۔

سوال میم مفتوح کی زیادتی سے مصدر میمی کے ساتھ بھی التباس ہوتا ہے تو پھر میم کو کیوں زائد کرتے ہیں؟

جواب مصدر میمی کے ساتھ التباس کو مصدر میمی کے قلیل ہونے کی وجہ سے جائز رکھا گیا ہے۔

سوال پھر اس اسم ظرف کی میم کو فتحہ کیوں دیتے ہیں؟

جواب فتحہ کے خفیف ہونے کی وجہ سے دیتے ہیں۔

سوال اسم ظرف مضموم العین سے مکسور العین بھی آیا ہے جیسے "مَسْجِدٌ مَشْرِقٌ، مَغْرِبٌ، مَطْلِعٌ، مَنْخِرٌ، مَرْفِقٌ، مَفْرِقٌ، مَسْكِنٌ، مَنْسِكٌ، مَنْبِتٌ، مَسْقِطٌ اور مَجْزِرٌ"۔

جواب ان تمام صیغوں میں قیاس تو عین کا فتحہ ہی تھا لیکن خلافِ قیاس عین کا کسرہ آیا ہے۔

جانئو! کہ اسم ظرف مذکر اور مؤنث دو قسموں کی طرف منقسم نہیں ہوسکتا کیوں کہ مذکر و مؤنث کے مشتقات باعتبار فاعل کے ہیں اور اسماء ظروف میں فاعل نہیں پایا جاتا تو ان کا مذکورہ دو قسم کرنا بھی غلط۔

فائدہ یہ جو کچھ تفصیل ذکر کی گئی ہے یہ اسم ظرف ثلاثی مجرد کی تھی ہاں اس کے علاوہ اسم ظرف ہر باب ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد یا رباعی مزید فیہ سے اُس باب کے اسم مفعول کے وزن پر آئے گا۔ جیسے "یُکْرِمُ" سے "مُکْرَمٌ" "صَرَّفَ" سے "مُصَرَّفٌ" اور "دَحْرَجَ" سے "مُدَحْرَجٌ" اور باقیوں کو اسی پر قیاس کریں۔

سوال اسم مفعول کے وزن پر کیوں لاتے ہیں اسم فاعل کے وزن پر کیوں نہیں لاتے؟

جواب اس لیے کہ اسم مفعول اسم ظرف کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے جیسا کہ گزر چکا نیز اسم مفعول بسبب ماقبل آخر کے فتحہ کے بنسبت اسم فاعل کے خفیف ہے۔ اور خفیف مطلوب ہوتا ہے۔

سوال تو اس وقت ایسی صورت میں اسم مفعول اور اسم ظرف کے درمیان التباس پیدا ہوگا؟

جواب اس التباس کو دور کرنے کے لیے قرینہ اور مقام پر اعتماد کیا گیا ہے۔

فصل اسم آلہ بنانے کا طریقہ

یہ جو کچھ کہا گیا ہے اسم ظرف کی بحث تھی جب تو چاہے کہ اسم آلہ بنائے تو علامتِ مضارع کو حذف کر دے اور میم مکسور اس کے اول میں لے آ اور عین کلمہ کو فتحہ دے اگر مفتوح نہ ہو تو اور لام کلمہ کے ساتھ تنوین لاحق کر دے تا کہ اسم آلہ ہو جائے۔ اور اگر بعد عین کلمہ کے الف لائے تو اور یا پھر لام کے بعد تا زیادہ کرے تو تو صیغے دوسرے اسم آلہ کے جو اکثر موافق قیاس کے ہیں ظاہر ہو جائیں گے۔

سوال اسم آلہ کی تعریف کیا ہے؟

جواب اسم آلہ وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جائے تا کہ دلالت کرے فعل کے واسطے ایسی چیز پر کہ اس کی مدد ذریعے

سے فعل فاعل سے صادر ہو۔ علامہ تفتازانی نے کہا ہے کہ اسم آلہ صرف ان افعال متعددہ علاجیہ سے بنتا ہے جن کا اثر مفعول تک پہنچے۔

سوال اسم آلہ کو فعل سے کیوں مشتق کرتے ہیں؟

جواب اسم آلہ اور ذی آلہ کے درمیان مناسبت کی وجہ سے۔

سوال میم کو کیوں زائد کیا؟

جواب زیادتی کے لائق حروف علت تھے اور اُن کی زیادتی ممکن نہیں ہے جیسا کہ پیچھے اسم مفعول میں گزر گیا ہے تو میم کو واؤ کی مناسبت سے زائد کر دیا۔

سوال میم کو مکسور کیوں کیا؟

جواب اگر مفتوح کرتے تو اسم ظرف کے ساتھ اگر مضموم کرتے تو باب افعال کے اسم مفعول کے ساتھ التباس پیدا ہوتا لہٰذا مکسور کر دیا۔

سوال میم مکسور کو اول میں کیوں لاتے ہیں؟

جواب تا کہ ابتداءِ تلفظ ہی سے معلوم ہو جائے کہ یہ صیغہ اسم آلہ کا ہے۔

سوال اگر میم کو اسم ظرف کو مکسور اور اسم آلہ میں مفتوح کر دیتے تو کوئی التباس لازم نہیں آتا۔

جواب ظرف کا کثیر الاستعمال ہے ہر باب سے آتا ہے بخلاف اسم آلہ کے پس فتحہ ہی ظرف کے مناسب ہوا۔

سوال "مِفْعَالٌ" میں کیوں کسرہ دیتے ہیں؟ کیونکہ اگر فتح دیتے تو الف کی زیادتی کے سبب سے فرق حاصل ہو جاتا؟

جواب "مِفْعَالٌ" میں بھی میم کو کسرہ دیا تا کہ بابِ آلہ کا حکم مختلف نہ ہو اور عین کلمہ کو فتحہ دے اگر مفتوح نہ یعنی مضموم یا مکسور ہو تو اور اگر مفتوح ہو تو اپنے حال پر رہنے دو اور لام کلمہ کو تنوین دے دو کیونکہ تنوین اسم کا خاصہ ہے۔

سوال "مَفَاعِیْلُ" میں یاء کہاں سے آئی؟

جواب "مِفْعَالٌ" واحد کی جمع بنانے کے وقت عین کلمہ کو کسرہ دیا جائے پس الف "مِفْعَالٌ" ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے یاء سے بدل گیا۔

فصل اسم تفضیل بنانے کا طریقہ

یہ جو کچھ کہا گیا ہے بحث اسم آلہ کی تھی۔ جب تو اسم تفضیل بنانا چاہے تو علامت مضارع کو حذف کردے اور ہمزہ اسم تفضیل اس کے شروع میں لے آ اور عین کلمہ کو فتح دے اگر مفتوح نہ ہو اور لام کلمہ کو تنوین نہ دے یہ طریقہ اسم تفضیل مذکر بنانے کا ہے۔ بہرحال تو مؤنث کا صیغہ بنائے تو علامت مضارع کو حذف کرنے کے بعد فاء کلمہ کو ضمہ دے۔ اور عین کلمہ کو ساکن کر اور لام کلمہ کے بعد الف مقصورہ زیادہ کردے اور لام کلمہ کو فتحہ دے تاکہ اسم تفضیل مؤنث بن جائے۔

سوال اسم تفضیل کی تعریف کیا ہے؟

جواب اسم تفضیل وہ اسم ہے جو مضارع معروف سے بنایا جائے اور ایسی چیز پر دلالت کرے جو زیادتی کے معنی کے ساتھ اپنے غیر کے اعتبار سے موصوف ہو اور اسم تفضیل فاعل میں زیادتی معنی کے واسطے زیادہ اور مفعول میں کم آتا ہے۔ جیسے "زَیْدٌ اَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو" یعنی زید فضیلت میں عمرو سے زیادہ ہے۔

سوال اس کو فعل مضارع سے کیوں بناتے ہیں؟

جواب کیونکہ اس کی مناسبت اسم فاعل سے ہے اور اسم فاعل بھی مضارع سے بنایا گیا ہے اس لیے یہ بھی مضارع سے بنایا گیا ہے۔

سوال ہمزہ کو زیادت کے لیے کیوں خاص کیا؟

جواب زیادت کے لیے حروف علت لائق ہیں اور ان کا زیادہ کرنا ممکن نہیں جیسا کہ پیچھے بیان کیا گیا۔ پس ہمزہ قوی ہے اور الف سے مناسبت رکھتا ہے اس لیے مناسب ہوا کہ ہمزہ کو زیادہ کردیا جائے۔

سوال اسم تفضیل کے اول میں ہمزہ کو کیوں زیادہ کیا؟

جواب اس لیے تاکہ ابتداء سے ہی معلوم ہوجائے کہ یہ اسم تفضیل ہے۔

نکتہ اسم تفضیل ثلاثی مجرد کے علاوہ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ سے نہیں آتا۔

سوال اسم تفضیل غیر ثلاثی مجرد وغیرہ سے کیوں نہیں آتا؟

جواب اس لیے کہ ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ کے تمام حروف کی محافظت "اَفْعَلُ" کے وزن میں ممکن نہیں کیونکہ وزن تین حرف سے زائد کی گنجائش نہیں رکھتا اور اگر بعض حروف کو حذف کردیتے تو التباس واقع ہوتا

درمیان رباعی اور ثلاثی مزید فیہ اور مجرد کے اور معلوم نہ ہوتا کہ حروف موجودہ تمام حروف ہیں یا بعض۔

سوال تم نے کہا ہے کہ اسم تفضیل غیر ثلاثی مجرد یعنی ثلاثی مزید فیہ اور رباعی مجرد اور رباعی مزید فیہ سے نہیں آتا حالانکہ اعطاء سے "اَعْطٰی" اسم تفضیل مستعمل ہوا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے "اَعْطَاکُمْ" اور اسی طرح اختصار سے "اَخْصَرُ" بمعنی مختصر تر، افلاس سے "اَفْلَسُ" بمعنی مفلس تر واقع ہوا۔

جواب ان مذکورہ ابواب سے اسم تفضیل واقع ہونا شاذ ہے۔

نکتہ ثلاثی مجرد جو عیب اور رنگ کے معنی میں ہو اس سے بھی بصریوں کے نزدیک اسم تفضیل نہیں آتا۔ ہاں کوفیوں کے نزدیک اسم تفضیل کی بنا جائز ہے۔ اسم تفضیل لفظ سواد و بیاض سے یعنی "اَسْوَدُ" اور "اَبْیَضُ" کے جائز ہیں کیونکہ یہ دو رنگ تمام رنگوں کی اصل ہیں تو پھر جائز ہیں۔ اہل لسان سے اسم تفضیل ان دو لفظوں سے سنا گیا ہے بصریین ان کو شاذ کہتے ہیں۔

سوال بصریوں کے نزدیک اسم تفضیل "لَوْن" اور "عَیْب" والے کلمے سے کیوں آتا ہے؟

جواب عیب اور لون والے کلمے سے "اَفْعَلُ" اور صیغہ مشبہ آتا ہے جیسے "اَحْمَرُ" اور "اَعْلٰی" اگر اَفْعَلُ التَّفْضِیْل آتا تو التباس آتا۔

سوال کیوں پہلے اَفْعَلُ التَّفْضِیْل کو نہ لائے؟

جواب اَفعل صفت ہے جو دلالت کرتی ہے اوپر مطلق ثبوت کے اَفْعَلُ التَّفْضِیْل دلالت کرتا ہے اوپر ثبوت مع زیادت کے اور مطلق مقدم ہے خاص پر اسم تفضیل پہلے اس لیے نہیں لائے۔

سوال "اَجْهَلُ، اَبْلَدُ" اسم تفضیل آتے ہیں حالانکہ یہ عیب ہیں؟

جواب یہ عیب باطنی ہے اور باطنی عیب سے اسم تفضیل آتا ہے۔ اور مراد متن کے کلام میں عیب سے عیب ظاہر ہے اور جو لوگ عیب کو ظاہری عیب کے ساتھ مقید نہیں کرتے وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ الفاظ بطریق شاذ آئے ہیں۔

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

محمد عبدالغفور الوری غفرلہ
مہتمم جامعہ مجددیہ فیاض العلوم
منڈی رائیونڈ لاہور پاکستان

فتاوی

تالیف

استاذ العلماء، شیخ الحدیث، حضرت علامہ

محمد عبدالغفور الوری

ناشر

جامعہ محمدیہ فیاض العلوم رائیونڈ

شرح صرفِ بہائی

گوہر

صرفی طلبا کی رہنمائی

علامہ محمد عبد الغفور الوری

ناشر

جامعہ محمدیہ فیاض العلوم ایونڈ

اربعین الوری

گوہر قلم

تالیف

استاذ العلماء، شیخ الحدیث حضرت علامہ

محمد عبد الغفور الوری

ناشر

جامعہ محمدیہ فیاض العلوم ایونڈ